

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي هدانا لهذا



والصلاة والسلام على من لا نبي بعده

وبعد فقد حضر في هذا المجلس

فہرست مصنفین جلد دوم تحریرتہ الاصفیاء

ردیف	مضمون	ردیف	مضمون	ردیف	مضمون
۱	مختصر فی حق اہل بیت و غیرہ	۱۷	حال سید نور الدین مبارک	۵۴	حال شیخ علاء الدین بلخانی
۲	حال شیخ کریم	۱۹	حال شیخ بہاؤ الدین زکریا بلخانی	۵۵	حال سید میرزا سہروردی
۳	حال شیخ علی رودباری	۲۰	حال ابوالحسن خاندان رود	۵۶	حال شیخ حاجی جعفر ہندو
۴	حال شیخ ابو عبد اللہ عیسیٰ	۲۱	حال شیخ یحییٰ الدین علی	۵۷	حال سید جلال الحق الدین
۵	حال شیخ ابو علی کاتب	۲۲	حال شیخ صدر الدین عارف	۵۸	حال معزوم افغانی راجا پوری
۶	حال ابو القاسم احمد اسود و سید	۲۳	حال شیخ حسام الدین بدرونی	۵۹	حال سید علم الدین
۷	حال ابو القاسم ہندو ہندی	۲۴	حال شیخ فیض الدین عراقی	۶۰	حال شیخ کبیر الدین بہا علی
۸	حال شیخ عمریہ	۲۵	حال شیخ حسن افغان	۶۱	حال سید صدر الدین ہندو
۹	حال ابو القاسم مغربی	۲۶	حال سید جلال الدین نیر خجائی	۶۲	حال شیخ سراج الدین
۱۰	حال ابو القاسم کرمانی	۲۷	حال شیخ سعدی شیرازی شاعر	۶۳	حال سید ناصر الدین بخاری
۱۱	حال شیخ فرخ زنجانی	۲۸	حال شیخ محمد یحییٰ	۶۴	حال سید برہان الدین بخاری
۱۲	حال شیخ ابو علی فارسی	۲۹	حال ظہیر الدین شیرازی	۶۵	حال سید شاہ عالم
۱۳	حال شیخ ابو بکر نساخ	۳۰	حال خواجہ کرک سہروردی	۶۶	حال شیخ عبداللطیف
۱۴	حال شیخ احمد غازی	۳۱	حال سید حسین سہروردی	۶۷	حال سید کبیر الدین حسن
۱۵	حال عین القضاۃ ہمدانی	۳۲	حال شیخ احمد مشوق بلخانی	۶۸	حال سید عبدالعزیز قریشی
۱۶	حال شیخ فیض الدین ابو الجنب	۳۳	حال شیخ ضیاء الدین رومی	۶۹	حال شیخ سہاؤ الدین سہروردی
۱۷	حال شیخ وجہ الدین سہروردی	۳۴	حال ابوالفضل قلندر	۷۰	حال شیخ عبدالجلیل ہمدانی
۱۸	حال شیخ عمار یاسر	۳۵	حال شیخ کریم الدین ابو الفتح سہروردی	۷۱	حال قاضی نجم الدین گرجانی
۱۹	حال شیخ نور بہان کبیر مغربی	۳۶	حال شیخ محمد الدین حاکم دیسی	۷۲	حال سید عثمان بہلول ہمدانی
۲۰	حال شیخ اسماعیل نصری	۳۷	حال شیخ وجہ الدین عثمان	۷۳	حال شیخ قلام الدین جونی
۲۱	حال شیخ شہاب الدین ابو جعفری	۳۸	حال شیخ صلاح الدین درویش	۷۴	حال قاضی محمود گرجانی

۱۵۱	۱۵۲	۱۵۳	۱۵۴	۱۵۵
۱۵۶	۱۵۷	۱۵۸	۱۵۹	۱۶۰
۱۶۱	۱۶۲	۱۶۳	۱۶۴	۱۶۵
۱۶۶	۱۶۷	۱۶۸	۱۶۹	۱۷۰
۱۷۱	۱۷۲	۱۷۳	۱۷۴	۱۷۵
۱۷۶	۱۷۷	۱۷۸	۱۷۹	۱۸۰
۱۸۱	۱۸۲	۱۸۳	۱۸۴	۱۸۵
۱۸۶	۱۸۷	۱۸۸	۱۸۹	۱۹۰
۱۹۱	۱۹۲	۱۹۳	۱۹۴	۱۹۵
۱۹۶	۱۹۷	۱۹۸	۱۹۹	۲۰۰
۲۰۱	۲۰۲	۲۰۳	۲۰۴	۲۰۵
۲۰۶	۲۰۷	۲۰۸	۲۰۹	۲۱۰
۲۱۱	۲۱۲	۲۱۳	۲۱۴	۲۱۵
۲۱۶	۲۱۷	۲۱۸	۲۱۹	۲۲۰
۲۲۱	۲۲۲	۲۲۳	۲۲۴	۲۲۵
۲۲۶	۲۲۷	۲۲۸	۲۲۹	۲۳۰
۲۳۱	۲۳۲	۲۳۳	۲۳۴	۲۳۵
۲۳۶	۲۳۷	۲۳۸	۲۳۹	۲۴۰
۲۴۱	۲۴۲	۲۴۳	۲۴۴	۲۴۵
۲۴۶	۲۴۷	۲۴۸	۲۴۹	۲۵۰
۲۵۱	۲۵۲	۲۵۳	۲۵۴	۲۵۵
۲۵۶	۲۵۷	۲۵۸	۲۵۹	۲۶۰
۲۶۱	۲۶۲	۲۶۳	۲۶۴	۲۶۵
۲۶۶	۲۶۷	۲۶۸	۲۶۹	۲۷۰
۲۷۱	۲۷۲	۲۷۳	۲۷۴	۲۷۵
۲۷۶	۲۷۷	۲۷۸	۲۷۹	۲۸۰
۲۸۱	۲۸۲	۲۸۳	۲۸۴	۲۸۵
۲۸۶	۲۸۷	۲۸۸	۲۸۹	۲۹۰
۲۹۱	۲۹۲	۲۹۳	۲۹۴	۲۹۵
۲۹۶	۲۹۷	۲۹۸	۲۹۹	۳۰۰
۳۰۱	۳۰۲	۳۰۳	۳۰۴	۳۰۵
۳۰۶	۳۰۷	۳۰۸	۳۰۹	۳۱۰
۳۱۱	۳۱۲	۳۱۳	۳۱۴	۳۱۵
۳۱۶	۳۱۷	۳۱۸	۳۱۹	۳۲۰
۳۲۱	۳۲۲	۳۲۳	۳۲۴	۳۲۵
۳۲۶	۳۲۷	۳۲۸	۳۲۹	۳۳۰
۳۳۱	۳۳۲	۳۳۳	۳۳۴	۳۳۵
۳۳۶	۳۳۷	۳۳۸	۳۳۹	۳۴۰
۳۴۱	۳۴۲	۳۴۳	۳۴۴	۳۴۵
۳۴۶	۳۴۷	۳۴۸	۳۴۹	۳۵۰
۳۵۱	۳۵۲	۳۵۳	۳۵۴	۳۵۵
۳۵۶	۳۵۷	۳۵۸	۳۵۹	۳۶۰
۳۶۱	۳۶۲	۳۶۳	۳۶۴	۳۶۵
۳۶۶	۳۶۷	۳۶۸	۳۶۹	۳۷۰
۳۷۱	۳۷۲	۳۷۳	۳۷۴	۳۷۵
۳۷۶	۳۷۷	۳۷۸	۳۷۹	۳۸۰
۳۸۱	۳۸۲	۳۸۳	۳۸۴	۳۸۵
۳۸۶	۳۸۷	۳۸۸	۳۸۹	۳۹۰
۳۹۱	۳۹۲	۳۹۳	۳۹۴	۳۹۵
۳۹۶	۳۹۷	۳۹۸	۳۹۹	۴۰۰
۴۰۱	۴۰۲	۴۰۳	۴۰۴	۴۰۵
۴۰۶	۴۰۷	۴۰۸	۴۰۹	۴۱۰
۴۱۱	۴۱۲	۴۱۳	۴۱۴	۴۱۵
۴۱۶	۴۱۷	۴۱۸	۴۱۹	۴۲۰
۴۲۱	۴۲۲	۴۲۳	۴۲۴	۴۲۵
۴۲۶	۴۲۷	۴۲۸	۴۲۹	۴۳۰
۴۳۱	۴۳۲	۴۳۳	۴۳۴	۴۳۵
۴۳۶	۴۳۷	۴۳۸	۴۳۹	۴۴۰
۴۴۱	۴۴۲	۴۴۳	۴۴۴	۴۴۵
۴۴۶	۴۴۷	۴۴۸	۴۴۹	۴۵۰
۴۵۱	۴۵۲	۴۵۳	۴۵۴	۴۵۵
۴۵۶	۴۵۷	۴۵۸	۴۵۹	۴۶۰
۴۶۱	۴۶۲	۴۶۳	۴۶۴	۴۶۵
۴۶۶	۴۶۷	۴۶۸	۴۶۹	۴۷۰
۴۷۱	۴۷۲	۴۷۳	۴۷۴	۴۷۵
۴۷۶	۴۷۷	۴۷۸	۴۷۹	۴۸۰
۴۸۱	۴۸۲	۴۸۳	۴۸۴	۴۸۵
۴۸۶	۴۸۷	۴۸۸	۴۸۹	۴۹۰
۴۹۱	۴۹۲	۴۹۳	۴۹۴	۴۹۵
۴۹۶	۴۹۷	۴۹۸	۴۹۹	۵۰۰
۵۰۱	۵۰۲	۵۰۳	۵۰۴	۵۰۵
۵۰۶	۵۰۷	۵۰۸	۵۰۹	۵۱۰
۵۱۱	۵۱۲	۵۱۳	۵۱۴	۵۱۵
۵۱۶	۵۱۷	۵۱۸	۵۱۹	۵۲۰
۵۲۱	۵۲۲	۵۲۳	۵۲۴	۵۲۵
۵۲۶	۵۲۷	۵۲۸	۵۲۹	۵۳۰
۵۳۱	۵۳۲	۵۳۳	۵۳۴	۵۳۵
۵۳۶	۵۳۷	۵۳۸	۵۳۹	۵۴۰
۵۴۱	۵۴۲	۵۴۳	۵۴۴	۵۴۵
۵۴۶	۵۴۷	۵۴۸	۵۴۹	۵۵۰
۵۵۱	۵۵۲	۵۵۳	۵۵۴	۵۵۵
۵۵۶	۵۵۷	۵۵۸	۵۵۹	۵۶۰
۵۶۱	۵۶۲	۵۶۳	۵۶۴	۵۶۵
۵۶۶	۵۶۷	۵۶۸	۵۶۹	۵۷۰
۵۷۱	۵۷۲	۵۷۳	۵۷۴	۵۷۵
۵۷۶	۵۷۷	۵۷۸	۵۷۹	۵۸۰
۵۸۱	۵۸۲	۵۸۳	۵۸۴	۵۸۵
۵۸۶	۵۸۷	۵۸۸	۵۸۹	۵۹۰
۵۹۱	۵۹۲	۵۹۳	۵۹۴	۵۹۵
۵۹۶	۵۹۷	۵۹۸	۵۹۹	۶۰۰
۶۰۱	۶۰۲	۶۰۳	۶۰۴	۶۰۵
۶۰۶	۶۰۷	۶۰۸	۶۰۹	۶۱۰
۶۱۱	۶۱۲	۶۱۳	۶۱۴	۶۱۵
۶۱۶	۶۱۷	۶۱۸	۶۱۹	۶۲۰
۶۲۱	۶۲۲	۶۲۳	۶۲۴	۶۲۵
۶۲۶	۶۲۷	۶۲۸	۶۲۹	۶۳۰
۶۳۱	۶۳۲	۶۳۳	۶۳۴	۶۳۵
۶۳۶	۶۳۷	۶۳۸	۶۳۹	۶۴۰
۶۴۱	۶۴۲	۶۴۳	۶۴۴	۶۴۵
۶۴۶	۶۴۷	۶۴۸	۶۴۹	۶۵۰
۶۵۱	۶۵۲	۶۵۳	۶۵۴	۶۵۵
۶۵۶	۶۵۷	۶۵۸	۶۵۹	۶۶۰
۶۶۱	۶۶۲	۶۶۳	۶۶۴	۶۶۵
۶۶۶	۶۶۷	۶۶۸	۶۶۹	۶۷۰
۶۷۱	۶۷۲	۶۷۳	۶۷۴	۶۷۵
۶۷۶	۶۷۷	۶۷۸	۶۷۹	۶۸۰
۶۸۱	۶۸۲	۶۸۳	۶۸۴	۶۸۵
۶۸۶	۶۸۷	۶۸۸	۶۸۹	۶۹۰
۶۹۱	۶۹۲	۶۹۳	۶۹۴	۶۹۵
۶۹۶	۶۹۷	۶۹۸	۶۹۹	۷۰۰
۷۰۱	۷۰۲	۷۰۳	۷۰۴	۷۰۵
۷۰۶	۷۰۷	۷۰۸	۷۰۹	۷۱۰
۷۱۱	۷۱۲	۷۱۳	۷۱۴	۷۱۵
۷۱۶	۷۱۷	۷۱۸	۷۱۹	۷۲۰
۷۲۱	۷۲۲	۷۲۳	۷۲۴	۷۲۵
۷۲۶	۷۲۷	۷۲۸	۷۲۹	۷۳۰
۷۳۱	۷۳۲	۷۳۳	۷۳۴	۷۳۵
۷۳۶	۷۳۷	۷۳۸	۷۳۹	۷۴۰
۷۴۱	۷۴۲	۷۴۳	۷۴۴	۷۴۵
۷۴۶	۷۴۷	۷۴۸	۷۴۹	۷۵۰
۷۵۱	۷۵۲	۷۵۳	۷۵۴	۷۵۵
۷۵۶	۷۵۷	۷۵۸	۷۵۹	۷۶۰
۷۶۱	۷۶۲	۷۶۳	۷۶۴	۷۶۵
۷۶۶	۷۶۷	۷۶۸	۷۶۹	۷۷۰
۷۷۱	۷۷۲	۷۷۳	۷۷۴	۷۷۵
۷۷۶	۷۷۷	۷۷۸	۷۷۹	۷۸۰
۷۸۱	۷۸۲	۷۸۳	۷۸۴	۷۸۵
۷۸۶	۷۸۷	۷۸۸	۷۸۹	۷۹۰
۷۹۱	۷۹۲	۷۹۳	۷۹۴	۷۹۵
۷۹۶	۷۹۷	۷۹۸	۷۹۹	۸۰۰
۸۰۱	۸۰۲	۸۰۳	۸۰۴	۸۰۵
۸۰۶	۸۰۷	۸۰۸	۸۰۹	۸۱۰
۸۱۱	۸۱۲	۸۱۳	۸۱۴	۸۱۵
۸۱۶	۸۱۷	۸۱۸	۸۱۹	۸۲۰
۸۲۱	۸۲۲	۸۲۳	۸۲۴	۸۲۵
۸۲۶	۸۲۷	۸۲۸	۸۲۹	۸۳۰
۸۳۱	۸۳۲	۸۳۳	۸۳۴	۸۳۵
۸۳۶	۸۳۷	۸۳۸	۸۳۹	۸۴۰
۸۴۱	۸۴۲	۸۴۳	۸۴۴	۸۴۵
۸۴۶	۸۴۷	۸۴۸	۸۴۹	۸۵۰
۸۵۱	۸۵۲	۸۵۳	۸۵۴	۸۵۵
۸۵۶	۸۵۷	۸۵۸	۸۵۹	۸۶۰
۸۶۱	۸۶۲	۸۶۳	۸۶۴	۸۶۵
۸۶۶	۸۶۷	۸۶۸	۸۶۹	۸۷۰
۸۷۱	۸۷۲	۸۷۳	۸۷۴	۸۷۵
۸۷۶	۸۷۷	۸۷۸	۸۷۹	۸۸۰
۸۸۱	۸۸۲	۸۸۳	۸۸۴	۸۸۵
۸۸۶	۸۸۷	۸۸۸	۸۸۹	۸۹۰
۸۹۱	۸۹۲	۸۹۳	۸۹۴	۸۹۵
۸۹۶	۸۹۷	۸۹۸	۸۹۹	۹۰۰
۹۰۱	۹۰۲	۹۰۳	۹۰۴	۹۰۵
۹۰۶	۹۰۷	۹۰۸	۹۰۹	۹۱۰
۹۱۱	۹۱۲	۹۱۳	۹۱۴	۹۱۵
۹۱۶	۹۱۷	۹۱۸	۹۱۹	۹۲۰
۹۲۱	۹۲۲	۹۲۳	۹۲۴	۹۲۵
۹۲۶	۹۲۷	۹۲۸	۹۲۹	۹۳۰
۹۳۱	۹۳۲	۹۳۳	۹۳۴	۹۳۵
۹۳۶	۹۳۷	۹۳۸	۹۳۹	۹۴۰
۹۴۱	۹۴۲	۹۴۳	۹۴۴	۹۴۵
۹۴۶	۹۴۷	۹۴۸	۹۴۹	۹۵۰
۹۵۱	۹۵۲	۹۵۳	۹۵۴	۹۵۵
۹۵۶	۹۵۷	۹۵۸	۹۵۹	۹۶۰
۹۶۱	۹۶۲	۹۶۳	۹۶۴	۹۶۵
۹۶۶	۹۶۷	۹۶۸	۹۶۹	۹۷۰
۹۷۱	۹۷۲	۹۷۳	۹۷۴	۹۷۵
۹۷۶	۹۷۷	۹۷۸	۹۷۹	۹۸۰
۹۸۱	۹۸۲	۹۸۳	۹۸۴	۹۸۵
۹۸۶	۹۸۷	۹۸۸	۹۸۹	۹۹۰
۹۹۱	۹۹۲	۹۹۳	۹۹۴	۹۹۵
۹۹۶	۹۹۷	۹۹۸	۹۹۹	۱۰۰۰
۱۰۰۱	۱۰۰۲	۱۰۰۳	۱۰۰۴	۱۰۰۵
۱۰۰۶	۱۰۰۷	۱۰۰۸	۱۰۰۹	۱۰۱۰
۱۰۱۱	۱۰۱۲	۱۰۱۳	۱۰۱۴	۱۰۱۵
۱۰۱۶	۱۰۱۷	۱۰۱۸	۱۰۱۹	۱۰۲۰
۱۰۲۱	۱۰۲۲	۱۰۲۳	۱۰۲۴	۱۰۲۵
۱۰۲۶	۱۰۲۷	۱۰۲۸	۱۰۲۹	۱۰۳۰
۱۰۳۱	۱۰۳۲	۱۰۳۳	۱۰۳۴	۱۰۳۵
۱۰۳۶	۱۰۳۷	۱۰۳۸	۱۰۳۹	۱۰۴۰
۱۰۴۱	۱۰۴۲	۱۰۴۳	۱۰۴۴	۱۰۴۵
۱۰۴۶	۱۰۴۷	۱۰۴۸	۱۰۴۹	۱۰۵۰
۱۰۵۱	۱۰۵۲	۱۰۵۳	۱۰۵۴	۱۰۵۵
۱۰۵۶	۱۰۵۷	۱۰۵۸	۱۰۵۹	۱۰۶۰
۱۰۶۱	۱۰۶۲	۱۰۶۳	۱۰۶۴	۱۰۶۵
۱۰۶۶	۱۰۶۷	۱۰۶۸	۱۰۶۹	۱۰۷۰
۱۰۷۱	۱۰۷۲	۱۰۷۳	۱۰۷۴	۱۰۷۵
۱۰۷۶	۱۰۷۷	۱۰۷۸	۱۰۷۹	۱۰۸۰
۱۰۸۱	۱۰۸۲	۱۰۸۳	۱۰۸۴	۱۰۸۵
۱۰۸۶	۱۰۸۷	۱۰۸۸	۱۰۸۹	۱۰۹۰
۱۰۹۱	۱۰۹۲	۱۰۹۳	۱۰۹۴	۱۰۹۵
۱۰۹۶	۱۰۹۷	۱۰۹۸	۱۰۹۹	۱۱۰۰
۱۱۰۱	۱۱۰۲	۱۱۰۳	۱۱۰۴	۱۱۰۵
۱۱۰۶	۱۱۰۷	۱۱۰۸	۱۱۰۹	۱۱۱۰
۱۱۱۱	۱۱۱۲	۱۱۱۳	۱۱۱۴	۱۱۱۵
۱۱۱۶	۱۱۱۷	۱۱۱۸	۱۱۱۹	۱۱۲۰
۱۱۲۱	۱۱۲۲	۱۱۲۳	۱۱۲۴	۱۱۲۵
۱۱۲۶	۱۱۲۷	۱۱۲۸	۱۱۲۹	۱۱۳۰
۱۱۳۱	۱۱۳۲	۱۱۳۳	۱۱۳۴	۱۱۳۵
۱۱۳۶	۱۱۳۷	۱۱۳۸	۱۱۳۹	۱۱۴۰
۱۱۴۱	۱۱۴۲	۱۱۴۳	۱۱۴۴	۱۱۴۵
۱۱۴۶	۱۱۴۷	۱۱۴۸	۱۱۴۹	۱۱۵۰
۱۱۵۱	۱۱۵۲	۱۱۵۳	۱۱۵۴	۱۱۵۵
۱۱۵۶	۱۱۵۷	۱۱۵۸	۱۱۵۹	۱۱۶۰
۱۱۶۱	۱۱۶۲	۱۱۶۳	۱۱۶۴	۱۱۶۵
۱۱۶۶	۱۱۶۷	۱۱۶۸	۱۱۶۹	۱۱۷۰

مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر
حال شیخ ابوبکر واسطی	۱۵۹	حال شیخ ابو حمزہ بغدادی	۱۶۶	حال شیخ ابراہیم بن علی	۱۶۷
حال شیخ ابوبکر کاتبی	"	حال شیخ ابو حمزہ فراسانی	"	حال ذکری بن یحییٰ	"
حال شیخ ابراہیم برقی	۱۶۱	حال شیخ ابوبکر دقان	۱۶۶	حال شیخ ابو عبد اللہ سجری	"
حال شیخ ابوالحسن بن مزین	"	حال شیخ ابراہیم خواص	"	حال محمد بن علی ترمذی	۱۵۰
حال شیخ ابوالحسن بن زین	۱۶۲	حال شیخ ابوالحسن نوری	۱۶۹	حال شیخ عبد اللہ دارمی	۱۵۲
حال شیخ ابوالحسن بن زین	۱۶۳	حال شیخ عمرو بن عثمان	۱۶۱	حال شیخ محمد بن اسماعیل	"
حال شیخ ابوالحسن بن زین	۱۶۴	حال شیخ سمون محب	۱۶۲	حال شیخ یحییٰ بن سواد زازی	"
حال شیخ ابوالحسن بن زین	"	حال شیخ ابو عثمان حمیرے	۱۶۳	حال مسلم بن حجاج نیشاپوری	۱۵۵
حال شیخ ابوبکر بن طاہر	"	حال شیخ ابوالعباس احمد	۱۶۴	حال شیخ ابو حفص حداد	"
حال شیخ عبد اللہ بن مازل	"	حال شیخ یوسف بن حسین	۱۶۵	حال شیخ علی بن یزید بن یزید	۱۵۷
حال شیخ ابراہیم بن شبان	۱۶۵	حال شیخ عبد اللہ لبستی	۱۶۶	حال شیخ احمد بن وہب	"
حال شیخ ابوالحسن بن زین	"	حال ابو عبد اللہ بن جلال	۱۶۸	حال شاہ شجاع کرمانی	۱۵۸
حال شیخ ابوالحسن بن زین	"	حال حسین بن منصور	"	حال شیخ صدوق قنار	۱۶۰
حال شیخ ابوالحسن بن زین	۱۶۶	حال شیخ ابوالعباس بن عطاء	۱۶۵	حال شیخ یحییٰ بن شرف	"
حال شیخ ابوالحسن بن زین	"	حال شیخ ابوبکر ازہرے	"	حال شیخ ابوالودد بن اشعث	۱۶۱
حال شیخ ابوالحسن بن زین	۱۶۷	حال شیخ ابو الخیر خضعی	۱۶۶	حال شیخ ابو عبد اللہ عطار	"
حال شیخ ابوالعباس بن زین	"	حال شیخ ابو محمد بن زین	"	حال شیخ ابو عبد اللہ بن زین	"
حال شیخ ابوالحسن بن زین	۱۶۸	حال شیخ بنان بن محمد بن جلال	"	حال شیخ ابو عبد اللہ بن زین	"
حال شیخ ابو حمزہ دجانی	۱۶۹	حال شیخ محمد بن فضل	۱۶۷	حال شیخ محمد بن علی ترمذی	۱۶۲
حال شیخ جعفر غلہ ی	۱۷۰	حال شیخ ابوالحسن وراق	"	حال شیخ سہیل بن عبد اللہ بن زین	"
حال شیخ ابوالحسن بن زین	۱۷۱	حال شیخ ابوالحسن بن زین	"	حال شیخ ابو سعید بن زین	۱۶۳
حال شیخ ابوالحسن بن زین	"	حال شیخ خیر بن زین	"	حال شیخ عباس بن حمزہ	۱۶۴

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
۲۵۳	حال شیخ بوز بہان صغیر	۲۴۵	حال حضرت سید محمد لاہوری	۲۸۸	حال شیخ حسن طنبی
۲۵۴	حال شیخ ابوسحاق اغرب	۲۴۶	حال خواجہ عزیز کر کے	"	حال شیخ شمس الدین صغیر
"	حال میر سید حسین خٹک سوار	"	حال شیخ جمال الدین جوہر قانی	"	حال شیخ کریم الدین سیمانی
۲۵۵	حال سید شیخ عزیز الدین کے	"	حال مولانا جمال الدین رومی	۲۸۹	حال شیخ اوطول الدین اصفہانی
۲۵۶	حال ابوالحسن گروہر	۲۴۸	حال شیخ مخدوم الدین چلیے	"	حال شیخ حبیب اللہ بازوی
۲۵۷	حال میر الدین نواز دے	۲۸۰	حال قاضی بیٹا دے	"	حال شیخ اسماعیل مغربی
۲۵۸	حال شیخ نجم الدین کبرے	"	حال مسیح عبداللہ بلیانی	۲۹۰	حال شیخ نجم الدین محمد
۲۶۱	حال شیخ یونس بن یوسف	"	حال شیخ یاسین مغربی	"	حال شیخ محمود ذراہ
۲۶۲	حال شیخ شمس اور یس	"	حال عقیقت الدین اسمانی	۲۹۱	حال شرف الدین بن کچے
"	حال شیخ فرید الدین عطار	۲۸۱	حال شیخ نور الدین اسفہانی	۲۹۲	حال سید اسحاق گاروٹی
۲۶۳	حال شیخ بہاؤ الدین ولد	"	حال نور الدین ملک پار	۲۹۳	حال امیر کبیر میر سید علی بہار
۲۶۴	حال شیخ بن الفارض حموی	۲۸۲	حال شیخ ابو محمد مر جانی	۲۹۴	حال شیخ مظفر طنبی
۲۶۵	حال شیخ ابوہریر الدین کرمانی	"	حال شیخ ابو عبد اللہ انوسی	۲۹۵	حال مولانا زاہر غالی
۲۶۶	حال شیخ صفوی ندرہ	۲۸۳	حال قطب الدین علامہ	۲۹۶	حال خواجہ حافظ شیرازی
۲۶۷	حال شیخ رضی الدین علی	"	حال رکن الدین نسفی	۲۹۷	حال مولانا نور الدین
۲۶۸	حال شیخ شمس الدین بربک	"	حال شیخ سلطان ولد	۲۹۸	حال شیخ کمال خجندیہ
۲۶۹	حال شیخ سعد الدین حموی	۲۸۴	حال شیخ سلیمان ترکمان	"	حال سعد الدین نقادارانے
۲۷۱	حال شیخ ابوالفتح جمیل مینی	۲۸۵	حال شیخ برادر الدین اسحاق	"	حال مولانا محمد شیریں
۲۷۲	حال شیخ ابوالحسن شاذلی	"	حال شیخ نجم الدین اصفہانی	۳۰۴	حال حضرت میر محمد سہروردی
۲۷۳	حال شیخ نجم الدین باز دے	۲۸۶	حال شیخ رکن الدین فردوسی	۳۰۵	حال میر سید شریف علائی
"	حال عین الزمان جمال بگیلے	"	حال سید ہبیل مشاکہ کشمیری	"	حال شیخ عبداللہ شہار
۲۷۴	حال شیخ سید الدین بافرزی	۲۸۷	حال شیخ حبیب الدین فردوسی	۳۰۶	حال شیخ علی بیروگری

۱	۱	۱	۱
۲	۲	۲	۲
۳	۳	۳	۳
۴	۴	۴	۴
۵	۵	۵	۵
۶	۶	۶	۶
۷	۷	۷	۷
۸	۸	۸	۸
۹	۹	۹	۹
۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۱۴	۱۴	۱۴	۱۴
۱۵	۱۵	۱۵	۱۵
۱۶	۱۶	۱۶	۱۶
۱۷	۱۷	۱۷	۱۷
۱۸	۱۸	۱۸	۱۸
۱۹	۱۹	۱۹	۱۹
۲۰	۲۰	۲۰	۲۰
۲۱	۲۱	۲۱	۲۱
۲۲	۲۲	۲۲	۲۲
۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۲۴	۲۴	۲۴	۲۴
۲۵	۲۵	۲۵	۲۵
۲۶	۲۶	۲۶	۲۶
۲۷	۲۷	۲۷	۲۷
۲۸	۲۸	۲۸	۲۸
۲۹	۲۹	۲۹	۲۹
۳۰	۳۰	۳۰	۳۰
۳۱	۳۱	۳۱	۳۱
۳۲	۳۲	۳۲	۳۲
۳۳	۳۳	۳۳	۳۳
۳۴	۳۴	۳۴	۳۴
۳۵	۳۵	۳۵	۳۵
۳۶	۳۶	۳۶	۳۶
۳۷	۳۷	۳۷	۳۷
۳۸	۳۸	۳۸	۳۸
۳۹	۳۹	۳۹	۳۹
۴۰	۴۰	۴۰	۴۰
۴۱	۴۱	۴۱	۴۱
۴۲	۴۲	۴۲	۴۲
۴۳	۴۳	۴۳	۴۳
۴۴	۴۴	۴۴	۴۴
۴۵	۴۵	۴۵	۴۵
۴۶	۴۶	۴۶	۴۶
۴۷	۴۷	۴۷	۴۷
۴۸	۴۸	۴۸	۴۸
۴۹	۴۹	۴۹	۴۹
۵۰	۵۰	۵۰	۵۰
۵۱	۵۱	۵۱	۵۱
۵۲	۵۲	۵۲	۵۲
۵۳	۵۳	۵۳	۵۳
۵۴	۵۴	۵۴	۵۴
۵۵	۵۵	۵۵	۵۵
۵۶	۵۶	۵۶	۵۶
۵۷	۵۷	۵۷	۵۷
۵۸	۵۸	۵۸	۵۸
۵۹	۵۹	۵۹	۵۹
۶۰	۶۰	۶۰	۶۰
۶۱	۶۱	۶۱	۶۱
۶۲	۶۲	۶۲	۶۲
۶۳	۶۳	۶۳	۶۳
۶۴	۶۴	۶۴	۶۴
۶۵	۶۵	۶۵	۶۵
۶۶	۶۶	۶۶	۶۶
۶۷	۶۷	۶۷	۶۷
۶۸	۶۸	۶۸	۶۸
۶۹	۶۹	۶۹	۶۹
۷۰	۷۰	۷۰	۷۰
۷۱	۷۱	۷۱	۷۱
۷۲	۷۲	۷۲	۷۲
۷۳	۷۳	۷۳	۷۳
۷۴	۷۴	۷۴	۷۴
۷۵	۷۵	۷۵	۷۵
۷۶	۷۶	۷۶	۷۶
۷۷	۷۷	۷۷	۷۷
۷۸	۷۸	۷۸	۷۸
۷۹	۷۹	۷۹	۷۹
۸۰	۸۰	۸۰	۸۰
۸۱	۸۱	۸۱	۸۱
۸۲	۸۲	۸۲	۸۲
۸۳	۸۳	۸۳	۸۳
۸۴	۸۴	۸۴	۸۴
۸۵	۸۵	۸۵	۸۵
۸۶	۸۶	۸۶	۸۶
۸۷	۸۷	۸۷	۸۷
۸۸	۸۸	۸۸	۸۸
۸۹	۸۹	۸۹	۸۹
۹۰	۹۰	۹۰	۹۰
۹۱	۹۱	۹۱	۹۱
۹۲	۹۲	۹۲	۹۲
۹۳	۹۳	۹۳	۹۳
۹۴	۹۴	۹۴	۹۴
۹۵	۹۵	۹۵	۹۵
۹۶	۹۶	۹۶	۹۶
۹۷	۹۷	۹۷	۹۷
۹۸	۹۸	۹۸	۹۸
۹۹	۹۹	۹۹	۹۹
۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
۳۹۳	حال مولوی غلام احمد لاہور	۳۹۸	حال فتح شاہ لاہور	۳۹۹	حال مولانا محمد امین کانی
۳۹۴	حال مفتی غلام محمد لاہور	۳۹۹	حال محمد اسماعیل کشمیر	۴۰۰	حال میرزا جو کشمیر
۳۹۵	حال شیخ احمد شاہ کشمیر	۴۰۰	حال خواجہ ایوب لاہور	۴۰۱	حال شاہ محمد کشمیر
۳۹۶	حال مفتی محمد قاری لاہور	۴۰۱	حال عبداللہ قادی کشمیر	۴۰۲	حال بابا عثمان کشمیر
۳۹۷	حال حضرت غلام	۴۰۲	حال مولانا رستم علی قنوجی	۴۰۳	حال محمد باسٹم کشمیر
۳۹۸	حال حضرت زینب خدیجہ	۴۰۳	حال شاہ ولی اللہ محدث	۴۰۴	حال خواجہ عبدالرحیم کشمیر
۳۹۹	حال زینب بنت جعفر	۴۰۴	حال میر محمد یعقوب لاہور	۴۰۵	حال مرزا اجات بیگ کشمیر
۴۰۰	حال بی بی سودہ	۴۰۵	حال شیخ عبدالخالق ادویسی	۴۰۶	حال شیخ حسین بکلی
۴۰۱	حال بی بی حنیفہ	۴۰۶	حال حکیم الدین صاحب سیر	۴۰۷	حال قاضی حیدر کشمیر
۴۰۲	حال بی بی حبیبہ	۴۰۷	حال سید شاہ حسین لاہور	۴۰۸	حال مولانا غلامیہ اللہ
۴۰۳	حال حضرت حفصہ	۴۰۸	حال سید کمال شاہ لاہور	۴۰۹	حال حکیم عابد اللہ
۴۰۴	حال حضرت جوہرہ	۴۰۹	حال مولانا غلام فرید لاہور	۴۱۰	حال سلطان میر جو کشمیر
۴۰۵	حال بی بی فائشہ	۴۱۰	حال مولانا عبدالیاسین	۴۱۱	حال میر ابو الفتح کشمیر
۴۰۶	حال بی بی میمونہ	۴۱۱	حال مفتی رحیم اللہ لاہور	۴۱۲	حال شیخ محمد کشمیر
۴۰۷	حال ام سلمہ	۴۱۲	حال نور حسین قادری	۴۱۳	حال قاضی دولت بخاری
۴۰۸	حال مولانا ناصر دہلوی	۴۱۳	حال مولانا شاہ عبدالعزیز دہلوی	۴۱۴	حال شیخ احمد بیون فاضل
۴۰۹	حال بی بی رقبہ	۴۱۴	حال سلطان بلال دین دیسی	۴۱۵	حال شیخ مرزا فاضل کشمیر
۴۱۰	حال بی بی زینب	۴۱۵	حال مولانا عبدالقادر دہلوی	۴۱۶	حال شیخ عبداللطیف قادری
۴۱۱	حال ام کلثوم	۴۱۶	حال مولوی محمد دے اللہ	۴۱۷	حال میر شرف الدین کشمیر
۴۱۲	حال بی بی فاطمہ	۴۱۷	حال مولانا غلام رسول لاہور	۴۱۸	حال میر باسٹم گیلانی
۴۱۳	حال مولانا علی احمد	۴۱۸	حال قاضی عبدالکلام پراگا	۴۱۹	حال مولانا علی احمد
۴۱۴	حال بی بی زہیرہ	۴۱۹	حال مولانا محمد اسحاق دہلوی	۴۲۰	حال بابا محمد مدد

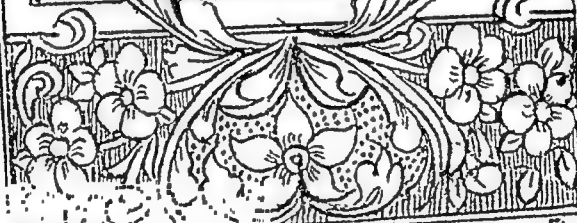
[illegible]

عنوان کتاب در بیان فضائل و مناقب
برین زمین و زمینیان

درین زمان چندین سال از پیش از حالات خاصه ای



از اصفهان



من تصنیف ایضاً تألیف سرافراز الهمی جتاهو می می علما و شرف صاحب الاموی

مطبع می نشانی کشتی و قلم برین زمین

سال ترحیلش عیان شد از خرد	زاد بر آفاق محبوب المدا	ازنده دل محبوب علم اند غیان
پیر یونانی شد ببالش عیا	شیخ رویم قدس سحر کفیت وی	ابو محمد است و ابو محمد است و ابو محمد است
و ابو یحییان نیز گفته اند نام پیر	احمد بن زید بن رویم کمال وی	از خرد و عالم و فقیه و بزرگ کاسب
علوم ظاهر و باطن موجود و کمال	و شاکر و رشید سید الطائیفه جنید است	و از صحبت مشاود و نورانی نیز فایده
عظیم برداشت و تدبیر داند و همنان	داشت شیخ ابو یحیی الشافعی بن خفیف	میر میمود که اگر چه شیخ
رویم خود را شاکر و محمد سید الطائیفه جنید میگفت	لیکن بهتر از دوست و من یک موی	که دو ستر دارم
از حد جنید چه ششمین هرگز تمام عمر کسی	از وی بزرگ تر ندید و مثل و سبک	که در تو حد سخن نگفت و
صاحب نهضات الناس میر میمود که شیخ رویم	در آخر عمر خود را در دنیا داران	پوشیده ساخت اما
محبوب نامد که عشق و شگفت نمودن خفای	و سید الطائیفه جنید میر میمود که شیخ	رویم مشغول فارغ است
و من فارغ مشغول ام یعنی رویم با وجود	هشتم دنیا و سبک بحق مشغول بود و این	امر سبک است
که در دولت مندی بحق مشغول شد و وفات	شیخ رویم با قول صحیح و مال	صد و سی و هجری است از مولف
چون رویم از دار دنیا رخت بست	رفت از عالم بحبت سبک	سال ترحیلش خبر دفر گرفت
پیر کمال خواند و هم انور کمال	ازنده دل کمال ولی الله شیند	هست سال حلت آن متقی
شیخ علی رو و باری قدس سحر نام نامی و سید احمد بن محمد بن قاسم بن منصور است و نسب		
آبای کرام و بے بنو شیردان نادل میر میمودی از مردان خاص سید الطائیفه جنید و فیض این بندگان		
صحبت مشاود و نورانی است حافظ حدیث و عالم و فقیه و ادیب و امام و سید قوم بود و چنان		
و سید عبد الله رو و باری است نقیست که روزی سید الطائیفه جنید در مسجد جامع و عظیم میگفت و		
پیشخیز محاطب شیخ میر میمود که اسمع یا شیخ ابو علی و سید این پیش میگذشت پنداشت که شیخ با من		
فخاطب می شود و در اینجا ابیتاد و گوش بر سخن چغند نهاد و کلام سید الطائیفه چنان در دل و سبک		
میخیزد که دل از دنیا برداشت و آنچه داشت بر خدا اتیار کرد و مر بر سید الطائیفه شده		
بحالات ظاهری و باطنی رسید و وفات علی رو و باری در سال هجری است و در هجری است		
از مولف علی چون بلطف خدا و نبی		
از دنیا می رود و در آن سال		
شیخ ابو عبد الله شریف قدس سحر نام نامی و امام گرامی و		
علی میر میمود و این		

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيدنا محمد وآله الطيبين الطاهرين أجمعين

[illegible][illegible]

Handwritten musical notation on a staff, likely a vocal line, with lyrics in Arabic script below it.

١٢٣٤٥٦٧٨٩١٠١١١٢١٣١٤١٥١٦١٧١٨١٩٢٠٢١٢٢٢٣٢٤٢٥٢٦٢٧٢٨٢٩٣٠٣١٣٢٣٣٣٤٣٥٣٦٣٧٣٨٣٩٤٠٤١٤٢٤٣٤٤٤٥٤٦٤٧٤٨٤٩٥٠٥١٥٢٥٣٥٤٥٥٥٦٥٧٥٨٥٩٦٠٦١٦٢٦٣٦٤٦٥٦٦٦٧٦٨٦٩٧٠٧١٧٢٧٣٧٤٧٥٧٦٧٧٧٨٧٩٨٠٨١٨٢٨٣٨٤٨٥٨٦٨٧٨٨٨٩٩٠٩١٩٢٩٣٩٤٩٥٩٦٩٧٩٨٩٩١٠١١١٢١٣١٤١٥١٦١٧١٨١٩٢٠٢١٢٢٢٣٢٤٢٥٢٦٢٧٢٨٢٩٣٠٣١٣٢٣٣٣٤٣٥٣٦٣٧٣٨٣٩٤٠٤١٤٢٤٣٤٤٤٥٤٦٤٧٤٨٤٩٥٠٥١٥٢٥٣٥٤٥٥٥٦٥٧٥٨٥٩٦٠٦١٦٢٦٣٦٤٦٥٦٦٦٧٦٨٦٩٧٠٧١٧٢٧٣٧٤٧٥٧٦٧٧٧٨٧٩٨٠٨١٨٢٨٣٨٤٨٥٨٦٨٧٨٨٨٩٩٠٩١٩٢٩٣٩٤٩٥٩٦٩٧٩٨٩٩

سیدنا محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم

وہی ہے جس نے ان کو اپنا گھر بنا لیا ہے۔

وَأَمَّا الْفُلُ فَأُرْسِلَتْ بِرَحْمَةٍ مِنَّا لِيُبَيِّنَ لَكُمْ آيَاتِنَا فَتَدَارَكُوا أَعْيُنَكُمْ عَلَى الْبَلَدِ الْمَدِينَةِ

السلامة والبركة في كل شأن من شأنيكم

چندین سال در این راه بودم و هرگز نماندم که به آنجا نرسیده باشم.

و انچه كه در اين كتاب ذكر شده است

در کتب معتبره و در کتب معتبره و در کتب معتبره

والموجود في نسخة أخرى من المخطوطات

الحمد لله الذي جعل في كل شيء حكمة وحكمة في كل شيء

برای این که در هر یک از اینها به هر چه که خواهد بود

تہذیب و تمدن کے فروغ اور ان کی ترقی کے لئے ہر ممکن کوشش کی جائے گی۔

فمنه ما كان له من الدنيا والآخرة

وہی ہے جس نے ان کو اپنا گھر بنا لیا ہے

فمنهم من كان له من الدنيا ما كان له من الآخرة

١٠٠

॥ श्रीगणेशाय नमः ॥
 ॥ श्रीगणेशाय नमः ॥

کہ مرا شکر بپیش می آید پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم را در خواب می بینم و سوال حال کن شکر می کنم
اللہ تعالیٰ بقبول موجود حضرت نبوی علیہ السلام حال مشکلات من میفرماید و وفات و سے
بقبول صاحب غنیۃ الاولیا و نفحات الانس در سال سہ صد و چهل و شش است و صاحب

تذکرہ تاملات حقین ہمسہ صد و پنجاہ و شش تہتر میفرماید از مؤلف علی چون رفت از دنیا می فانی

ذات غین حق گردید و موصول	علی موسوم تاریخش ز قسم کن	دگر فرما علی محبوب مقبول
--------------------------	---------------------------	--------------------------

ابو العباس احمد اسود دینوری قدس سرہ نام والد ماجد و سے محمد ست و
اضعیل و سے از دینور شیخ بود و بنایت بزرگ و عالم معلوم ظاہری و باطنی دو وقت خود مرشد
کمال و فائز حاصل و عابد زہد و متقی و صائم و اہم و از صحبت اہل دینا متفرد و مرید نشاد و دینوری
بود و سنوای از ان از دیگر مشایخ عظام نیز فایده ما اندوخت و صحبت ما برداشت اول از دینور
بنیسا پور آمد و چند سے در انجا اقامت و زید از انجا تبرند و از ترند سمرقند تشریف برد و ہما نجا
سکونت برداشت و بعد با طالبان حتی را بحق رسانید و آخر ہما نجا رحمت حتی پیوست و اوقو و وفات
در سے بقول صاحب نفحات الانس در سال سہ صد و چهل و بقول غنیۃ الاولیا سہ صد و شصت
و بیست و بقول تذکرۃ الاقطاب بسال سہ صد و شصت و شش ہجری ست و قول اورطابقون

نصبت ست از مؤلف احمد اسود و چو از دنیا رفت	عقل سال نقل آن عالی مکان
--	--------------------------

گفت احمد از دینور گو باز آدمی عابد دینور خوان	سر در احمد فنا سے اللہ گو
---	---------------------------

ہم جمال الاصفیا احمد بخوان یافت آخر دل را احمد با شاہ	سال و حاصل آن شہ شاہ شہرمان
---	-----------------------------

ابو العباس ہما وادی قدس سرہ نام و سے احمد بن محمد بن محمد الفضل ست و اصل
و سے از نماند مرید شیخ عبداللہ بن خلیف و شاگرد و محضر خدی و پیر شیخ عمویست مرد
بود صاحب مقامات عالیہ و منظر انوار جلیہ و در شریعت و طریقت قدمی را سح و پایہ حکم داشت
تعلست کہ شخص طالب سلام بخا تہ شیخ ابو العباس قصاب رفت شیخ اورا باز گردانید و
بیگانگان را با شنایان چہ کار آن شخص از انجا برگشت و بخدمت شیخ ابو العباس نہاد ندے
آمد و سے گفت مرصبا بنمایم کہ بیگانگان و آشنا کنیم پس اورا نزد خود جہاد و دوحی رسانید
وفات و سے در سال سہ صد و شصت و ہجریست از مؤلف از دنیا رفت و بخل بن

فرشتگان آسمانی بر زمین تو آمدند آید و خاک برین خواهد پاشید پس همچنان بوقوع اندک که بروز و قیامت
و بے آنقدر گرد و غبار بر خاست که جهان تاریک گشت و در نیشاپور کسی و گیسوی را ندید
چون دفن کردند مطلع صاف گشت و وفات شیخ ابو عثمان در سال تسه صد و هفتاد و سه
هجریست و مزار پر انوار او در شهر نیشاپور است از مولف

چون ابو عثمان و سلفی مغربی | یافت مثل مهر و در خرب مقام | عارف از دگر و تاریخ او
نیز پاکیزه سلیم بن سلام | شیخ ابو القاسم کرکانی قدس سره التامی نام نامی

دکتر کرامی و سلف علی ست در وقت خود قطب الوقت و شیخ زاهد بود و در علوم ظاهر و باطن
و باطنی و فلسفه و فقه و حدیث و تفسیر و کلام و سلف شیخ ابو عثمان و شیخ ابو علی
کاتب و ابو علی رودباری سید الطائفة جنید میرسد و سلف را خالصت قوی بود که هزاران هزار
طلبکار متوجه موجد و سلف جبریه ولایت رسیدند علی محمد و هم جوهری لا بهوری و قریب
در کشت الحجون نبویند که وقت مرا شکست پیش اندک که حل آن برین خیل و دشوار بود و قصد
زیارت شیخ ابو القاسم کرکانی کردم و او را در سجده کے یا فتم که نه پیش ستون مسجد استاده بود و جواب
حال مشکل من بچوب ستون تقریر میکرد چون من ناپرسیده جواب مشکل خود یا فتم و مرا محبت نمودم
مرا از دوا فرمود که اسے پس از وقت خدایتا سلف این ستون را با خط قرمز یا من گو یا گردانید
و ستون از جہانم تو بین سوال کرد و جوابش تقریر کردم تفکست که روز سے شیخ ابو سعید طوسی و
شیخ ابو القاسم کرکانی قدس سره چارہ طوس با ہم شمعہ بودند بر یک تخت و جماعہ طالبان و
وردیشان پیش خدمت حاضر بودند و شمعہ اندازہ گذشت و در دل خود گذرانید که آیا منزلت
ابن ہرودیز را گوشت شیخ ابو سعید متوجہ بوسے شد و فرمود کہ ہر کہ خواہد کہ دوبادشاہ را در کیچ
و یک وقت بر یک تخت برین را نظر کند آن شخص پیش او و بخت دل در و سہ ہرودیز را گوار
نظر کرد ابو قاسم از غایت عنایت و برکت دیدار پر انوار آن ہرودیز گوار حجاب از پیش
چشم و سہ برداشت بعد از فرش تا فرش ہمہ نظر و سہ در آمد و صدق سخن شیخ بروی کشت شد
باز آن شخص را در دل گذشت کہ آیا خداوند تبارک و تعالی را امر روز در زمین بندہ و گویم بہت
کہ بزرگتر ازین ہرودیز را گوشت خواہد بود و بگوید این خطہ شیخ ابو القاسم روئے نبوی و سہ

وفات شیخ انخی نرنج قبول صاحبہ نقحات الانس سفینۃ الاولیاء رسال چہار صد و پنجاہ و ہفت ہجریست

ابو مؤلف شاہ جنت مقام زنجانی | نیک و نیک نام زنجانی | گفت سر و رسال ترجمہ شیخ

سید ملائکہ امام زنجانی | نیز سالک و لے کرم گو | ارتحال کرام زنجانی

شیخ ابو علی بخاری قدس سرہ اسم مبارکش فضل بن محمد است و در فارمد کہ قریب است

از مصافحات طوس سکونت داشت عالم عامل و صاحب تصانیف است شیخ شیعہ خراسان

بود و اوستاد امام شری و مرید شیخ ابو القاسم کہ کانی و صاحب ابو سعید طوسی و قاضی

ہوئے در سال چہار صد و ہفتاد و ہفت و ہزار و ہزار و طوس است از مؤلف

چون جناب ابو علی شیخ زمان | در میان فلک اعلی یافت جا | از بدو حق عارف آمد حلقش

امام علی غاسقے امام باصفی | شیخ ابو بکر نساج قدس سرہ نام پدر تبرکوارش

عبداللہ است و بمقام طوس سکونت داشت و از کلمہ ای و خلفاے شیخ ابو القاسم

کہ کانی سید و شیخ ابو بکر و نیوری نیز صحبت داشت گویند کہ دے در او ایل سال بسیار

ریاضت و مجاہدہ کشید آخر مجاہدہ وے بمشادہ انجامید و بدرگاہ حق تالیہ او از آمد کہ اسے

نساج بادر و طلب اقامت کن کہ این دولت در د و طلب ہم ہمہ کس راند ہند تر بابا یافت چہ کار

غلبین القضاۃ ہمدانی و تصنیفات خود آورده کہ شیخ احمد غزالی سے گفت کہ روزے

بہر شوق و تنہا من ابو بکر و مناجات میگفت کہ ائی در آفرین من بندہ ایچ کار گنہ کار و دوزار کار

چہ چکست است ائق غیب آواز داد کہ کست آنست کہ جمال خود در آفرینہ روزے تقدیر بیستم

و محبت خود و دل تو بنیگنم و قاضی شیخ نساج در سال چہار صد و ہفتاد و ہفت ہجریست از مؤلف

چو زار الدنا ابو بکر است نساج | سقا سے یافت اندر قربانچو بابا | چو سال ارتحالے ابو بکر ای

بگو قطب جہان ابو بکر مطلوب | شیخ احمد غزالی قدس سرہ تصنیفات عالی از خلفاے

کاملین و مریدان نامہ از شیخ ابو بکر نساج است و برادر حجت الاسلام شیخ امام محمد غزالی رحمۃ اللہ









علیہ تصنیفات و تالیفات در سبیل سیرت سلو و غیرہ وارد و در کشت و کرامت و خوارق آیتی بود

گویند کہ روزے شش روز از حال حجت الاسلام محمد غزالی برادرش ابو سعید کہ وے کہ است

گفت کہ در بیوقت او در غزنہ مشرق است سبیل حیران ماند و نخواستہ الحال نمیدنش حاضر شد

سال وصل اوست مای ذی القعدة	گشت پیدا نورعین اهل الطوا	ارتجالش از خرد بی بیش و کم
شیخ ضیاء الدین ابو نجیب عبدالقادر سهروردی قدس سره از عظمای مثنوی نگار بے وظیفای شیخ احمد غزالی ست در علوم ظاہر و باطن با کمال بود و تصنیفات بسیار دارد و نسب آبا کے کرام دے بعد از وہ واسطہ بہاوی راہ تحقیق ابو بکر صدیق رضی رضی اللہ عنہ میرسد و در طریقت فیض التوحید خلافت از شیخ احمد غزالی یافت و وی میرسد و عمده حقیقی شیخ شہاب الدین سهروردی ست کہ در وقت خود امام طریقت و چنانکہ حقیقت بود و نقلست کہ روزی شیخ ابو نجیب در بازار بغداد میرفت ناگاہ بدو کمان رسید و دید کہ گوشتی آویخته ست شیخ بایستاد و نزد گوشت فروخت دگوش بوی نہاد و بعد بچہ رو کہ بقباص کہ دو گشت این گوشت میگوید کہ من مردہ ام و مرا بر نام خدا بیچ کردہ اند باستماع اینعینے قباص بخود شد و بر زمین افتاد چون بہوش آمد از جرم خود اقبال کرد و تاب گردید و شیخ از مرگناہ و سے در گذشت و نقلست کہ روزی شیخ در جرم محرم کہ در مراقبہ بود و شیخ الشیخ شہاب الدین بخداست حاضر دین اثنا حضرت علیات لام در رسید شیخ پنج الفاظ بوسے نکرد و بدستور در مراقبہ بماند تا یک ساعت حضرت منتظر بایستاد و باز گشت چون فارغ شد شیخ الشیخ بوجہی پرداخت کہ امر و حضرت پیغمبر زیارت شتا تشریف آورد و شایع بوسے پرداختند باعث این صییت شیخ بنظر تند در و سے نظر کرد و و سے مبارک خود شیخ کرد و فرمود و یک توجہ دانی و بدان کہ اگر حضرت اندہ باز رفت باز خواهد آمد اما آن وقت کہ در آن وقت مرابع بود اگر فوت می شد از کجای می یافتم و نداست آن تاقیامت بماند ہمدین سخن بود کہ حضرت علیات لام باز تشریف آورد و شیخ برخاست و استقبال کرد و بجای خود بنشاند چندانکہ شرط احترام بود بجا آورد و وفات شیخ ابو نجیب با قول شاعت در سال ۷۵۴ و شصت و یک یا شصت و دو یا شصت و سہ ست اما هیچ آنست کہ لب اہل تصوف شصت و وفات یافت	گشت پیدا نورعین اهل الطوا	ارتجالش از خرد بی بیش و کم
از قول احمد در شیرین بونجیب	شد چو از دنیا بخت شد قریب	نخلت شد سال وصل آنجا
ہر سہ تاریخ آید ست اندر جانب	اولا گو محمدی انوار علم	بہر سال و حالت آن کان علم
باز سال وصل آن سردار حق	گشت روشن متحدن الانوار	نیز سال انتقالش شد عیان

[illegible]

<p>  </p>	<p>  </p>	<p>  </p>	<p>  </p>
<p>  </p>	<p>  </p>	<p>  </p>	<p>  </p>

[illegible]

چندین	چندین	چندین
چندین	چندین	چندین

پوشید و اکثر اوقات در شکر و استغفار می بود و چون شیخ نجم الدین کبریا به نجریست و س
 ر کشید و روزی بامدادی قبول کرد و بعد از زندگی بخواخت و وفات بخیزد و ان شاء الله تعالی بجزای
 از قبولان بجای برسد آن شاه بهی چون بکشد یک جنبی باب و سالک شدی این چنین است
 و در باره زمین فلاح ابواب شیخ اسمعیل قصری قدس سره از کسب اسکا و لیاد
 و خطا س مشایخ مرید و خلیفه شیخ ابو نجیب سهروردی است جامع کمالات ظاهری و باطنی و مظهر
 رموز و معانی و علم و قدرت بود و ابواب فتوح صوری و معنوی بر روی وی مفتوح بودند و
 مریدان کامل و کامل السیر داشتند چنانچه شیخ نجم الدین کبریا نیز خرقه خلافت و ارادت
 از دست حق پرست و سکه پوشید و وفات و سکه در سال پنجاه و دو هجری است از مدینه

چون شد بمشعل از ملک جهان سال و صل آن شد عالی مکان ایضا محبوب اسماعیل کو
 بادشاه دین و جهان مشعل خوان شیخ شهاب الدین ابو حفص عمر سهروردی و سکه

قدس الشریف الشریف العزیز پیر بزرگوار شیخ محمد قزلباشی سهروردی است و پیر و از دست
 نسبت آبا سکه و سکه بباغ و از پیغمبر حضرت صدیق اکبر رضی الله عنه منشی می گرد و در طریقت است
 شیخ شهاب الدین شیخ ضیا الدین ابو نجیب عبدالقادر سهروردی است که عم حقیقی و سکه بود
 و او قیام خودی در سایه عاطفت و سکه پرورش یافت و بصیحت حضرت فالادیت غوث الاعظم
 خرد افخم نجم الدین ابو محمد عبدالقادر جیلانی قدس الله اسرارہ السامی نیز شرف می گشت
 و فایده ثاب عظیم حاصل می نمود و سکه جناب غوثیه از دیگر شیخ عظام بهم مستفید و مستفیض گردید
 و با بدال و او نماز و ربادیر با هم صحبت بود و بار بار حاضر علیه السلام نزد و سکه آمد و از نور طریقت

و علوم طریقت بهره مند ساخته و حضرت غوث اکبر شیخ عبدالقادر جیلانی اکثر در حق و سکه
 فرمود سکه که با غرانت آخر الشوریین العراق و و سکه را تهاجیت است چون عوارف
 و اعظام الدیوانه و غیره بسیار است و نیز کتابی در ذکر مناقب حضرت غوثیه از مدینه بجزای
 میوم ساخت و و سکه در وقت خود قطب الوقت و شیخ الشیوخ لیا بود و ارباب طریقت
 از بلاد دور و نزدیک استغفار سکه مسائل طریقت از و سکه گردید و شیخ رکن الدین
 علام الدین انصاری سکه میفرماید که احساب از شیخ سهروردی جمعی پدید آمدند که شیخ محمد الدین

(The text in this block is extremely faint and illegible due to extreme blurring and low contrast.)

نجو و من است هر چه که از علم کلام حفظ کرده بود در حق ازان یاد نمایند از آنجا تا اسباب جمیع که در
 ملکه آسمانی کتب هم از یاد فرستند ناچار خاموش ماند از وقوع اینحال چهرت بخوش الاعظم
 بشبیه فرموده و فرمود که با هر چه علم کلام برسیه تو محو و محو و بیدار آن علم نیست حق داد و یکم پس از آن روز
 شیخ شهاب الدین از علوم ظاهری دست بردار شده بدل و جان به تحصیل باطنی پرداخت
 و از شیخ نجم الدین خلیفه انتخاب نقل است که وقتی نزد یک شیخ در حلقه نشسته بودم در واقع
 در یکم که شیخ شهاب الدین بر سر کوسه تشریف میدارد و دیده های او جواهری است که بشمار پیش
 آنجناب افتاده اند و خلق کثیر در دامن آن کوه خیمه آمده بخبر مستمعان آن شیخ سوال و جواب
 جوامع می کنند و شیخ آن جوامع را شبیه عدد و بی شمار بطرف خلق اندر می اندازد
 و ایشان بیشتر را بشه می برند و ازان جوامع را هر چند که شرح میکند زیاده تری میشود چون اند
 خلوت بر آید و بخیر مست شیخ فخر جویم که حال واقعه بنیاد حضرت عرض کنم هنوز زبان بکلام او شتاب
 کرده بودم که فرمودند نجم الدین آنچه در واقع دیده حق در است است و از این بهرکت بتجربہ عنایت
 بیغایت حضرت شاه ولایت غوث الاعظم محی الدین عبد القادر گیلانی است متعلق است که شیخ
 شهاب الدین عمر سرودی سماع نشنیده است و میفرمود که هر گشت که در لیکن است شهاب الدین را
 داده اند الا ذوق سماع نقل است که وقتی شیخ از استاد الدین پیش شیخ شهاب الدین آمد شهاب الدین
 بنایت کردیم و تنظیم شیخ او حد الدین کرد چون شب در آن شیخ او حد الدین در خواست سماع کرد
 شهاب الدین خواست را طلب نمود و مقام سماع مرتب کرده شیخ او حد الدین را سماع مشغول است
 و خود بگوشه رفته بتلاوت قرآن مشغول شد با مدوان خادم خافت و بنیاد منت شیخ حاضر شده
 عرض کرد که مشایخ تمام شب سماع کردند حالا بر آید ایشان طعام نهاری می باید شیخ
 فرمود که من خبر نداشتم که مشایخ تمام شب سماع کردند و عرض شیخ فرمود که و خداست
 قدر آن شریف تمام شب چنان مستغرق ماند که آواز سماع بگوشش و سوز و سلطان
 البشائر نظام الدین بدو فی قدس سره در نوای القوا به میفرماید که وقتی حکیم فلسفی نزد خلیفه
 اندر آمد و کتب خود را در دو خواست که خلیفه را از راه حق بگرداند و خلیفه هم بوسه خیریت کرد
 و شیخ در باد سینه صحت و سیم کلام می بود چون این خبر شیخ شهاب الدین رسانیدند

[illegible]

کلیدز ان طلبیہ خادمہ سالن تا می کرد و گفت کہ درین ساعت وقت انتقال شیخ نسبت کلمہ طلبیدن
شما از من مناسب نیست او باز نیاورد و برگشتن کلمہ میماند کرد و چون آواز بلند شد گوشت شیخ هم
خادمہ باز خود طلبید و گفت کلمہ حوالہ و سے کن لیسر کلمہ دیگر گفت و در سہ اندک بشا و از شرف زیار
بیش بنمود و بنودند آن نیز بنیز و گفتن شیخ بخرج در آمدند چون از قسمت بود از دنیا و عشق
بہم نیافت تقاضاست کہ شیخ شہاب الدین ہر سال از بندہ بفرج فرمائی و این از طواف حج کہ کتب
در مدینہ سیدہ شریف زیارت روضہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مشرف شدہ باز در لیلہ و قمر پر و ولادت
استا شیخ اشوغ بقول حسنہ نماز اولین سال پختہ و چہل و دو و وفات او با اتفاق اہل اخبار و رسال سہ
وسی و دو و بقول بعینہ و سال شصت و سی ست و نماز بر او از در لیلہ و است از مؤلف

بہر کتب شہاب الدین و سے دو ہفتہ	مقتدای دین شیخ عالم و کتب	کاتب عالم کو مصباح عرفان کن
تا تر حال شود تولد آن روشنی	بہر حاشیہ بخوان سہر شہاب الدین	بہر بیان فصل از شہاب الدین
مثنوی از مؤلف	مرثیہ اولیا شہاب الدین	کامل الاقرب شہاب الدین
سال تولد آن شہر حق بس	شد رحیم بادشاہ دین اقدس	وصل اوستی آرام آرد
دانند آنکس کہ مہکلام آمد	عقل سال وصال اوشین	گفت قطب حسن شہاب الدین
زیدہ دین متنی گفت	سال تو صیل او سے گفتم	ہم با تو ال دیگر اے مرد
جو وصالش ز بہر آنکس	سید نور الدین مبارک	مغر فوی قدس سرہ از اعظم خلایق

شیخ اشوغ شہاب الدین عمر درویش آبد بکمال و خطا سے خرقہ خلافت بدلی آمد چون با وصال
زہد و تقوی و دیانت و امانت موصوف بود سلطان شمس الدین آتش و را شیخ الاسلام
دہلی مقرر کرد و میر دہلی اہتمام یافت تقاضاست از کتاب فوائد النوا و عفو و سلطان المشایخ
نظام الدین بدوئی قدس سہ کہ وقتہ در شہر دہلی امنا کہ باران ہو و سکنا کے دہلی
شیخ نظام الدین ابو امیر را بگرفتند کہ دعا سے تزلزل باران کن شیخ بر منبر برآو و بعد
رو سے بیوسے آسمان کرد و گفت ائی اگر باران نفر سے من مید و سج آبادائے سخو ہم ماند
این گفت و از منبر فرو آمد حق قائلے ہما وقت باران فرستاد و قطب الدین کہ از صحنہ
و احباب و سے نور الدین سخن با و سے سوال کرد و گفت ازین سخنہ ست کہ دوست ماہرت

[illegible]

خود فرسیدہ بود کہ باران رحمت شروع شد شیخ و مہر خلق از آب تر شد و کس معلوم نداشت کہ این باغبان کد ام کس بود کہ شیخ اورا بیدار کرد و فرماست شیخ نور الدین مبارک در سال شصت و نول ہفت ہجری است و مقبرہ کے دروہی است از مولد

رحمت نور الدین جو از دار الفنا بر و اسحق باب جنت گشت باز رحمت نور الدین ہنوز جانشین با نور الدین مبارک پاکیزہ شیخ بہا و الدین زکریا طرانی القریشی الاسمری

قدس سرہ از عظام کے شاخ سہروردیہ و اکابران اولیائے ہند است صاحب کرامات ظاہر و مقامات باہر و برکات شامہ بود جب بزرگوار کے کمال الدین علی شاہ قریشی از کلمہ مظلہ بخوار دم آمد و از انجا بلمان رونق افراشد و فرزندش شیخ و حمید الدین کہ بہ جمالات ظاہری و باطنی آراستہ بود بہ دفتر مولانا حسام الدین ترمذی کہ در قلعہ کوت کرد و سکونت داشت کہ خدا شد و شیخ بہا و الدین زکریا از بلن عفت و دفتر مولانا حسام الدین در قلعہ کوت کرد و در سال نیا تصدیق و عقاد و شہادت متولد شد و لہجہ و از دہ سال ہفت قرأت قرآن حفظ کرد بعد وفات و حمید الدین پدر خود سفر خراسان اختیار کرد و بہ بخارا رسیدہ بہ تحصیل علم پرداخت و شرف زیارت محبت بسیاری از بزرگان شدت شدہ کسب فیوض کرد من بعد بحرم شہنشین رسیدہ کچھ کتب و زیارت روضہ منورہ بنو کے شرف یابا گردید و تا پنج سال در مدینہ منورہ ٹھکن شدہ و نزد کمال الدین محمد بنی محدث تحصیل علم حدیث بخود و از انجا در بیت المقدس رسید زیارت مقابر انبیا علیہم السلام مشرف شد من بعد در بغداد آمد و بقیض صحبت مشائخ ان دیار پرداخت و بنیادت شیخ الشیخ عمر شہاب الدین سہروردی رسیدہ دست ارادت بر امان آنحضرت نمود و در مدت ہتر دہ روز بحالات ولایت رسید و منتظر عطا کے خرقہ خلافت شد کہ کے محل سے شود شبے در واقعہ دید کہ در یک خانہ پر نور حضرت شاہ رسالت علیہ السلام بہ تحیج بر پشت کرامت تشریف فرماست پیر و شفیع شہاب الدین بجانب دست راست آنحضرت دست بیکتہ ایستادہ و در آن خانہ طاب کے است و چن خرقہ بران طاب و یکتہ اندہ در ان انما حضرت خاتم الانبیا شیخ بہا و الدین زکریا را طلب فرمود و شیخ الشیوخ دست از دست خود دست شیخ بہا و الدین گرفت و بروہ حاضر کرد و حضرت خاتم النبوت شیخ

[illegible]

کامشیر منہا دو یا زبیر فرزند جواب انیکہ جاسے من وین شہر بلوریکہ گل بالاسے غیر است
 خواہ بود نقلاست کہ وقتیکہ سید جلال الدین شریف الشریعہ بخاری قدس سرہ از آنجا
 بخیرت شیخ الاسلام تشریف آوردہ در خانقاہ شیخ قیام کرد روزے در صحن خانقاہ
 نشینہ بود و موسم تابستان و ہوا بہاریت گرم بود شیخ الاسلام اندرون حجرہ نشین و شبت
 درین آنجا سید جلال الدین را سروی وطن خود یاد آمد و گفت کہ آہ بیخ بخارا و بیخا کجا میرود
 شیخ الاسلام بنور باطن ازین حال واقف شدہ بیرون حجرہ تشریف آورد و بخاندے فرمود
 کہ بلوریا بسے صحن خانقاہ برزارد و جاروب بزن بطوریکہ از خار و خش پاک شود خادم الحسبکم
 الجبل آورد چون صحن خانقاہ صفقا گشت بارہ ابر بر آسمان نمودار شد و در عدد برق نظر میزد از آنجا
 تخم مرغ در صحن خانقاہ باریدن گرفت چنانچہ تمام صحن از زلالہ پر شد و سوائے صحن خانقاہ
 یک قralہ و شہر و بیرون شہر نیفتاد سید جلال الدین و دیگر درویشان بفرغ خاطر از آنجا روند
 و در آوند آنگاہ دانستند چون وقت نماز ظهر رسید صفحاے خانقاہ گسترند شیخ الاسلام از حجرہ
 بیرون آمد و سید جلال الدین شہم شدہ فرمود کہ یا سید بیخ بخارا بہتر است یا زلالہ بمان عرض کرد کہ
 تیر الدنیاں از بخارا بہتر از دیر بہتر و او سے است پس سید جلال الدین بخاری ہمان روز شرف
 بیعت شیخ الاسلام شرف شد و در چند سال حاضر خدمت آمدہ کار خود بحکمال رسانید و بجانب
 اوج حضرت بیعت نقلاست کہ فخر الدین عراقی خواہر زادہ حضرت شیخ الشیخ شہاب الدین
 سرزدی دانشندی کامل و شاعر بے ہل علوم ظاہری اگر استہ بود اول در شہر عراق
 بمقام مشق مدرسہ عالی بآہنا و دبیر و تدریس مشغول بود ناگاہ بر قلندر زاوہ کہ شکل خوب
 و شمائل محبوب داشت عاشق شد و سرودیش تراشیدہ یکے از ایشان گردید و از وطن بہرہ
 ایشان سافر گشت تا از عراق بہ بلدان و از ہمدان بخراسان و از خراسان بسلطان رسید و خانقاہ
 شیخ الاسلام شب باش شد شیخ الاسلام فخر الدین را بشناخت و بکشتن باطن اورا
 نزد خود طلبیدہ از آن بند غلامی دادہ تمام شب نزد خود داشت علی الصباح چون قلمدان
 سطر شد و فخر الدین از روضت ایشان خبردار شد آتش عشق باز در بیدارش مشتعل شد
 و پس قلندران و دبیر و راہ باد سے عظیم بر حالت و غبار خاک سرفراک کشید و روز روشن

[illegible]

دہلی علیحدہ ساخت چون سلطان قطب الدین بھٹہ حق پوشت و سلطنت سلطان شمس الدین
 ریونی نیر پشنگ رنگ جس قبلاچہ بیگ بجنید بازارادہ اشتغال نایرہ فساد مشغول شد و خبر
 ارادہ فساد آن مفسد شیخ الاسلام بہار الدین زکریا و قاضی شرف الدین صفہانی
 کہ قاضی بلقان بود رسید آن ہر دو بزرگوار خطوط خود مامور باب اطلاع ارادہ فساد قبلاچہ بیگ
 سلطان شمس الدین نوشہ راہی دہلی کردند قضا را ہر دو خطوط بدست آوان قبلاچہ بیگ
 اقتابندو بلا حلقہ قبلاچہ بیگ رسیدند چون دید بخود پیچید و آتش غضبش مشتعل شد و در اہل بلقان
 محض فرسے ساخت و شیخ الاسلام و قاضی شرف الدین را طلب نمود ہر دو خط بر آوردہ اول خط
 قاضی بدست قاضی داد و قاضی چون خط خود بدید دانست کہ تیغ قضا بر سرست ساکت ماند قبلاچہ بیگ
 جلا و احکم کرد کہ یک طرفہ العین گردش بیند اخت و از خون آن مسلمان پاک دین
 پائہ اعمال خود پراگندین ساخت بعد ازان خط شیخ بہار الدین بدست آنجناب داد چون
 خط خود بدید فرمود کہ آری سے این خط اس است ہر جہ در ان نوشہ ام باشارت حق تو عین
 راست نوشہ ام چون حق باشارت حق نوشہ شدہ است تو خود چہ بتوانی کرد قبلاچہ چون این سخن شنید
 از غضب کراست شیخ بنو و لرزید و فرمود برودہ خاموش اند و بعد از تمام خلعت ساخت نقلست
 کہ عبداللہ تو اسے شیرین مقالے از بند او باجو دہن بخیرت بابرکت حضرت گنج شکر آمد و پیچید بخیرت
 حاضر ماند بعد ازان ارادہ سفر بلقان کرد و از خدمت شیخ فاتحہ خواست و عرض کرد کہ راہ بلقان
 بیسے پیر خوت است ہمتی فرمایند کہ سلامت برسم فرمود کہ تا فلان موضع کہ حوض واقعت
 بن تعلق دار و پشتر ازان حد شیخ الاسلام بہار الدین است چون عبداللہ قوال تا حوض
 رسید سلامت بود بعد ازان دید کہ قطاع الطريق درآمد و قصد غارت ہوئے کووند عبداللہ
 را قوال حضرت شیخ فرمایند ملت و الدین یاد آمد و باواز بلند گفت کہ یا شیخ بہار الدین تا حد
 شیخ فرمایند این سلامت رسیدم حالاً در پناہ شرام فی الحال سواری دیگر پیدا آمد و قطاع
 الطريق را از راہ عبداللہ دور ساخت و عبداللہ صحیح و سلامت در بلقان رسید تا آنکہ رود
 عبداللہ قوال گلم موینہ منخ پوشیدہ بخیرت مست شیخ الاسلام حاضر شد شیخ فرمود
 کہ پوشش منخ لباس شہطان است نباید پوشید از آنجا کہ مردم قوال گستاخ و دمان و تیرہ

[illegible]

اموال خود ابد کردہ ہندوستان شیخ فخر الدین گیلانی نے درمیان ہندوستان آنحضرت فرستادو
 و این شیخ فخر الدین گیلانی شیخ الاسلام را گلاب ندیدہ بود الا در آن روز کہ برائے امداد بن
 و کرامت در کشمیری نمودار شدہ بود چون با اموال ہندوستان حاضر شد نے الحالی شناخت و
 ضرورت فرمایم آورد و ہفت لکہ تہ لکہ سہ سہ کہ از نذرانہ مال سوداگران آوردہ بود بخدمت گذرانید
 شیخ از قبول فرمود و بہمان روز براہ خدا صرف کرد چون فخر الدین اینہم سخاوت و کرامت
 و خداداد بدید از ہند مال خود برخاست و مریدش را پنج سال بخدمت و از نذرانہ تکبیل سعید و جید
 از حالت شیخ بطرف کہ سفر کرد و در جدد رسیدہ بسفر آخرت شناخت چنانکہ روضہ مبارکشن
 بقام جدہ است نقلست کہ در کشمیری از شہسازہ و صفوان المبارک شیخ الاسلام باہباب
 خود فرمود کہ از بچان ما کہسہ است کہ بدو رکعت نماز اقامت نماید و در یکیک رکعت ختم قرآن شریف
 کند یکس متوجہ آن امر شد انگاه از بچان خود پیش رفت و در رکعت اول ختم قرآن شریف
 و در رکعت ثانی بعد ختم قرآن چہار سجدہ ابراہیم بخواند و از شیخ سہوا الدین سہروردی شنود کہ
 شیخ الاسلام دعاوت آن بود کہ بود از او کہ نماز تہجد راست نماز بختم قرآن میکرد و بعد از ختم با دعا
 باز تہجد مشغول می شد نقلست کہ روز سہ شیخ الاسلام در خانقاہ خود تشریف داشت ناگاہ
 سرور آورد و گفت انا للہ وانا الیہ راجعون شیخ سہروردی بہین وقت از دنیا رحلت فرمود
 مردی بود کہ در گیتائی نانی غذا داشت بعد از آن برخاست و بتہو و جہارہ و سہ نماز گزارہ
 او فرمود نقلست کہ مزارات پدر و جد بزرگوار شیخ الاسلام ہم درمیان در مزارات
 پیران تشریف واقع اند و نیز بہمان تمام و ملارام مزار پیران و بی بی راستی والدہ ماجدہ شیخ
 رکن الدین ابو الفتح نمبر آنحضرت واقعست و از مقام سینہ مزار جد بزرگوار شیخ الاسلام درخت
 پیدا شدہ بود کہ بر ہر برگ آن درخت کسم مبارک اللہ از غیب نوشتہ بود تا بہت مدتی خلج خدا
 از آن درخت فادہ بے انتہا برداشت بہر بیماری و وجوئے کہ بر گامے آن درخت
 نیجور اندید شفا می یافت آخر روز سہ شمس بہالت جنابت بان درخت رسید و برگ
 درخت جہانک و بخورد و از آن روز درخت تنگ شد و باز برگ بر نیاورد و نقلست کہ روز
 شیخ الاسلام در حجرہ خاص بوجہ دست مشغول بود و شیخ صدر الدین عارف فرزند از حرم

کہ در ایام مدونشی است بے صاحب اعتقاد و احوال بیخ درویشی بیوند کرده است و او را
 از خانوادہ البیہ کامل است اگر چه با نرسیدہ العبد طلت البشامیہ من خواہد کرد و آن در جذبہ
 حق مجذوب است و چنان بلا امت تو رسد بادل احوال بخور دہ مذہب و ما چسل روز مخلوط
 نشاندہ بکلام قرآن امر مائی تا از غلبہ جذبہ بشعور و افتادہ آید من بعد مدبر کنی و بحسب
 ارضائی ہر چہ کہ از جنس الباس یا تو رسد و غیر از خدمت حضرت شیخ اشوٰخ شہاب الدین کرد
 یغنیہ باد و ہی و نگوی گفت بے و لطف لک چنانچہ بعد وفات حضرت شیخ بہار الدین
 ہمچنان بوقوع آمد و وفات شیخ جمال در سال شصت و ہفتاد و شش ہجریست از مؤلف
 چون حال از جوانی بخت داشت بافت با وصل حق کمال و حال سال و شش چہ سروازد ک
 شد عیان آفتاب جم جمال شیخ نجیب الدین علی بر بخش شیر از سی قدس
 از علمائے خلفائے شیخ الشیخ شہاب الدین سرور دہی است عالم بود و عارف شریف
 جہان و عارف پیر بزرگوار جوئے ارتجار و اعتقاد کبار بود و از شام شیر از آمد و لک
 متایل و متوطن شد شیخ در خواب دید کہ امیر المومنین حضرت علی رضا (ع) پیش
 وے لمانے آورد و با وے کجا بخورد و وے را بشارت داد کہ حق قائلے ترا
 فرمودے خواہد داد کہ نجیب و صالح خواہد بود چون متولد شود و او اعلی نام کنی پس
 چون تولد شد علی نام کرد و بقلب نجیب الدین لقب ساخت چون بلوغ رسید عالم مجتہد
 و با فخر اجابت داشت ہر چند پدرش بر اسے وے لباس داسے فاخرہ ساجدے و
 طعام لایذ پختے او با نہامیل میکرد و میگفت کہ این جاہلے لنان نمی چشم
 و طعام نازکان نمی جویم جاہلے پشین می پوشید و طعام بے تکلف خوردہ در خانہ تنہا
 بسرے بردوشی در خواب دید کہ از روضہ شیخ کبیر رسید ہی بیرون آمد و وقت او
 شش ہجریان ذکر بود و آن پیر اول در روضے وے تبسم کرد و کوشش گرفت و بدست
 پیر احمدین داد و گفت ای بی و دیتے ست از خداے قائلے بدست تو چون
 بیدار شد خواب را یاد گرفت پدرش فرمود این خواب را بغیر نیتہ اند کرد
 مگر شیخ ابراہیم مجذوب جس شخصہ بخیر دست شیخ ابراہیم خستادہ از تعمیر آن خواب

[illegible][illegible]

و بر آن خدا نیز صفت نموده که اینقدر روز خطیر از سید اش پدید بیست آمد در یک روز زیر بار وادی
 در بزمی فرو ایک فرمود بهم نشسته زنمادی خوب که کردی با ستم این سخن شیخ بگفتند و منسوب
 که پدر عالی گهر من بر دنیا غالب بود و دنیا اورا نمی توانست فریاد و من هنوز بان در بر سر و آه
 اگر چه گاهی گاهی به غالب می آیم اما ترسیدم که مبادا دنیا بر من غالب آید و مرا از یاد و مولا بریاید و این
 سبب دنیا را از خود جدا ساختم که به تسلی دل بیاورم حق شنول بخشیم که بر اسمی گاهی بدشتن خزان
 پیری دیگر برادران من کافی اند اگر چه منتم نماند که غایتی میباید که اعتراف غلام سرور که راقم
 الحروف از این سطور است نیز از کترین اولاد قطب الاقطاب بنابر الدین زکریا الهی است
 نسبت آنرا به کرام غیر بجز در واسطه شیخ شهاب الدین فرزند پنجم آنحضرت منتهی میشود و از بنابر
 آن شهاب مولوی محمد دوم المشهور میان کلان بن شیخ جیون بن شیخ قطب الدین بن شیخ
 شهاب الدین انشورار الامان نشان نسبت لاهور میر کرد و در لاهور تقسیم فساد بود که
 تا حال اولاد حضرت محمد چند کس یکعموم منتهی غلام رسول و اخویم حافظ غلام احمد و غیر
 همه با تقسیم نازلاد و فرزندان خود در لاهور محمد کونانی مفتیان که از قدیم مسکن خود است و موجود
 و الله الباقی و الکل فانی نقل است که روزی شیخ صدر الملت و الدین بکنار و ریاضه مسکین
 و شیخ رکن الدین ابو فتح فرزندش به بر هفت ساله هم همراه بود الگه از برن صحرانکه آهوان
 نمود و اگر دید و در میان ایشان بچه ای بود بجایت مقبول صورت بود و شیخ رکن الدین را شیخ باک
 به جانب بچه ای ناکل گشت خواست که آنرا بگیرد و گویا باب عتاب پدر برادر گوار خاموش ماند چون
 شیخ از وضو فارغ شد بکنار و در این نشست و شیخ رکن الدین را نیز نزد خود خوانده بستاند و به
 قرآن اموتن مشغول ساخت و عادت هر روز شیخ آن بود که پس خود را هر روز بکنار و ریاضه
 بجهار کرت یک سیهاره از قرآن حفظ می کنانید و آن روز هشت بار بخواند مگر حفظ نشد شیخ
 صورت حال پرسید حاضران وقت عرض کردند که امروز بچه آهوان همراه آهوان ازین راه گذر
 کرد و لاد و بر جز و رتا ویر بان متوجه ماند شاید که حالانیر خاطر مبارک با نظر متوجه باشد
 پس شیخ از فرزند خود گفتا فرمود که بابا بگو که آهوان بگردد امست رفته اند عرض کرد
 که نظر غریب از و ریاضه و هم که میفرستد و بچه خوب صورت همراه داشتند حضرت شیخ زانی متوجه شد

[The page contains dense handwritten Persian script in Maghrebi style.]

اگر قاضی را بکشند باز بر داند که خون ریختن قاضی ناجی است که زن نزد شیخ صدر الدین است
 بمناجی او باید کرد پس افسران فوج را بخواند و حکم داد که مصلی الصلح ده هزار سوار مسلح بر در
 دارالزبایست حاضر شدند و خود قسم خورد که تا شمشیر از خون شیخ صدر الدین رنگین نماند طعام
 و غیره اسب بخورد ازین سبب آثار مہول و شور قیامت در ملتان برپا شد مگر شیخ بر جہان اراده
 نبرد نداشت بود و هیچ رعب و خوف در دل نداشت تا نگار بوقت شب خبر رسید که نسبت ہزار ہا
 جوان و جوانی از راه کفار مغل از راه کابل بہ قندھار باز آمدہ تہنیر ملتان رسیدہ اند محمد شام منادی کرد
 کہ مصلی الصلح تمام سپاہ و رعایا سے شکر مستند شد ہمارا من ہر اسے دفع دشمن بردند
 کہ اولین بدفع دشمن برد ازیم و بعد از ان باتمام کار شیخ مشغول شدیم ہر روز دوم چون وقت شہادت
 سیانہ دو لشکر جنگ قائم گردید و تا نماز ظہر ہر دو فریق با ہسم جنگیدند آخر قندھارے مغل متفرق شد
 و بہر بہت نہادند و لشکر محمد شاہ دنبال دشمن رفتہ بقتل و تاراج پرداخت و ہر قریب پانچ
 کس ہمراہ محمد شاہ ماند و محمد شاہ با پانچ سوار بر سر عرض فرود آمدہ بہ نماز مشغول شد و دین
 اثنا سیر سے از امر اسے مغل باد و ہزار سوار کہ در گین گاہ بدو با سپاہ خود بر سر محمد شاہ
 کہ بکالت نماز بود تاخت آورد و محمد شاہ از نماز فراغت یافتہ بجمان سپاہ قدرے قلیل
 بہ جنگ ایشان پیوست آخر سبقتدار شد ناممکن نبود آخر با یاران خود و شہادت رسید
 بہ لشکر مغل ہسم از قیامت خشکی تاب نیاورد کہ بہ تہنیر ملتان ہزار ہا و آخر دہ وطن خود نہاد و بہر سبب
 شہید شد بہرمان محمد شاہ آن عقیقہ فراخ بانی در خداد شیخ ماند و قاضی شیخ صدر الدین بقول مقام
 انوار سخن فرستاد و ساریج الہیالیت و غیرہ بتاریخ نسبت و سوم ذالحجہ سال صد و ہشتاد و چار
 ہجری است و مزار میر انوارش در ملتان نزدیک فراریدہ زرگوار و ہی است از مہولت

شیخ صدر الدین ولی دہر بان	شد چو از دنیا بخت جانشین	اہل حجت سال قبش شد قسم
ہم اسیر بہرین ولی العارفین	باز فرما پر خدای الدین جمیل	سال و میل آن شیر روے زمین
عارف بکافی مکان قطب است	بیم بخوان ابدال صدر الاکبرین	قطب محمد الدرد صدر الادلین
شدند ابد و صد سال فرخ زمین	نیز سال از تخلص شد عیان	قطب نبی وین محمد الدین امین
گفت سرور مدعی صدر اقتدار	رحلت آن شاہ از روی اقیان	شیخ خصال الدین بزاوئی

و زیارت روضہ مطہرہ حضرت شاہ رسالت جانب روم رفت و بجمبت شیخ صدر الدین
 دیوبی پیوست و ازو کے ہمتا یافت و کتاب لغات تصنیف نمود چون با تمام رسید
 مجدد مت شیخ صدر الدین گذرانید شیخ از اسند فرمود و تحسین کرد و شخصے معین الدین
 تانی از امر اے روم مقصد او شد و برا کے شیخ خانقاہے ساخت و ہر روز بجا ازت
 و کے می آمد روز کے معین الدین مجدد مت حاضر موسمی حسن قوال سادہ رولہ حسن
 و محبوبی و لکن داودی نظیر خود نہ داشت ہمراہ معین الدین بود شیخ از او خواست و نزد
 خود داشت حاسدان مجدد برخاستند و در با عیش شیخ سخن می گفتند چون پاکباز بود شیخ غم
 نہ داشت و انور معین الدین وفات یافت و شیخ از روم قاصد مصر شد و راسبا بادشاہ مصر
 نیز مرید و مقصد کے گشت و وے را شیخ الشیوخ مصر گردانید چند سال در مصر گذرانید
 من بعد سترہ چہ شام شد سلطان مصر ملک الامراے شام نوشت کہ با حبلہ علما و اکابر و مشایخ
 استقبال شیخ کنند چون باستقبال آمد ملک الامراے پسر کے صاحب جمال ہمراہ داشت
 شیخ چون رویش بدید بے اختیار سر و پایش نہاد پیر نیز سر و قدم شیخ آورد و ملک الامرا
 نیز با پسر و انقت کرد و ازین سبب ایل دمشق را انکار کے از طرف شیخ در دل پیدا آمد اما انجال
 نطق بنمود و بیکشش ماہ فرزند او کبیر الدین از ملتان در دمشق رسید و مدتی در خدمت پیر خود
 بسر برد بعد از ایل شیخ را عارضہ پیدا شد و بروز وفات پیر را با اصحاب بخواند و دل ع کرد
 و بتایخ ہشتم ماہ ذیقعد سال ششصد و ہشتاد و ہشت ازین دار پر ملال بقبر پیر و متول
 پیوست و در قفا سزار شیخ محی الدین ابن العربی مدفون شد و شیخ کبیر الدین
 خلف فخر الدین نیز مرید و خلیفہ شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی جدادوری خود داشت چون نزد پیر خود
 در دمشق رسید ہما نجا توطن کرد و ہما نجا بسال ہفتصد و ہجری وفات یافت قطب تاریخ و تاریخ فخر الدین
 از مولفان شد عراقی چون النبیالم مجدد سال وصل آن شد و الامکان آفتاب حسن مولانا رسم
 شاعر محبوب ہمدی ہم بخوان ایضاً عراقی چون ز دنیا رفت بہت باہل و ہر گفت نہا قرا بے
 تاریخ و حاشا حقہ قدیم گو دیگر سلطان ولی عالی عراق تارخچہ وفات شیخ

بہیر الدین بن فخر الدین قدس سرہ چون کبیر الدین کبیر لاوی

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

[illegible]

چون حسن از جهان بخت رفت سال تو میل کن بشیر والا حسن ایست طبیب مجرب
عاشق زنده دل حسن فرما سید جلال الدین شیر شاہ میر سرخ بچار کے
قدس سرور از اعظم خلفائے شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی است از سادات صحیح النسب
بخاری بود و در ہندوستان جنت نشان شمس کے کہ از سادات صحیح النسب بخاری است
سلسلہ آباء کے کرام و سب کے می پیوند و نسب مبارک آنجناب بہند واسطہ حضرات
اہم محمد تقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ محمد میر سید بنیظیر بن کہ حضرت سید جلال الدین میر سرخ
بخاری بن سید ابوالموید علی بن سید جعفر بن سید محمد بن سید محمود بن سید احمد بن سید
عبد الدین سید علی اعظم بن سید جعفر ثانی بن امام دوالا کرام محمد تقی رضی اللہ عنہ
و سید علی اعظم جہتہم آنجناب دو پسر ملند اختر داشت یکے سید عبد الدود و سید
اسمعیل سید ابن ہر دو بزرگوار سید عبد الدود سادات عظام بخاری است و سید
اسماعیل جد بزرگ سادات والادرجات پہا کہری بود چنانچہ حضرات سادات بخار کے
و پہا کہری از اولاد امجاد ہیں دو بزرگوار ہستند و سید جلال الدین شیر شاہ رالف خطاب
نسب از اندر چنانچہ میر سرخ و شریف اللہ و ابوالبرکات و ابوالاحمد و میر بزرگ محمد و عظیم
و جلال اکبر و عظیم اندر از خطاب و القاب ہائے وے است و والدہ ماجدہ و
دختر نیک اختر سلطان محمود بادشاہ توران بود و صاحب مشہور جلالی از کتاب

[illegible]

جلال الدین بخاری علیه الرحمة اللہ الباری روفی افزا سے حجرہ شریفینہ بود و در حجرہ
 لیکن از اندرون حجرہ آواز ذکر نفی انبات بگوش عافین بجای آمدن عافین بگوش
 عارف غلیفہ و سے سوال کردند کہ یا حضرت با وجود عدم موجودگی حضرت سید شریفینہ
 اندرون حجرہ کیست کہ صداسے ذکر آن بگوش ای آید فرمود کہ این ذکر کایا بگوش
 سید است کہ دایم ذکر می باشد و در لفظو خط شیخ جمال الدین محدث اویجی تحریر است کہ در
 تعلق نام قوم افغان کہ تصرف ظاہری و باطنی داشت از ملک سندہ در خطہ اوج باید
 در پراہ ہر درویشی را کہ میدید ولایت او سلب میکرد و چون در اوج آمد خادمی را طلب
 حضرت سید جمال الدین اعظم فرستاد خادم چون رسید دید کہ حضرت سید در حجرہ
 مشغولی بحق است از غایت رعب و ہشت نتوانست کہ مکلف حال انجباب شد و باز
 پس نزد شیخ تعلق رفت و عرض حال و سے نمود خود سوار شدہ بر کبوتری آید جنو است کہ
 متصرف شود و فلان نبود آخر گفت کہ این سید کال و اہل است لیکن افسوس کہ متاہل است
 و اولاد کثیر خواہد یافت بحدیکہ عالمی پر از اولاد او خواهد بود بسیارے از ایشان گنگار
 بسیار ہکا نیز خواہند بود دلیل اگر متاہل نبودے پیر خوش بودے ناگاہ این صد بگوش حق نوشت
 ہم افتاد و آتش جلال حضرت جلال بخوش آمد و سے اختیار بیرون حجرہ آمدہ بنظر جلالت
 اثر درویش دیدے فی الحال آتش در ہماش افتاد و بسوخت و ہماوقت جان بجان آفرین
 چون نفس گردید ز نفس قبول نکرد و بیرون انداخت و عرض تا ہفت روز نفس آن سوختہ
 آتش جلال بیرون قبر افتادہ باز چون چنین حال بدید شیخ جمال الدین درویش شفیع و سے
 شد و حسب الاجازت آنحضرت در زمین دفن ساخت و صاحب اخبار الاخیار میفرماید
 کہ چون سید جمال الدین سیخ بخاری بمقام شہر سکر تشریف برد خواست کہ بدختر سید
 بدر الدین بیاگری و صلت نماید و در انیار سیدہ جنابی نمود ایشان سند تشریف سیار
 از و سے طلبید کہ نہ بگوید و ادکہ امشب خواہد شد پس سید بدر الدین ہماشب حضرت
 شاہ رسالت علیہ الصلوٰۃ و التیمات را بخوابید کہ میفرماید سید جمال بخاری از این
 است عقد بخارج عاجز نمود و با و سے نہ گفت کہ و در ہماشب شکست میار پس سید بدر الدین

آزادت بت سومات تا که بنودان بعد از بت شکلی سلطان محمود غزنوی انار الله را از عجاج
 ساخته بود و بدست هر روز علی الصباح باجماع مردان دست بدعا بر میداشت شکست شخصی
 و اگر در دست او رسن هر دو دست بت بود قتل رسانید چنانچه این قصه را در کتاب دستان
 مجلیه یاد فرموده است و شیخ سعدی از بسیاری مشایخ عظام فرموده که ما بزرگداشت و در
 اصل فرید شیخ الشیوخ شهاب الدین سهروردی است و شیخ در سفر دیار همراه بود و در
 بیت الشهاب آمده بود قارب نبیا علیهم السلام شقای کرد و هر دم آب میداد و چند بار بخصیص
 علیه السلام ملاقات کرد و نقلست که دست شیخ سیدی را با یک از سادات عظام گفتگو
 واقع شد و آن شریف در حق و سکه سخنها می گفت و سکه خاموش ماند چون شب شد
 آن شب حضرت سهروردی کائنات علیه السلام و الصلوة را در خواب دید و حضرت رسول را و سکه
 عذاب بسیار کرد و فرمود که فرزندان ما را شاید که بشایخ و دوستان خدا آزار دهند شریف
 علی الصباح بخندست شیخ آمد و شیخ را راضی کرد و نقلست که شخصی از مشایخ منکوس بود
 شب در واقع دید که در آسمان کشاده و ملائک با طبقه های نوری بر زمین می آیند
 پرسید که این اگر امیر بر آسمان چیست گفتند بر آسمان شیخ سعدی شیرازی است که امر و نوا می گفت
 و قبول حق کرده و دیده است پرسید که آن کدام بیت است گفت این بیت است شعر بزرگ در خواب
 سهروردی نظر بهوشیار هر روز در معرفت معرفت کرد و گاه آن عزیز چون از خواب بیدار شد
 هر آنوقت که وقت شب بود بیدار و به شیخ سعدی مشافقت که او را ازین خواب خبر دهد
 دید که چراغی افروخته است و شیخ با او بلند فرموده میبند و همین بیت می خواند و می گوید نقلست
 که خواب امیر سهروردی بخندست سلطان المشایخ نظام الدین بدو بی پرده و خفیه خویش
 حاضر شد دید که آنجناب بطلان کتاب گستان که تصنیف شیخ سعدی است مصروف است
 بخندست بهشت چون شیخ از مطالعه کتاب فراغت یافت عرض کرد که اگر ارشاد گردد دید
 نیز یک نسخه کتاب که بطرز و طرح کتاب گلستان باشد تصنیف کند و باسم بهارستان موسوم
 سازد و فرمود که مناسب است پس در چند ایام کتاب بهارستان تصنیف کرد
 و بخندست شیخ آورد و شیخ فرمود که ترک لغزین کتاب بسیار در فصاحت و بلاغت

دانستم که از کشف خاطر مراد آنست که بعد از آن شیخ الشیوخ فرمود که شیخ محمد حافظ قرآن است
 لیکن تنها خوانده است کس از اصحاب می خواهم که شیخ محمد هر روز خبر و سوره از قرآن پیش و سوره
 خوانده باشد لیکن اصحاب که حافظ قرآن بودند بمعنی را قبول کردند و هر روز در خاطر گذشت اما بر
 زبان نیاوردیم و حواله به اختیار شیخ کردم آخر شیخ و سوره را حواله بمن کرد و گفت شیخ محمد هر روز
 پیش علی شیرازی رفته خبر و سوره از قرآن خوانده باش چون شب شد شیخ عیسی
 که خادم شیخ محمد بود و غرض من بر آمد و شمه نار سبب بیاورد و گفت که امیه ازین انار شیخ الشیوخ غافل
 فرموده باقی براسه تو فرستاده است تا بدان افطار کنی و نیز فرموده که این عوص آن چند
 و اندک است که شیخ محمد خورده بود پس من بدان افطار کردم چون نماز صبح خواندیم من بنام خود فخریم
 درین اثنا آن سیاه شیخ محمد عیسی نزد من آمد و سلام گفت من جواب گفتم نه شست و پنج گفت
 من نیز پنج گفتم پس او یک جزو از اذکار قرآن بخواند بر خاست و بر پشت روز دوم بهم سپیدین
 کرد و روز سوم آن جوان و طایفه خود بخواند گفت میان من و تو حق اوست و می و دشناگر دس
 شد از حال خود میگویی که من سیاهی از شمر نیم و با با سکه ریائی در اینجا آمده ام اما شیراز را ندیده ام
 پیش من اوصاف شایع شیراز گویند اوصاف شایع شیراز آغاز کردم و نام هر یک که در آن عصر
 و شیراز بود بیان نمودم باز گفت که اسامی زیاد و گوشه نشینان شیراز نیز بگو نام ایشان
 نیز بگویم چون تمام شد و سوره از پیش بردن چنانچه من ترسیدم که ببرد که نقشش نفع شده بود و زانی
 در آن در آن حالت باز بعد از آن بپوش آمد و گفت در شیراز فرستم و همه را دیدم اکنون تو
 نام ایشان یک یک بگو تا من بهم وصت ایشان بگویم من نام یک یک کس میگویم و می
 چنان وصف یک یک کس میکرد که گویا همین وقت از نزد ایشان آمده است و از سلوک
 و حال و لباس و وضع هر یک خبر میداد با سماع آن بسیار تعجب کردم و معتقد و ولایت
 و کرب است و سوره گفتم بعد از آن گفت که یک کس از اینان که یاد کردیم و بنام حسین موسوم
 است از این ولایت در اقامت و نامش از دفتر اولیا محو گردید گفتم سبب چه بود گفت یاد شاه
 شیراز آماکت ابو بکر را بوسه زد او سوره پدید آمد و بخدمت دس رقت و مال و نعمت بسیار
 بویک داد و ازین سبب از قرب حق بیفتاد و پس من آن سخن را یاد داشتم چون شیراز آمدم

بنبر که از خود و شصت بمقامات بلند و کرامات و تقید رسیده بود و از سبب این که بمقامی از ائمه
 و مومنان بنزدیکی که بجانب غرب بمقام یک فرسخ از شهر آله آید و دست آمده متوطن شد و مطلق
 از تیر بملکه آمد و دست و پا در آمد و خواهر کرک نیز که از علما و فضلا و روزگار بود و میر و
 آید و در حالت غریب و عجیب عاید حال و سگ گشت آخر از شیخ اسماعیل حضرت محال نموده
 و قصه کرده رسید و ساکن شد و از غلبه حال طریق لایق پیش گرفت و در نظر خلق پریمه شریک
 نمی نوشید و خوارق عادات بسیار از وی سر بر میزد و صاحب سراج الولائی از تالیفات نظامی
 نقل می کند که چون ملک علاء الدین و اما و برادر زاده سلطان جلال الدین نظامی را وقت ملک
 کز و دیابک بود داشت و لشکر بسیار جمع نموده بجانب دیو گهر رفت و تمام آن ملک را راج ساخته
 و به نام سنانید سلطان جلال الدین از اراده و سگ واقف شده خواست که به نام آن فیل
 او را یا خواجه این دیو گهر بست آرد و لهذا از دیو گهر گشتیم و مسو شد و به توجیه قصه کرده شد و ملک را از این
 اراده و سگ واقف شده خواست و پیش خواهر کرک رفت و نیاز مندی تمام درخواست نمود
 نمود و خواهر کرک از آفران سر بر آورده گفت هر که بسازد با تو جنگ و سر دشتی تن در رنگ
 ملک علاء الدین ازین بشارت خوش حال شد و بعد از دو سه روز تباریخ هفت ماه رمضان سن
 ششصد و نود و پنج سلطان جلال الدین بهمان قسم گشته شد که خواهر کرک فرموده بود و چنانچه کتب
 تواریخ تحریر است بعد از آن ملک علاء الدین خود را بطلب سلطان علاء الدین مخاطب ساخت
 و بخت و دیو گهر نشست و خواهر کرک ساهر سلطان الشارح نظام الدین بدو بی است
 وفات و سگ بروایت صحیح در سال هفتصد و شانزده هجری است از مؤلف

چرا از دنیا فرودس برین نیست	شیر کونین پر واقف کرک	رحم کن خواهر نامه و صالش
-----------------------------	-----------------------	--------------------------

بفرما از حق غافل کرک	میر حسین سمروردی قاسم	سمره نام نامی و اسم
----------------------	-----------------------	---------------------

گرا می رسد حسن بن سید عالم بن سید ابی الحسن و در اصل و سگ بقول حکما خفایا انش
 از گره نیست که در سگ است از دیو گهر است و سمروردی قاسم نامی و باطنی و ارادت مجتهد
 حضرت شیخ بهاء الدین زکریا ملتانی قریبی بود اسفند و گریه داشت و سگ را تصانیف
 بسیار است چنانچه کتاب کثیر از رموز و زواید المسافرین و تزیینات الامم و روح الامم و غیره

شیخ احمد معشوق از افاضل خلفائے شیخ صدر الدین عارف بن شیخ بہار الدین زکریا ملتانی است
 اول روز قندار توطن داشت و مردے بود و ایم الخمر کہ خطبے شرب شراب زندگان بنیوا نیست کہ
 و پذیرش خمر قندازی و قندار و دیوان تجارت سیکر و اتفاق و قندار شیخ احمد بکار تجارت در
 ملتان آمد و وہ کان تجارت در بازار سیاحات روزے شیخ صدر الدین را کہ در مدہ غیرت
 نظر فیض اثر بروے اقتاد چون در خانقاہ رسید فارم را فرستاد و نزد خود طلبہ چون
 موسم گرما بود برائے شرب شیخ شربتے آوردند شیخ قدرے از ان شربت بخشد
 و باقی بوسے عطا فرمود بعد خوردن نور بالطنش روشن گشت و شرف بیت شرف گردید
 و سنے الحان نقد و حبس و دوکان خویش اشیاء در ویشان خانقاہ کرد و بجز بد وقت بد
 در پیش گرفت بنوسے کہ تا ہفت سال در یک پارچہ بند گذرانید و بدرجات
 عالیات فائز شد نقل است کہ روزے شیخ احمد در آب غسل میکرد بجناب الہی دست
 متاجات برداشت و گفت الہی تو باد شاہی و اطاعت بندگان خود بے نیازی
 و محض بنیابت بیغایت خود بندگان بے بصاعت رومی نوازی بحق محبت تو کہ تا از قرب
 و مرتبہ خود کہ مرا بجناب تست آگاہ نشوم قدم از آب بر ندارم نہا رسید کہ مرتبہ تو بد رگاہ
 آمنت کہ بسیاری از خلایق گنہگار بوسیله جمیلہ تو بر در محشر از آتش و دوزخ آزاد گم و در شبت
 بر سامع عرض کرد کہ الہی منت ترا حد سے و رحمت ترا حد سے نیست بین اگر فائدہ کم
 فداں رسید کہ ترا محبوب و معشوق خود ما فہم ماطالبان را عاتقان ماسازی شیخ احمد
 چون این شنید از آب بیرون آمد و لباس خود پوشید و روان شد در راہ ہنگام
 میر رسید از مردم سے شنید کہ شیخ احمد معشوق سے آید و صاحب تواریخ فرشتہ سپہ سالار
 کہ جذبہ عشق شیخ احمد بجائے رسید کہ انجہان و اہل جہان بخیر بود و یکیکہ بحالت در ہوشی
 از ادائے فرایض ہم خبر داشتی علما و فہما اور امکلف حال شرنکہ تا نماز فرالغض بخوانی
 حکم اسلام تو جاری نیست گفت کہ من قدرت بخواندن نماز ندارم و اگر مسکوبید کہ نماز بخوانم
 سورہ فاتحہ بخوانم خود گنہمند کہ بے فاتحہ نماز درست نیست گفت اگر فاتحہ بخوانم آیا کُتبہ و
 آیا کُتبہ بخوانم خود گنہمند کہ بے آیا کُتبہ و آیا کُتبہ بخوانم فاتحہ درست نیست

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي جعل القرآن الكريم
موسى عليه السلام

و این کتاب را در روز جمعه در ماه رجب سال ۱۰۰۰
 در شهر تبریز در کتابخانه کهنه
 در روز جمعه در ماه رجب سال ۱۰۰۰
 در شهر تبریز در کتابخانه کهنه

مزار پر نور و کسب کثرت و وفات خوارق ظاہر مشہور و شجرہ آبائے کرام حضرت لعل شاہ بہار
 بی بی طہر بنی و جہ الانبیاء الاولیاء شریعت الشرائع است کہ لعل شاہ بہار بن سید حسن کبیر الدین بن
 سید شمس الدین بن سید صالح الدین بن سید شاہ بن سید خالد بن سید محب بن سید
 مشتاق بن سید غفر الدین بن سید اسماعیل بن سید امام جعفر صادق بن امام محمد
 بن امام زین العابدین علی بن سید الکونین امام حسین رضی اللہ عنہ و نسبت ثانی آنجناب
 کہ سوسے نسبت معروف و یہ امام جعفر صادق میر سید بی بی طہر بن است کہ حضرت لعل شاہ بہار مرید
 حضرت شیخ جمال بخردوی مرید سید ابراہیم بخردوی مرید شیخ عاقل شہید و مرید مسکین شہید و
 مرید برقی حجابہ بخردوی مرید امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ وفات آن جامع الکملات باقوال
 اہل انوار و رسال ہفتاد و بیست و چار ہجرت است و مزار پر انوار ملک مسندہ بمقام سبحان

از اشہر ترین مزارات است پر از فیض و برکت از مولوی چو عثمان و سہ از دار دنیا
 برست و باب ہفت شد براہ نام مخدوم اجل جوارح شمس العارف محبوب شہباز

شیخ رکن الدین ابوالفتح سمرودی و بن شیخ صدر الدین عارف و شیخ
 بہار الدین زکریا ملتانی قدس سرہم صاحب مجاہد راستین شیخ بہار الدین حبیب

خود است و اندر بنود نیز خرقہ خلافت دارد و در غنادے صوفیہ کہ سیکے از مریدان و کمالیہ
 کردہ است ذکر کرامات و خوارق عادت و سہ بسیار میکند و در بلند فقر و سہ بی بی را کہی است

کہ در دوستی و دوستی را بہ آہ و حافظہ قرآن بود و ہر روز یک ختم قرآن کردے و از ادوات بخرد
 خسر خود شیخ بہار الدین زکریا داشت نقل است کہ وقت بی بی رستی و در شب ماہ نو بار اوہ

سلام بخودست خسر خود حاضر شد و در آنوقت شیخ رکن الدین ابوالفتح مہفت ماہہ دہ بطن عفت
 او بود و شورش بہار الدین زکریا بتخلیص برخواست و نہایت مکریم بود و حضرت بی بی رستی کوہ

خسر خود کہ خلافت عادت بزرگان بہ نسبت خود آن لشکر آرد نہایت متعجب شد و دست بہتہ
 باعث آن وہ یافت نمود فرمود اے بی بی این تعظیم و تعظیم است مگر تعظیم شخصے است کہ در

بطن عفت است کہ او چرخ خاندان و شمع دو دان است نقل است کہ روزے حضرت شیخ
 بہار الدین زکریا بر چار پاسے مکیہ زدہ نشسته بود و سار بارک بر پایہ پلنگ نہادہ بود و شیخ

بہار الدین زکریا بر چار پاسے مکیہ زدہ نشسته بود و سار بارک بر پایہ پلنگ نہادہ بود و شیخ

والدین چون ابن قریب شنید فرمود کہ در خاطر مندر خلاف این تقریر خطور میکند کہ بعضی ناقصان اہل مدینہ بسبب نقصان ظاہری و باطنی خود بہ مطاعن آن خدا شتند کہ از مدینہ در کہ رسیدہ حصول سعادت نمایند خدا سے جل شانہ از راہ کمال فضل و کرم خویش کہ درام بحال بندگان تا پیر عمر وخت است آنحضرت را از کہ در مدینہ فرستاد تا آن ناقصان بحال رسند و دولت طرازدان بے طلب و سوال بالیشان رو نماید غرض ازین تقاریر شستہ و سخمہا سے شیرین نماید ہر دو بزرگوار بر فرخ آرزو نقلست کہ شیخ رکن الدین چون بدین پاوشاہ تشریف می برد نہ اسنے تحفہ روان کہ بران سوار می بود بیرون دید ان شاہی استادہ می کرد و خطا اہل حاجت کہ رسای ایشان بدیوان شاہیے مشکل می بود عراضین خود دانوشہ بخت روان سے ابراہنقدہ و شیخ نزد سلطان رسیدہ اول بجا دے اشارت فرمود کہ عراضین اہل حاجت پیش سلطان پیش کن و سلطان ہمہ عراضین باخود و مطالعہ میکرد و نقل خود جواب باصواب ہر یک سایل تحریری می کرد و چون عراضین با تمام می رسید شیخ از دیوان مملکت عراضت میفرمود پس تشریف بردن آنجا بہ پیش سلطان محض بسبب فضایل اہل حیات بود کہ دوستان خدا را ہر کاریت بخیر می بیاشت نقلست کہ روزے شیخ رکن الدین در محفل سماع حضرت سلطان المشائخ نظام الدین تشریف آورد چون سلطان المشائخ در وجہ آمد و خواست کہ بر فیروز شیخ رکن الدین دست بدامن و سے نزد نگذاشت کہ سلطان المشائخ بر فیروز و ولید از سائے باز حضرت سلطان بوجد برخواست شیخ رکن الدین خاموش ماند بلکہ خود ہم تغلیم برخواست و باوقتی کہ حضرت سلطان بوجد میکرد ایستادہ بانو بعد فراغت از سماع مولانا علم الدین علامہ تفسار حال کرد فرمود کہ بر تہ اول من سلطان المشائخ را در عالم ملکوت دیدم چون دستم ہمہ بدانجا میرسد و امان و سے گرفته از تو جدا و دم بار دوم شیخ در عالم جبروت بود اورا از اختیار خود فوق دانستہ خاموش اندم نقلست کہ چون سلطان غیاث الدین قلنق شاہ بوجد کن در حجت سنے دہلی کرد شیخ رکن الدین ہم در دہلی تشریف میداشت چون بمقام کوشک تو تمیر کہ از دہلی بقاصدہ و کرد و سپہش سلطان محمود تمیر کردہ بود و رسیدہ در انجا قیام کرد و شیخ رکن الدین نیز بدیون بادشاہ در انجا

[illegible]

سما از خلق گوشت گرفت و اصل آن حجره بیرون تشریف نمی آورد مگر بروقت آن نماز و سحر و روزه
آن خود تا پنج شنبان و پنجم ماه رجب الحریب سال مقرر قصد می و پنج با قول صحیح و عبادت
و تعلق و بقول بعضی در سال مقرر قصد می و چهار و بعد نماز عصر منوالا ناظمین ازین حجره را اندرین
حجره غلبید و فرمود که بزوا سباب تجیز و تکفین با مہیا ساز و بعد نماز سحر و عبادت و اقامت
بخواند و سر سجده نهاد و بجان حق سپرد و فحش میباید که حضرت شیخ را فخر نداشت و بعد
وفات آنجا سپید کردند آن حجره را عیسیٰ برادر آنحضرت بر سجاده مشیت فایم شدند از موقوفات

شیخ رکن الدین ولی دهرمان	شد جوین دار الفنا سو ایقا	و طش دان پاک رکن الدین فانی
نیر نورعین رکن الاوکیا	نیر دین رکن عالم کن بیان	سال وصل آن شیخ عالمی لقا
باز شاه دین رکن الدین بگو	نما شود حاصل و طش رعا	پس مقدس رکن دوزان کن رقم
هم بخوان منصور رکن الاوکیا	گشت از سر و بنال او عیان	پیر زار پاک رکن الاصفیاء
ایضا چو رکن الدین شد از دنیا	عیان شد سال فصل آن شیخ دین	رکن الحی والدین قطب انقلاب
و کقطب شد رکن الاراکین	شیخ حمید الدین ابو حاکم فدریشی	المنکارسے

یہ مستر الشیر الباری از خلفائے کبار شیخ رکن الدین ابو الفتح ملتانی است و از و این
رق نیز فیض عام و فایده نام حاصل کرد و لقب بلقب سلطان التارکین گردید و نسبت ایامی
برام و سبب بچند واسطه بحضرت ابوصفیان بن عارث اصحاب حضرت خاتم النبوت میرسد
بدربطریق کہ شیخ حمید الدین سلطان بہار الدین بن سلطان قطب الدین بن سلطان
سید الدین بن سلطان ابو علی بن شیخ المشایخ شیخ موسی ہنگاری بن شیخ ابو الہام
شیخ المشایخ ابراہیم ابو الحسن علی ہاشمی ہنگاری بن شیخ محمد ہنگاری بن شیخ ابو سعید
ہنگاری بن شیخ شریف عمر بن شیخ شریف عبدالوہاب بن ابوصفیان بن عارث القزازی
رحمۃ اللہ علیہم اجمعین و جد بزرگوار و سلطان قطب الدین بادشاہ و یار کج مشران
بادشاہ عظیم الشان جو جو و جزادری و سبب سید احمد تخته ترزی ثم اللہ ہوری است کہ کہ جو جو
در ذکر حضرت کشف قاسم خواہد آمد نقل است کہ چون حضرت سید احمد تخته ترزی از وطن بالوند
میں عازم سمت لاہور شد و عبیدہ سیدہ بی بی لاج و بی بی تاج و اہل خود ہر روز

[illegible]

مشیخ رکن الدین ماند چون شیخ رکن الدین برسد بخت قیام فرمود و بخدمت و سرفراز
 و بیعت کرد و بکمال استسیدت و ثقل است که روزی شخصی از وزیر اسے سلطان غیاث الدین
 تغلق بدین شیخ حمید الدین حاکم آمد و دید که و سے در یک گوشه خانقاه نشسته خرقه
 مبارک بدست خود بنیچ میکند آن وزیر شبست و در دل گذرانید که انچه تعریف ابن مقبر
 میکرد و از حضرت غیر سہم یافتہ کہ این شخص بے نودی است کہ خرقه خویش میدوزد شیخ بنور باطن
 بر خطره و سے مشرف شدہ کلاه عالیجاہ خود کہ بر سر داشت کج کرد فی الحال رو سے آن شخص
 و خادانش کہ ہمراہ بودند کج گشتند پس از انقص خود نائب شدہ در پاسے شیخ افتادند احمد شیخ
 حرم فرمود و کلاه خود را بدستور راست فرمود و بچہ راست کردن رو سے ایشان نمید
 راست شدہ نزد صاحب رسالہ حمید الدین شیخ جمال الدین اوجی نقل میفرماید کہ روز سے
 در وقت بخدمت شیخ حمید الدین آمد در آن حال خار سے را از خادمان شیخ سنگ دیو اہر
 گزیدہ بود و حال و سے بسبب دیوانگی بجان رسیدہ و شیخ در غمخواری و ہمارد اسے
 سے متوجہ بود و درویش در دل گذرانید کہ عجب است کہ شیخ حمید الدین چنان صفا کمال شہاد
 و فرید و سے اینقدر از گزیدن سنگ دیو از قریب المرگ باشد شیخ بنور باطن بر خطره درویش
 و واقف شدہ بہمان خادم دیوانہ فرمود کہ بچانیکہ ترا سنگ دیوانہ گزیدہ است آب دہن خود بپاش
 کہ شفا خواہی یافت و از خدا سے قوائے خواہم کہ تو و اولاد تو تا روز قیامت ہر گاہ کہ آب
 دامن خود بر زخم دیوانہ بنیازند از من شفا یابند پس خادم آب دامن خود بر زخم خود انداخت
 و بہر اوقات تندرست شد و بعد از آن و سے و اولاد و سے بدین فیض و ایمنی یافت
 ماند و لا و سے یا سعادۃ شیخ حمید الدین بقول شیخ شہر الدار صاعیہ تذکرہ حمید
 تاریخ دیوانہ ہستم بیع الاول سال یا شہدہ ہشتاد و نہ است تاریخ نسبت دوم ماہ
 بیع الاول سہنہ ہفتاد و سی و ہشت است و مدت عمر شریف اکبیر و شہدہ ہشتاد و نہ است
 سال بودہ از بزرگان و خاندان ہمدردیہ کہ بقدر عمر طویل زیادتہ کہ تقاضای کوز از زالی و شہدہ از مولانا
 حامد اکبر حمید الدین و سے بود شاہ بالکمال شیخ دین اکبر حمید الاول و سے حاکم رفیع
 سرور اکبر حمید الدین از روی نقیہ پس حمید الدین سلطان اکبر کن رستم سال ولادت امیر الدین

خوش مقام بخیر مست شیخ عثمان اسحاق حاضر شد شیخ از راه شوق و ذوقی متجی گردید که آهسته آهسته
 یا شریب که تا پیش از بنشیند در گوش من بخوان امیر حسن دروازه بند کرد و آهسته آهسته
 سرود گفتن آغاز نمود و این بیت بر زبان آورد و در این زمان از راه شوق و ذوقی متجی گردید
 صوفی چنانچه هست از اجتماع این بیت شیخ را توجیهی برود و وی اختیار بر خاست
 و در مجلس او گفت که با آنرا بلند گردید چون آواز مسموع برآمد هر اراد انوار صوفی را بلسم
 حاضر شد و در آن تو عباد ایشان غوغا عظیم برپا شد و از دلی تا قتل آباد که یک
 فرستگ زمین بود اهل حال و تصریح صحیح آمدند از این خبر گوش سلطان رسید و فرمود
 که چون خبر دهان نگیرم ببرد قتل سلطان قطب الدین خزانة بادشاهی بر صوفیان تقسیم کرده بود
 و هر یک صوفی لکته تنگ گرفته بود آن تذکره مایه پدید آمدیم که شیخ عثمان اسحاق چند لکته تنگ
 شکرانه گرفته بود و احوال مطالبه و پس آن کشیم که ظاهر خلاف حکم مکرده چون تذکره خسرو خان
 آوردند و سلطان مذاکره کرد معلوم شد که شیخ عثمان در آنوقت هیچ شکرانه نگرفته بود بلکه
 و پس کرد از این سبب سلطان بسیار خوشنود شد و شیخ را نزد خود طلبید و دعوت نان
 و شربت پیش کرد و قوالان را نیز انعام وافر عطا فرمود و تا سه روز شیخ همان بادشاه ماند و هنگامه
 سماع گوم بود و در محضر که در باب منع سماع تجویز شده بود منع گشت و شیخ آن جامع الکملات را سال
 و سی و هشت بهر بیت از مملکت چون سفر کرد حضرت عثمان از جهان فنا نمید برین

غفلت نمود و او ایستاد	سال ترجمیل آن شد حق بین	گفت سرور و بار تار بخش
باستانب نقین و حبه الدین	نیز عثمان عابد است بخوان	سال ترجمیل و کاصدق و لیقان

شیخ صلاح الدین در ویش چشتی و سرور می قدس سمره مرید و خلیفه شیخ
 صدر الدین خلف شیخ بهاء الدین زکریا ملتانی است از حد بزرگ بود و عالی مرتبه و شیخ
 نصیر الدین محمود چراغ دلی ماهر و مصاحب و همسایه و فیض کامل از خاندان حبشت نیر
 قابل کرد و از جانب سلطان محمود بن غیاث الدین تعلق بمشایخ عظام ایند و خلیف
 میرسد او سیاست سلطان را از پنج خیالی نمی آرد با سلطان سخنان سخت می گفت و وی
 بعد از ترقه خلافت سرور و در آن زمان بدلی آمد و چون جاماند و همین جا وفات یافت

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

[illegible]

۱
 ۲
 ۳
 ۴
 ۵
 ۶
 ۷
 ۸
 ۹
 ۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

سبز نظامی شد و تا آنکه او زنده بود و محو نگشت شعر گوید ای مرغ زر که حمد و ثناء که جان تاج مهر بر شمع وند
حضرت میرزا ابی شیخ جمال شیخ نظام الدین بالله الموبد که در قصبه گول آسوده است محبت و محبت
تمام داشتند و ثابت حضرت میرزا بقول صاحب مدارج الولاية در سال منتهی
در بقا و دو بحر نیست و مر از پر انوار و در قصبه بهرامچ زیارت نگاه خلق است و دو
فرزندیت در از یافته چنانچه از وقت شیخ نصیر الدین محمود چراغ دلی تا زمانه سید اشرف بهمان

سنانی حیات بود از مملوئی
چو شیر مرد و شمشیر بلند
بجز جمل آن شاه روشن یقین
شبنم حاجی حمیرا غم نهند

قدیم سفر از اعظم خلفائے شیخ رکن الدین ابوالفتح ملتانی صاحب مقامات بلند و کرامات
ارجمند بود و بعد از حصول خرقه خلافت از پیر روشن ضمیر خویش بولایت ظفر آباد مامور شد
و در آنجا بمسیده بهدایت مخلوق مشرقت شد و خلق کثیر بهدایت و سبب حق رسیدند
و بقبر قدس تدبیر عاگردن و سبب شیخ کبیر مرید سعید اشرف جهانگیر سنائی که جوان میری و دغا
کردن شیخ کبیر بر وجهی که قبیل از مرگ من به پنجسال میری در مناقب حضرت سعید اشرف مخزن
آن جناب در جنت نخل گشت و وفات وی و سال غیبت و وفات او و چار و مزار آن نور در ظفر آباد است

رفت چون از جوانی بخدا برین احاطی اهل دین سراج الهی
 ۱۳۲۳ اهل دین نور دین سراج الهی سید محمد علی الخراسانی و القدر الملقب به یحیی بن محمد

جو انبیاء و انجاری علیہ السلام کے بارے میں شیخ سید جلال الدین شریفی نے
شیخ نجاری اوجی سے، اور شیخ فرزند دینار سید احمد کبیرین سید جلال الدین شریفی سے

و سپید همدرد دین را چو قتال برادر شستی و لیت و وے ولی باور را و بود که از
خود می آفتاب ریزد نمی برنا صمیم حال وے جلوه گر بود ند چنانچه نقابست که حضرت

مخبر دوم سفت ساله بود که پدر بزرگوارش سید احمد کبیر او را بخندست شیخ جمال الدین فغانی را
بر روی دست ابوسان مشرف ساخت و در آنوقت شیخ طبعی پراز خراشید و خود داشت

و فرمود که بجا فرآن مجلس تقسیم سازند چون حصه محمد دم رسید خوردن آغاز نهادند و حضرت با
خزانه را نیز از خلق فردی برداشتند چنانچه در تفسیر هم شده و فرمود که یاسید چه احرار ما

[illegible]

درویشان اہل دل و ذات یافتہ اند اما اثر بکثرت ایشان در نصیر الدین محمود موجود است و وحی
 چنانکہ دہلی است در صحبت و سہ باید رفت ہمان زمان حضرت مخدوم عازم سمت دہلی شدند
 و بعد قطع مسافت در دہلی بمذمت شیخ نصیر الدین رسیدند شیخ چون صورت مخدوم بدید
 فرمود کہ حضرت مخدوم را ابو اسطہ ارشاد امام عبد اللہ یافعی حسن ازین برین فقر بوقوع پیوست
 کہ بر این فقر نوازشش فرمود مخدوم جواب داد کہ رحمت خدا بر امام عبد اللہ یافعی باد کہ فراموش
 در گاہ ملک یا گاہ براسے محدود دولت غلطی فرستاد آخر کار شیخ نصیر الدین ہم خرقہ خلافت
 خاندان چشت اہل بہشت بمخدوم عطا فرمود و نوازشما کرد و باید دانست کہ مخدوم جہانیاں
 خلقیہ چارہ وافرادہ است کہ دوبار سیر ربیع مسکون نمود و بعد از فقر و مشایخ را دید و از بکثرت
 کرد و گلاہ و خرقہ خلافت یافت و آنجناب را از ہمہ خانوادہ با سلسلہ عالیہ قادریہ عالمیہ از بس
 محبت و اعتقاد حاصل بود و در خزانہ جلالی کہ از ملفوظ حضرت مخدوم است مذکور ہے کہ شیخ دہلی
 غوث الاعظم عبد القادر جیلانی قدس سرہ میفرماید کہ طوبی لمن دلیلین ارادین ارادۃ
 و و سہ قطب الکونین و غوث الدارین و درین قول صادق است و من ہم امیدوارم کہ
 بموجب این کلام حق التیام حق تمام لے بر من رحمت کند کہ سلسلہ من بیک اسطہ دیگر با اسطہ
 شیخ بار الدین زکریا لمبانی شیخ الشیخ شہاب الدین سہروردی میرسد شیخ شہاب الدین
 حضرت غوث الاعظم قدس سرہ از نیرادیدہ است و تہ تبرک از ایشان دارد و حضرت
 میرسد پیر شریف جہانگیر مسنانی قدس سرہ در شائف اشرفی آردہ کہ من اکثر رنگان وقت را
 نماز مست نمودم اما آنقدر حقانیت و معارف و دقائق و عوارف و کشف و کرامت و خوارق کہ از
 مخدوم جہانیاں صادر شدہ انہیج سیکہ از ضبط اللہ از متاخرین ظاہر شدہ و چون باین فقیر
 بدرجہ اول سوار شد ملازمت حاصل شد با انواع مقامات و اصناف درجات و از افرار
 قطعیست و غوثیت بنواخت و در شب اول کہ حسب الارشاد و سہ در غفلت و سہ
 در آدم اغفنا سہ مبارکش را بہفت جا جدا جدا افتادہ دیدم کہ ہر یک بمحض علیحدہ علیحدہ
 با او سہ شاکس حق قبل و نما مشغول بود و از ملاحظہ انحال متوسم شدم فی الحال بحال خود
 باز آمد و فرمود کہ این مقام ترا مبارک باشد بمرتبہ و م کہ بخلوت آنجناب درآمد جسم مبارکش

انداخت و نیاز مندی کنان بخداست بابرکت حاضر آمد و عذر ناخواست و آن مظلوم را بعد از
 شناخت از بند خلاص دارد و قوس وافر بخیریت حاضر کرد و دیگر دید حضرت مخدوم هم بهر زور از
 آن مظلوم عطا فرمود و غنی ساخت و صاحب اخبار الاولیا میفرماید که وقتی تشریف عید
 حضرت مخدوم بر روضه عالیہ شیخ الاسلام بجا آمدین ملتانی تشریف برد و درخواست
 عطائے عید می نمود آواز برآمد که عیدی همین است که حق قائل ترا خطاب مخدوم جهانیاں خطاب
 ساخت بعد از آن بر روضه مطهره شیخ صدر الدین عارف رفته التماس عیدے کرد از انجا سہمین
 جواب با صواب حاصل شد چون از انجا برگشت شنید کہ ہر کسے دے را در خطاب مخدوم
 جهانیاں یاد کے کرد و صاحب خزانہ جلای باعث مخاطب شدن حضرت مخدوم خطاب
 مخدوم جهانیاں اینچنین تحریر فرمودہ است کہ وقتی شیخ رکن الدین ابوالفتح ملتانی از آستانہ
 کرامت نشاء دولت خانہ خویش بیرون تشریف می آورد و قدم بر زمینہا حضرت مخدوم تجلیل
 خود را بر زمینہ ہمیرین غلطانید بدین مراد کہ قدم مبارک پر روشنیمبر بسینہ کے کینہ ہے آید
 چون شیخ ابن بدید فرمود کہ یا سید دروازہ نبوت بکلی مسدود است باقی ماند رتبه ولاست تا تمیز
 خود بجای رسانیدہ آید کہ مخدوم جهانیاں شدہ آید این گفتہ و چنانست حق پرست خود دست
 مخدوم خود گرفته ایستاد کہ و بسینہ حق نگینہ خویش منہم ساخت و لغت وافر عطا فرمود و این
 حضرت مخدوم خطاب مخدوم جهانیاں خطاب گشت نقلست کہ صبری در ملتان آمد و بگشت
 و مسجد جامع بخواندن غلام مشغول بود و بنام عبداللہ غفور ابو سوم نمود و روزے خود را بر حصے
 ظاہر کرد و آشتہار یافت کہ این شخص حسیت و ہمہ اہل شہر را و می ترسیدند روزے این خبر
 بگوش حق میوش حضرت مخدوم رسید اورا نزد خود طلبید و بنظر جلال درو نظر کرد و کے
 بہان زمان از یاد رفتا و میگفت سوختم سوختم ہر چند آب برا می بخند سود نہ داشت آفر بہان
 ساعت از بہان بگشت و فیروزج اخبار الاولیا است کہ وقتی حضرت مخدوم
 در مسجد جامع اوج در راہ رمضان متکلف بود و در ولایتان اہل صلاح و علمائے اہل فلاح
 ہم شامل انجانب در یکجا میخیزد و نہ تمام مسجد پرازد و ریشان و علماء ابو ذر و سہ سورہ نام
 حکم اوج زیارت آنحضرت آمد چون اکثر مردم بگرد آنحضرت دیدند پسندید و بوز حکومت

[illegible]

اول آنجناب دو گانه نماز گذارد و بعد از آن تبارک و تعالی قرآن شریف را تلاوت فرمود و چون آیت انجیر حج انجیر
 مِنَ الْمَيْتَةِ وَ انْجِرْ مِنَ الْمَيْتَةِ مِنَ الْحَيِّ رَسُوْلُ اللَّهِ بَدْرُ الدِّينِ وَ حُرَّتْ اَمْرٌ وَ بَرَقَتْ وَ دُرَّتْ
 مبارک مخدوم به سید و عمر در قدم نهاد و آنجناب لباس خاص خود بیدرالدین عطا فرمود و در واز
 مسی پیکشت او بانگ نماز که وقت عصر بود گفت و یا امام شیخ بیدرالدین نماز گذارد و از ظهور آن
 عظیم غوغا که بلند از خلق برآمد و خلق کثیر فیضیاب ارادت شدند پس از آنجا که آمد و بعد از او
 آنجا که حج مدینه منوره رسید و در واز و روضه مطهره حضرت شاه رسالت علیه الصلوٰة و التحیت
 با و از بلند گفت السَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا حَبِیْبُ فَجَبَدَیْ اِزْ رَوْضَةِ مَنُورِهِ جَوَابُ اَمْرٍ عَلَیْکَ لَسَلَامٌ مَرَّیَا
 قُلُوْبُنَا قُلُوْبُنَا عَلَیْکَ اَیُّهَا اَبِلْ مَدِیْنَةُ نِزْمِ مَقْبُولِ شَرَفِ اَمْرٍ اَنْحَضَتْ شَرَفِ اَمْرٍ اَنْحَضَتْ
 جواب سلام از روضه عالمیه منوره از جبرگوار و شیخ سید جلال الدین شیخ شریف الدین بخاری
 نیز بوقوع آمد و در سابق مذکور شد و لادت با سعادت آنحضرت با اتفاق اهل اخبار
 در سال مفسد و هفت و وفات آن جامع الکملات بقول حق اخبار الانباء رسال مفسد و هفت
 و پنج و دست عمر پنهان و هشت و بقول حق اخبار الانباء رسال مفسد و هشت و دست عمر پنهان و یک
 سال شست و بقول حق اخبار الانباء رسال مفسد و هشت و دست عمر پنهان و یک سال شست
 و شجره کای سادات عظام بکار نیز همین سن وفات آنجناب مقرر فرموده و در میان هر دو احوال
 فاضله سال در میان این جناب اتفاق اهل توارخ است که لادت آنحضرت تبارخ چهارم شعبان است
 شنبات و وفات او در کعبه کبریا روز عید الفطر بوقوع آمده بود و در این توارخ جناب امام اوج اوصاف ظاهر است که در

نیر کامل ولی جلال الدین	قره دید که علی آمد	سال تولد آن شریف مخدوم
از دم خاتم نبی آمد	سن سال وصال از سر	حامد و مهدی سخی آمد
باز سال وصال او از دل	زاد و پیر متقی آمد	مخدوم شیخ اخوی زاجاگیر می

قدیمی سید کلام نامی و سید شریف ستم برید و خلیفه حضرت مخدوم جهانیان بود و آنحضرت
 و آنجناب اخوی با و میفرمودند از خطیب خطاب می کردید و این را علی و سخی موضع
 زیرا از جمال برگزیده را با و میفرمودند که در عفو ان جوانی ضرب حق در کاروی شد
 ترک و تجرید اختیار نمود و مخدوم جهانیان پیوست و سالها تربیت یافت آخر بعد

بزرگوار کیسیت و با سہم خط حکایت نیز داشتند و ارتباط محبت بنامیت مستحکم بود و قیامت
 سید عالم الدین در سال شہتہ صد و شصت و خزار پر انوار و زیلا دلت از مولف
 رفت از دنیا پر در غلو برین عالم دین آن عالم عامل و لے گفت سرور سن سال طاعتش
 عالم شہر از بچہ مسلم سبب شیخ کبیر الدین اسماعیل سہروردی قدس سرہ
 مرید و طلبہ و فیہ حضرت مخدوم جہانیاں است و بعد وفات آنجناب بخدمت حضرت سید
 صدر الدین راجہ قتال برادر و سہ کمال مخدوم جہانیاں حاضر ماندہ کار خود تکمیل رسانید
 و در ولایت مقام عالی یافت و بیکرامت و خوارق اشتہار گرفت و در اول عادت
 ویزا این بود کہ بوقت نیم شب بزیارت فرار پرانوار مخدوم جہانیاں میرفت و با نشت نہاد
 قفل دروازہ فیض اندازہ روضہ معلی می کشاد و اندرون میرفت و نماز تہجد تم کلام الشہ
 میخواند چون بیرون می آمد باز با نشتارت نشت قفل قایم میبایست شبہ سجیہ الحزین
 بر سر روضہ حضرت مخدوم بود و او این حال بچشم خود دیدہ تمام ماجرا بحضرت سید راجہ
 قتال عرض کرد شیخ کبیر الدین ازین حال منور باطن واقف شدہ آنروز بر اسے خواند
 منطبق و اخذ برکات و توجہ بخدمت سید راجہ حاضر نگردید حضرت سید اورا نزد خود طلبید
 و از او واکرام بسیار نمود و شیخ کبیر الدین را دو فرزند با جمال بودند سیکہ عبد الشکور و
 عبد الغفور کہ جامع جمال ظاہری و باطنی بودند و در علوم شریعت و طریقت عالم عامل
 و کامل و اجمل و ارادت بخدمت والدین بزرگوار خود و اشتہار و تربیت صورتی و معنوی
 بحدود پر عالی گوہر یافتند چون روز وفات کبیر الدین رسید ہر دو پس انداز خود خواند
 و بجز قرعہ خاص خود حرفی از کرد و فرمودہ کہ بعد از من ہر مشکلی کہ شمار پیش آید نزدیک قبر من آمدہ
 ظاہر کردہ باشد کہ جواب با صواب خواہید یافت چنانچہ بعد وفات شیخ بہیمان بوقوع
 می آمد کہ چون ہر دو پس از نش راہمی یا مشکلی پیش آمد بر سر قبر پدر عالی گوہر سوال میکردند و فی الحال
 بجواب بہترین می گفتند و وفات شیخ کبیر الدین در سال شہتہ صد و شصت و خزار پر
 جلوسہ گریخت و در غلو برین مہر عالم ماہ دین اکبر کبیر الدین از تہجد ستم چو سال وصل او
 گفت یافت شاہ دین اکبر کبیر سید صدر الدین عالم و شہر و شیخ راجہ قتال بخاری

کہ شنیدیم چنانچہ حاضرین مجلس ہر حال شد و نہ ہوا ہوں گفتند کہ حال ان مسلمان شدہ و حکم اسلام
 پر تو بخاری است باید کہ برادے احکام اسلام پابند باشی چون انہوں نے مسلمان شدن منقول
 خاطر نمود شب است از پنج گھر رحمت و روز ملی نجدت سلطان فیروز شاہ فتنہ انہما حال کرد سلطان
 نیز چند ہوسے برایت اسلام کرد موثر نیتنا و گفت ہرچہ با و با و مگر مسلمان نمی شوم لیکن چند روز
 مخدوم بخیر رجست حق پیوست و سید راجن قتال چون از کار خیر و تکفین فراغت یافت برائے
 تصفیہ این مقدمہ با گورمان رویت حال متوجہ دہلی شد سلطان چون خبر غم شیخ صدر الدین
 جن نسبت دہلی شنید علما سے شہر راجع کردہ در این باب شعور ت کرد و خواست کہ حضرات
 چنین غم سے تجویز کنند کہ انہوں نے از قتل خلاص یا بد و سید صدر الدین نیز قابل آن کرد و آخر
 شیخ محمد قاضی عبدالقادر کہ دانشمند کے نیز طبع و نوجوان بود گفت کہ چون سلطان استقبال سید
 راجن تشریف برد لہذا ملاقات باہمی پرسید کہ شمار برائے تصفیہ قضیہ انہوں کا فر تشریف آوردہ
 پس اگر دے نفر باید کہ آری ما در بحث خواہم آمد کہ شمار انہوں کا فر گفتہ آید حال ابجد مسلمان
 و حکم اسلام برو سے جاری سیکند این را سے پس قاضی السلطان حسین قنادیر استقبال حضرت
 پر آمد لہذا ملاقات پرسید کہ شمار برائے تصفیہ قضیہ انہوں کا فر آمدہ اند حضرت سید جان ادو کہ
 برائے تصفیہ مقدمہ انہوں مسلمان کہ رو برو سے ما و دیگر کہ امان اقرار سلام کردہ آمدہ ایم
 سہد را وقت شیخ محمد قاضی کہ حاضر بود گفت کہ اول طوریکہ باید و شاید بارادہ ولی اقرار سلام
 نہ کردہ ہنوز ثبوت اسلام او من حیث الشریعہ نگشتہ تھا حکم سلام براو بچہ دلیل جاری فرمایید
 حضرت سید بجانب اول نظر تکرر و بر زبان را ند کہ باین قاضی از سخن شما بوسے دیانت نمی یابم
 بروید کہ قضا بر سر شما آمدہ و آمادہ سفر آخرت ہستید سازگی گفتن خود سازید بچہ دین شیخ محمد
 در دوشم گرفت بر شوہر و بچہ اندازش رسانیدند چون در خانہ رسید قریب المک بود قاضی
 عبدالقادر بد رشت برائے حق تصفیہ سر خود نجدت آنحضرت حاضر آمد و نیاز مند کے
 تمام عرض کرد کہ ہمیں ایک پیرو دم اگر کون بخشند عین عنایت است فرمود کہ حال چہ می شود
 او از دنیا بگذشت مگر ترا بشارت باد کہ اہلبیہ او حالہ است از چہ کہ جو خود را ہمہ اہل تقوی
 و عالم معلوم ظاہری و باطنی خواہد درین آشنا خادمان قاضی خبر آوردند کہ شیخ محمد از دنیا بگذشت

[illegible][illegible][illegible]

اخیر شاه مدار رسید از آنجا کوچ کرد و از آب گذشت بروی مد و عاگرد و خادسے راست رود
 که خود به اینجا باش و منظر شو که از مد عاے من چه آفت بر باد شاه می آید چون بلا مبتلا گردد
 خبر می پیش من بیا چون شاه مدار از آب عبور فرمود آله ماے بشمار بر اعضاے
 قاصد شاه بر آمدند و بجزن جدر بے گرفتار شد و دل بمرگ نهاد و آخر الام قاصد شاه چون از
 حیات مایوس گشت پناه بخدایت شیخ سراج الدین حافظ آورد و انتخاب پیر این مخلص شدیدی
 خود بوی عطا کرد و بجز و پوشیدن ثغایافت و اثری از اندام نماند خادم شاه مدار چون دید
 که او پناه به شیخ سراج الدین آورد و مایوس گشت و از آب گذشته اینجا شاه مدار رسانید شاه مدار
 از اینجا بخت و چون پور شد و از اینجا بقبوچ مراجعت کرد و در ملک قادر شاه نیا رفت
 آن جامع الکرامات در سال شصت و سی و سی و سیست از مولف

شهادتین و تکیادون است | چون سراج الدین دلی مشقی | آبادی غیر شش سال خلقتش
 هم زد گفتا سزنج رو شنه | سید ناصر الدین بن محمد و هم جهانیان جلال الدین
 بخاری قدس الله سرهم العزیز جاسم بود میان علوم شریعت و طریقت و حقیقت
 و شرافت و سیادت و نجابت و خوارق و کرامات و ولایت رتبه عاے و مراتب
 بلند داشت چون صاحب اولاد کثیر بود ازین سبب سید ناصر الدین اشتیاق یافت
 گویند که همه اولاد انجاد و سے از پیران و دختران متحد و یکصد رسید و بودند اما که عمر دراز
 یافتند سبب و یک پسر و دو دختر بودند خلق کثیر بحلقه ارادت و سے در آمد اگر چه
 جانشین بدو نرگوار و سے سید صدر الدین راجن قتال بود و او سے نیز در الدین و اولاد
 و هدایت ایشان آیت از آیات الهی بود و در طریقت نسبت ارادت سید بزرگوار
 خود داشت و از سے خلافت و اجازت حاصل فرمود و وفات آن والا
 در جات بقول صاحب منارج الاول است در سال شصت و سی و سی و سیست از مولف

بخت ناصر الدین چون بزرگ	عیان سال حال آن شیرین	زعارف ناصر الدین کامل آمد
و اگر قطب نغم ناصر الدین	الغنما از مولف	چون ز دنیا رفت و فکری برین
ناصر الدین آن ولی مشفق	گشت تاریخ وصال آن عین	شاه سید ناصر الدین سینه

خود صاحب کرامات بلکہ وفیات از خیر و نیکو باطن سید وقت خود بود و حلیم
 مبارک و سب بکلیہ حضرت شاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم مشابہت و موافقت تمام
 داشت و غرض نام والدین و دایہ و سہ نیز مطابق عمر شریف و نام والدین و مریضہ حضرت رسول
 مقبول بود و چون شاہ عالم سیریاگی حضرت قطب العالم بود او انجیلہ سیرمی گفتند ولید از وفات
 پدر بزرگوار بر سوزار شاہ شہادت و از شیخ احمد کہ بیٹہ نیز تربیت و تکمیل یافتہ بود و صاحب
 اخبار الاخبار میفرماید کہ حضرت شاہ عالم بود طفلک داشت ز اتفاقات وفات یافت
 آن ضیفہ بخدمت و سہ حاضر آمدہ دستہ دامن زد و الحاح کرد کہ فرزند مرا بس نام نہ بپسند
 دست ازین شما باز نخواہم داشت چون عجز و تضرع کرد گذشت تسلی او نمودہ در خانہ فیض
 کا شاہ تشریف برد و سہ را نیز فرزند سہ خود و سال بود آن را برداشتنہ بدون آورد و بر
 ہر دو دست نہادہ و سہ لبوے آسمان کرد و گفت الہی آن طفل فوت نشد این شد
 سہ فی الحال آن طفل بروست آنجناب جان بحق تسلیم کرد و طفل خادم زندہ گردید و لاوت
 با سوادت حضرت شاہ عالم بقول سہرور سال شہتہ و ہفت دہ و وفات آن جامع الکلیات
 با قول مصداق الاخبار الاخبار و معراج الولایت و غیرہ بروز شہتہ شہمہادی الاول سال
 شہتہ و ہشتاد و ہجری است و سنین عمر شہت و سہ سال صاحب اخبار الاخبار تاریخ وفات
 آنجناب از لفظ مخدوم صاحب معراج الولایت از لفظ شیخ عشق اخذ کردہ است و در وصفہ عالمی و از احمد آباد
 کہ فر از خلق و تفرج نگاہ اہل اند یا راستقامی عا و جاسے سہ لطیف کہ شب جمہ صفات کبار از
 ہر دم آند یا بر زیارت میر و ندویش و رانجا گذرانیدہ علی الصراح بروز جمہ بخاندانی آیند از ہشتاد
 شاہ عالم بادشاہ عالم دین مقتدا سہ دین امیر المؤمنین سال تولدیش چہستم از خندہ
 گفت یافت شاہ عالم شاہ دین نیز سید شاہ عالم رہنما شد رقم تولدیش از سہ یقین
 گشت سال انتقالش حلوہ گر از زمین اللہ امام المتقین نیز سہرور گفت سال رحلتش دہ
 بود اہل دین امام المارفتن شاہ عالی شان ولی اللہ گرو انتقال آن شہد سہ زمین
 شیخ عبد اللطیف و اور الملک بن محمود قریشی قدس سرہ از عالم خلفای
 حضرت شاہ عالم محمد و در تاریخ فرات سکندری آوردہ کہ در الملک اعظم امرائے

از بی بی یحییٰ بن داود شمسید | ہم بخوان ماوے شمسید شقی | تا کہ سال جلالتش آید پدید
 سید کبیر الدین حسن قدس سرہ از سادات نظام بخاری است و افراز خاندان حضرت
 مخدوم جانیان یافت و بجالات رسید بعد از ان سیر ربع مسکون پر دخت و باز در اوج
 آمدہ سکونت پذیر شد و ہما نجا وفات یافت و ہما صاحب اخبار الاخیار مسفر نامید کہ وے
 خدمت شتا د سال عمر داشت و از وے خوارق و کرامات بسیار وجود آمدے و اشہر خوارق
 او آن بود کہ ہر کسے از اہل اسلام و غیرہ مذہب نزد وے آمدے فی الحال نائب گشتی
 و زبان پر تشددین اسلام کشادے و در قبول توبہ و اسلام بے اختیار شدے ازین سبب
 ہزار در ہزار خلق خدا بخدمت وے آمدہ بیدایت رسیدند و بعد وفات وے نیز این
 نسبت در بعضے اولاد وے بود و وفات وے بقول صاحب اخبار الاخیار
 در سال شہیدہ و نود و شش ہجری است و مزار گوہر بار در اوج است از موقوفات
 چون کبیر الدین حسن سید لی | گشت در خلہ مسلطے گبر | تاج عرفان کامل آمد جلالت
 نیز سلطان نیز لاکبر کبیر | شاہ عبدالعزیز قریشی | ملتانی سہروردی از اولاد
 کرام شیخ الاسلام بہاد الدین زکریا ملتانی است آبائے کرام وے از نشان بدہلی تشریف بردند
 چون آثار بزرگی از ایام خودی بر ناصیہ حال وے ہویدا بودند و قدم بر قدم جد بزرگوار خود
 داشت سلطان بہلول بودی اورا بامادی قبول کرد و دختر خود را جوے داد و دی گاہی
 ساکت گاہے مجذوب بود و ستونے ظاہر و غلطے باہر داشت و در آوان سلوک
 ریاضات شاقہ و عبادت فوق الطاقہ کشید و از وے نقل میکنید کہ مسفر مود را ابتداے
 سلوک اگر ناز گذاردیم کمتر از ہزار رکعت نبود اگر تلاوت می کردیم از ختم کم نمی کردیم و فایده
 کہ بر ذکر یک ساعت مرتب میشد زیادہ تر از ان بود صاحب اخبار الاخیار مسفر مابہ
 کہ روزے بادشاہ عبدالعزیز بر بالائے بام بلند کہ آلال ہم در بہلو سے روضہ اولیادہ است
 نشستہ بود ناگاہ از احوال و جد و گرفت و از بالائے بام بر زمین آمد و از آن صد مرتبہ
 آثار کے ہوے نرسید و پچہین روزے در حالت جذبہ نیرغاکہ را بر زمین زد آن نیرغاکہ برین
 صدہ ہلاک گشت شخصے بخدمت حاضر بود گفت یا شاہ نیرغاکہ بیچارہ و صد مرتبہ کوفت از دست

مناسبت گشت و شیخ محمد اسماعیل بر او یقینی حضرت شیخ سعاد الدین میفرماید که شیخ را در سن دوازده
 سالگی هم نماز تہجد گاہی فوت شد و پدر بزرگوارش ستارہ نشانہ او بود کہ این آخر حوالہ مقام
 فلان برسد نماز تہجد باید کرد پس شیخ اندرون حجرہ لحاف برسد کہ کشیدے و آن ستارہ
 دوازده ریشہ اندان حجرہ بدیدے چون بموقع رسیدے برخاستے و نماز تہجد کردے
 و غیرہ و روح اخبار الاویہ است کہ در خطہ ناگور عورے صالحہ مرید حضرت شیخ بود و مادہ کاوے
 داشت شیران خزانہ استی و بخدمت شیخ آوردے چون از خطہ ناگور عزم کرات کرد و مادہ کاوہ
 و زوید و عورت بخدست شیخ آمد و عرض حال کرد و گفت مادہ کاوہ مرا از دزد طلبا نیدہ بہن
 عطا فرماید این گفت و بنماز مشغول شد و صبح نماز بخوانان ادا شد شیخ شنید کہ میرزا کیلی بابا
 مادہ کاوہ را حاضر است بگیرد چون آن زن از نماز فارغ شد دید کہ مادہ کاوہ در محض خانہ حاضر است
 تعجب است کہ روزی شیخ بعد وفات سلطان بھلول بودے بزیارت قبر دے تشریف برد
 و راستے بعد از آنے فاتحہ سرور مرثیہ آورد و بعد از آن برخاست و گفت کہ این مرد در دنیا بخت
 و عشرت گذرانید و بعد از نقل ہم مقید فی محبت اہل اللہ رہے باز در مقام ارجب نہ یافت
 تقابست کہ روزے روزے شیخ در ویٹے مکتوبات عین القضاات ہمدانی پیش آورد
 و زویش گرفت و یکدو ورق مطالع نمود و گفت کہ عین القضاات مردے بود نہایت بزرگ
 و بکر امت مشہور چنانچہ روزے در سبت جا استدعاے دعوت طعام ادا بودند است خاص
 خود در سبت جابیک وقت براسے خوردن طعام تشریف برد و در خانقاہ ہم بدرویشان
 تناول طعام فرمود از استماع آنہی در دل در ویٹے خطرہ ظاہر گشت و اندیشید کہ بیک تن واحد
 چگونہ در سبت جا رفتہ بیک وقت طعام خورد و از خانقاہ ہم بیرون نیامد شیخ از خطرہ اش
 بخبر باطن خبردار شد و بعد نماز مغرب اندرون حجرہ رفت و از اندرون باواز بلبل
 درویش و طالب کرد و درویش چون اندرون حجرہ رفت دید کہ شیخ از یک تن بختن شدہ
 در ہر چہا گوشتہ حجرہ موجود است و نیز در میان حجرہ تشریف میدارد و حیران ماند کہ در ہر پنج جا
 شیخ سعاد الدین شمشدہ بود و خود معلوم کرد کہ این جواب همان خطرہ است کہ در باب کرامت
 عین القضاات در دلم خطوہ کردہ بود پس آن ہر پنج صورت بدرویش مخاطب شدند

دروغ خود را و کند چون قیمت داده شد شیخ با تزلزل ارشاد کرد که این آوند را بزرگترین بزرگترین
 دوستی بچنان کرد چون آوند شکست افی مرده از دروغ برآمد عورت خجسته ماند و بجان خود رفت
 انجان را بپوشانید و گو جوشهر خود که اکابران و بیه بود بیان ساخت و بے علی الهی
 بخدمت شیخ آمد و نائب شد مقبول اسلام معترف گشت و مرید گردید و شیخ با هم شیخ جلال
 اورا موسوم ساخت و یکے از او لیاے اہل کمال گشت و شیخ ابابکر کہ برادر و خلیفہ حضرت شیخ
 و کتابے باحوال شیخ تالیف کردہ با ہم مذکرہ عبد الجلیل موسوم ساختہ است میفرماید کہ موجب
 شہرت شدن من بر صحبت آنحضرت آن بود کہ روزے بندہ حاضر خدمت آنحضرت شد و چون
 خشک دست داشت در دلم گذشت کہ اگر این چوب خشک کہ در دست سیدارم از کرامت
 شیخ چند باشد در از گردن ہم مرید شوم شیخ ازین خطرہ من بنور باطن واقف شدہ قسم کرد کہ
 کہ خداے جل شانہ قادر است کہ چوب خشک را ہم در از کند و فی الحال چوب دستی من از قد
 سابق چند باشد در از گردید بندہ برخاست و سر در قدم آورد و مرید شد و مقبول گشت کہ حضرت
 شیخ عبد الجلیل بخواندن کتاب دلائل الخیرات کہ کتابے عمدہ در ذکر و تشریف از تالیفات
 ابو عبد اللہ سلمان جزوی رحمۃ اللہ علیہ است بسیار ذوق و شوق داشت و ہر روز یکبار صبح و یکبار
 فوقت شام ختم و بے کردے و ہر مرید کہ زیادہ تر مریدان شدی بعد اوست و بے امر
 فرمودے کہ موجب شگفتایے و بے با حسن الوجہ می شد و اقبہ وفات شیخ عبد الجلیل
 بدینطور درج کتاب تذکرہ عبد الجلیل است کہ بنا بر غرہ باہ بحسب المرجع الی ہمدوہ مجری
 شیخ در مجلس منور بود و تلقی افروز بود شیخ یونس و شیخ جلال و شیخ مولانا بشار و شیخ سبط
 سیاہ پوش و شیخ موسی آہنگر و ملاقرن و شیخ زین العابدین و دیگر چند خلفاے نامدار و اولیا
 کبار مجتہد مت حاضر بودند ناگاہ آنحضرت مہر سجدہ ہمار و جان بجان آفرین تسلیم نمود و چون
 وقت غفل رسید و سلطان سکندر راودہی پادشاہ کہ در آنوقت بلا ہور بود حاضر آمد و در غسل
 حضرت شہر یک شہر چون غسل با تمام رسیدہ مرتبہ اسم مبارک اللہ از زبان حق ترجمان شیخ
 بر آمد یعنی مردمان دانستند کہ بنور نازدہ است لہذا از آن تادو گہرے لہماے حرکت میکردند
 آخر بعد ناز جنازہ در خانقاہ عالیجاہ بیرون لاہور و دفن کردند کہ فرار پلوان آنجناب یا نگاہ خست

رخت اقامت بوالم جاودانی برپیش شیخ موسیٰ در حالت اخیر بندست و سے حاضر شد و عرض
 نمود کہ پاشیغ ہنوز این خادم تکمیل نہ رسیده و در باب علوم باطن چند وقایق حقایق از
 خدمت آنحضرت حل نہ کردہ است و آنجناب بر اسے بندہ نیز ارشاد سے فرمائی کہ موجب
 بہبودی این کمترین کرد و شیخ شہر اللہ فرمود کہ بقیہ تکمیل تو بندست قطب العالم عبد الجلیل لاہور کے
 خواہد شد اید کہ بندست و سے حاضر شوی و نصیب بخش استانی پس شیخ موسیٰ بعد وفات
 شیخ شہر اللہ روانہ لاہور شد و بیرون خانقاہ شیخ غیب الجلیل آمدہ در زمرہ فقرا خاموش نشست
 شیخ عبد الجلیل بنور باطن از حالش خبر از شدہ از اندرون حجرہ آواز داد کہ شخصے نووارد و متوہم
 از ملتان در خانقاہ آمدہ است اور اندر ما حاضر آریہ خادمان آواز دادو مذ کہ شیخ موسیٰ کجا است
 پس شیخ موسیٰ حاضر شدہ بکادست حضرت سرفراز شدہ و تا چند سال بندست آنحضرت حاضر ماند
 و کا خود تکمیل رسانید و از اولیائے عظام شد و حضرت شیخ نیز جدائی اور اروا نداشت و
 متصل خانقاہ خود و وبیک زمین بو سے فرصت فرمود کہ و سے مکان خود در انجا تعمیر خست
 و بر اسے حصول کسب حلال کار آہنگری مسکرت و نقلست کہ روز شیخ موسیٰ کار آہنگری
 مشغول بود کہ عورتے بسبب راست کنانیدن دوک آہنی سمان ہر دھام کرد و حسن خوبے
 و صورتے محبوبے بی نظیر بود بندست شیخ آمد و دوک با جرت و آہی حوالہ شیخ کرد و شیخ
 دوک را در کوڑہ آتش انداخت و بیک دست بادبان چیرمین را حرکت میداد و بیک دست
 بسر دست پناہ سر دوک گرفتہ گاہ خود بر روے آن زن دوخت و بتوجہ تمام متوجہ حسن
 و جمال آن زن شدہ نقاش را در جمال نقش میدید و صنایع را در آئینہ حسن امشاہدہ مینمود
 چون ساعتے بزین حال بگذشت آن زن بر آشفست و گفت و اسے برو کا نڈارے
 تو کہ عورت بیگانہ را می بینی و از خدا نمی ترسی ساعتی کامل شد کہ دوک زار کوڑہ آتش
 بگذشتی و دیوانہ و مفتون حسن و جمال گشتی با سماع این گفتار شیخ موسیٰ دل بیدار
 دوک آہنی از آتش بر آورد و مانند میل در چشم خود کرد و گفت اسے مادر اگر ترا دیدہ ام
 چشم من بسوزد و اگر او را دیدہ ام کہ ترا آفریدہ است این دوک کہ از آہن مت زر گرد و
 بے خال کال دوک آہنی زر خالص شد زن چون این کرامات ظاہرہ خوارق باہرہ بدید

چرا از دنیا بخت رفت آخر | دے خارج اوصاف موی | وصالش شد رقم مر خداوند

دوباره تمام بنساختن نوی شیخ سید حاجی عبدالوهاب بخاری قدس سره

از اولاد سید جمال الدین شریف اندر سرخ بجاری است و نسبت بزرگان دے بسید محمد غوث

محبت در اویں در درالابان کنان بوسن دامت روز کے بکار مست پیرا و سرا و د مہر نور

سید صدرالدین جارجی ستمہ بودارو کے سید کہ دوست در عالم با عقل بودارو

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي هدانا لهذا الذي كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

مردم از آن اسادت را می مانند و در قمر آن محمد که کلام سرور و کار است و اسم آن قاسم است

خبر کے لئے شکریہ ادا کرتے ہوئے اور ان کے غافل و غافلہ ہونے کی وجہ سے ان کے کلام اور فہم پر

دو هفته بعد از آنکه منصرف شده بودم از سفر به مدینه منوره و خدمت ظالم در راه خوشگامی روانه مدینه منوره شدم و سوار شدم

وزارت دریاقت و بازرگانیست بوطن خود بدین آمد سلطان سکندر را فوی را نوی اوقا دی

عظیم میرا شد و اکبر رعایت عظم بود بجای آورد و سلطان را بشیخ حاجی خندان نسبت محبت

و نیاز انبوه آنکه بر بنده نما فی الشیخ الفایز کردید پس شیخ باز دیگر از دهه فقذریات حسین

الشريفين كرومكدرين دولت غلبي نياز لشت و بار باشارت حضرت خاتم الرسالت عليه الصلوٰۃ

والتحیت بہندوستان آمد و سید عبدالوہاب افسیر است کہ اکثر قرآن را بلکہ تمام قرآن در روح

و گفت حضرت پیغمبر علیه الصلوٰۃ و السلام : ملک الاکبر و ذکر آجناب ختم کرده است و بسیار از دعا تلقین عشق و اراد

محبت در آن درج فرموده و وفات شیخ سید حاجی عبداللہ اب بقول فقہا اخبار و الاخیار و رسالہ انہ

همچو کز الفبا شیخ حاجی افروز کرده آید و از شیخ سید مرتضی بنده شریف شست از مؤلف

سید حاجی حمزه دینامی دون رفت و در فردوس علی ایستاد سید محبوب حسین ۱۳۶ قشقه ۱۳۶

لیکن رقم سال وصالش سرورہ | بانگ تارخ وصال پنجاب | پیشوا حاجی رائے مقتدا

سید عبدالحسین بابائی قدس سرہ لیسر مولانا اسماء الدین از دہلی وقت بود و قلمانیست

چونکه دست در ایند است حال برونج کرده بود چون آن را انصاف و دوستی علیا دست

عالم جہاں حضرت شیخ امین زین العابدین دہلوی قدس سرہ

جہادری شیخ محمد الحق محدث دہلوی و از مریدان نامدار و خفا کے ذوالقدر و اولاد اسماء الدین
سہروردی بہرہ آتش سندی کامل و مستور و متعبد و رغابت شمع و انگس و تاب و بد اکثر احوال
صایم بنور کے و در لقمہ احتیاط تمام داشتہ و فیات آنجناب بقول صاحب اخبار الاخیار
در سال ہصد و سب و چار و بقول صاحب تذکرۃ الشافعیین در سال ہصد و چل
و نہ ہجری است و قول اول مقرون بحیث است قطعہ از مکتوبات

نور زین العابدین شیخ جہانگیر اردنیافت و در دوس غلام عبادان شہ صالح اصل از تخلص
زین العابدین نور سجدہ اگر تاریخ و صل از شیخ وین زینش الاقطاب گردد ہویدا

سید جمال الدین سہروردی قدس سرہ از مشایخ عظام و سادات ذوالکرام
بخاری است و میرد و خلیفہ قطب الاقطاب سید عبدالوہاب بخاری دہلوی برادر خود و سیدانیت
آبا کے و سے بطوریکہ سابق در ذکر سید عبدالوہاب مذکور شد شیش واسطہ سید جمال الدین
شریف اللہ میر شیخ بخاری ادچی میر سہروردی ولایت و سیادت و شرافت و عبادت و ریاضت
تبعات بلند مزاج ارجمند داشت و در عہد آخر سلطنت سلاطین میر خط و لید کشمیر را تقدیم
مینست از دم جو فرین کرد و عا کے را بنیض باطن خود مستقیض گردانید و حضرت قدوم شیخ
ہنرہ کشمیری نیز خدمت بابرکت و سے حاضر شدہ خرقہ خلافت سلسلہ عالیہ سہروردیہ یافت و توبان
گفت کہ علت غائیہ قدوم سید جمال الدین کشمیر محض بر اکرام بیت و تحمیل شیخ ہنرہ کشمیری
ہو و چنانچہ بعد از تقاضا سے حقوق ارشاد و دعا خلافت و اجازت باز مراجعت بہندہ فرمود
و در دہلی رسیدہ در سال ہصد و نہشت ہجری بر حمت حق پیوست از مکتوبات

مجلد برین جلوه گر شد چو ماہ چو آن سید دین جہاں مجبور مست از مزاج خلعت

دگر نیز علم آفتاب جمال اما فیروز مفتی کشمیری سہروردی قدس سرہ

از اعظم علما و کبرائے مشایخ کشمیر است در ابتدا سے جوانی قدم سفر برداشت و بحرین اشرفین
رسید شرف شرف چ و زیارت روضہ عالیہ نبویہ گردیدہ و چندی در آنجا ماندہ و رہندہ و یہ
براون رسیدہ در تحصیل علوم ظاہری سنی بلخ بجا برد و ابابہ تحصیل نمیر سید آخر چون بخش

صاحب نیراج بختیسیرا یک حضرت شیخ حمزہ تمام شب مجلس نفس گذرانیہ و از غایت بیداری
 و ذکر و تکریم سر برایش تمام کمال گذرانے بود و یکدم از حرارت و رونی و سوز و گداز باطنی آرام نہ داشت
 و شب و روز باہ و ناله سے گذرانید و در محل عقدہ اے طالبان و چارہ سازی در مانند کان
 وسط زمین و مکان و خوارق و کرامت و تقریب آیتے از آیات الہی بود و شیخ بالبد او و خالی
 کہ از کمال اصحاب و کلمے احباب آن جناب بہت در کتاب و در المریدین تحریر فرمایند کہ حضرت
 مخدوم بہر ترتیب ابدالی فائز بود و اختیار اجابت و تلقین در ہمہ سلاسل فقر داشت و ذکر و تہذیب الطریق سلسلہ
 عالمیہ بہت می گردود و در سلسلہ قادریہ پیوندا و سبہ بروحانیت غوثیہ اعظمیہ حال کردہ بود و از
 ہتاج سماع و مزامیر بکلی احرار العمل می آورد و بیمار سے و دہنیا سے و مفلوج و مروع و غیرہ را یک یک
 باریک و بے می آورد و ندنے احوال بتاثیر نظر کیمیا اثر سے شفا حاصل میشد و وفات آن جامع الکمال
 باقوال صحیح و مقبول در سال ہند و ہشتاد و چار ہجری است و مزار پرانوار در خطہ دکن کشمیر زیار گاہ
 خلق است و بقول صاحب تذکرۃ اربع اعظمیہ لکھنؤ لفظ موت مرشد لفظ آہ زائر شدہ سال تاریخ پورست
 سے برآید و شیخ پاکان نیز تاریخ وفات آن عالمے درجات دست از مولف

حضرت حمزہ چون بلطفت خدا شد ز دنیا بوسل دست قریب الشیخ نمید بگو ز تار سخیش
 نیز مخدوم حمزہ چہ حبیب الشیخ نور ز لیشی و سہر و روی کشمیری قدس سرہ

در اوایل از امر اے عظام سلطنت کشمیر بود و ظلم و قہر و خلق آزاری و زور و تعدی بہت داشت
 روزے در اثنائے سیرو شکار عبورش بصر اے افتاد کہ حضرت شیخ نیک لیشی کہ از عظامای
 اولیا اے خانہ بان کہ وہ و مخاطب درویش لیشی پستے خدا پرست مخاطب بود و راجا سکتو
 داشت نور و لشکر ہمراہی خود را در گرداشت و خود تہا بمراد تماشائے حالات درویش
 نزدیک تر رفتہ و خود را بجائے پوشیدہ پوشیدہ نشست و می دانست کہ شیخ از آفتش بدین
 نواح بجز بہت و دید کہ شیخ ریشیہ سفرہ طعام بر اے سباع و دوحش و طیور و دام و دوحہ را
 گسترده بہت و جم غفیر از دام و دوبرآن سفرہ حبیب خود را کہ خود طعام نمونہ رند اتفاقا خر سے
 بر طعام حصہ شغال دست اغلب دراز کرد و شغال بجدیت آنحضرت بہت خانہ نمود و شیخ بجز شغال
 شندہ فرمود کہ ظاہرا اثر عبور نور و ظالم تو ہم موثر شدہ کہ دست تطاول مال شغال دراز کردے

وہاں سال کہ سال ہفتہ تو دو چار تہری بود ازین دار پر ملال بقرب ایزد متعال پیوست و در اسلام آباد دفن شد بعد چندے مخلصان اخلاص کشش بیش مبارک شیخ را از اسلام آباد برآورد و لشکر آورد و در خطیر و پیر و تفسیر دے دفن کرد و لفظ غیر مقدم تاریخ دفات و کرج کتاب تاریخ

اعظمی است از مولیٰ	ز فرس خاک شد بر اوج افلاک	چو آن داؤد خاکی شیخ مسعود
و حالش یاد دین شیخ گفتار	در جسم زحاکم شیخ داؤد	سید جہولن شاہ المستمور

گفتاری شاہ بخاری لاہوری قدس سرہ صاحبزادہ بلند اقبال سید شاہ محمد بن سید عثمان جہولہ بخاری لاہور کے بہت نسبت آبا کے دی سید جلال الدین محمد جہانیاں اویجی بطوریکہ سابق در ذکر سید عثمان مذکور شدی پیوند و نام نامے دے بہاد الدین و ولی ماورنا بود و لہجہ پنج سالہ صد اکرامت و خوارق از وجود برکت آمو دے لفظیہ آندند و در عہد خوروی رغبت خاطر دے با سپہ نجیب زیادہ از ہمہ چیز بودہ کہ کہ از اہل حاکم و مراد از اسپ گلی بخیرست آنحضرت حاضر آورد دے فوراً برادر سید کے چون شہر کرانت دے در اقلیم دور و دراز شہر را یافت خواہند گان مرادات و سیالان حاجات حق جو بر روانہ فیض اندازد دے حاضر گشتند چون بن خبر والد ماجد دے رسید از دے بجان برنجید و بر زبان آورد کہ خدایا ابن مفضل را کہ باعث انکشاف اسرار و موحیہ نظر استار الہی است از دنیا بردار بجزو این کلمات کہ پدر عا کے قدس بر زبان آورد و حضرت جہولن شاہ بعد سالہ بر حمت حق پیوست و آن سید معصوم موصول وصال حقانی رسید و وفات آن جلوس الکمالات حسب اندراج شجرہ سید سید عالم شاہ و محمد شاہ کہ از اولاد سید عمامی الملک برادر حقیقی سید جہولن شاہ در لاہور سکونت دارند تاریخ یازدہم ربیع الاول سال کینار و سہ ہجری است و مزار پرانوارش در لاہور از دشہ ترین مزارات است کہ در زمین حاجی نالہ بیرون لاہور زیارت خلق است و بعد وفاتش سید شہباز بن عمامہ دے الملک بتاریخ ہفتم ماہ رجب سال کینار و چہسل و یکصد و سہ گزری شاہ بن عارف شاہ بن عمامہ الملک بہ نسبت و دوم رجب سال کینار و پنجاہ پیلو بہ پیلو کے مزار جہولن شاہ دفن شد و از آنکہ حقا حقیقیہ چشتی سیف یار کہ نام حضرت جہولن شاہ محمد حقیقہ است و اراوت سبب سہ شہیدہ ہا بر بنیست

بوقوع آمد برین غایت که سنگ ترازو هم از ز ساخت روزی سنگها سے طلاسے باد اسے
 شکر اند بزدست شاه جمال بُرد و عرض نمود کہ بتوجہ شما اینقدر کشائش و برکت بحال این جہند
 بوقوع آمد بہست کہ سنگا سے ترازو ہم از ز ساختہ ام فرمود کہ این ہمہ را در دریا بنید از شیخ
 بہا وقت بدریافت و سنگ ترازو را بدریا انداخت بعد و روز غلہ فروشان بہیسا کہ بہست
 لاہوری آمدند یادہ از دریا گذشتند سنگا سے ترازو و شیخ زیر پاے ایشان آمدند و
 بخندست شیخ حسن آمدند و سے باز آنہا را بخیرستہ شاه جمال بُرد و عرض کرد کہ سنگ ترازو
 را در دریا انداختم لیکن باز نزد من رسیدند فرمود کہ اسے حسن ابن امتحان راستی بود و چون
 کمزنی گذشتی و راستی بیاراستی صاحب برکت شدی و انجہ از کسب حلال پیدا کرد سے
 و بدریا انداختی ضایع نشد و باز بہست تو آمد باستماع این سخن شیخ حسن فی الحال تازک الدینیا
 شد و دوکان بخود را براہ خدا تیاراج داد و درست ارادت بران حضرت شاه جمال زدہ بزرہ
 و ریاضت پرداخت در چند سال بحال رسیدہ از اولیاسے وقت شد و خوارق کمست
 و سے تا حال زبان زده خاص عام اند و وفات شیخ حسن باقوال صحیح در سال یکہ زود و از چہرہ

و مزار در لاہور از موقوفات	افت از دہر در بہشت برین	چون حسن شیخ شیعہ مخدوم
و خلقش بہست شیخ اہل اللہ	نیز محسن حسن و سے مخدوم	حضرت میران و محی شاہ

الشہد و بموجب دریا بخاری علیہ رحمۃ اللہ الباری از سادات عظام بخارے
 از شاہیر شایع کرام سروردی بہست و نسب آبا سے کرام و سے بہ واسطہ حضرت سید
 جلال الدین شریف الشہر بخاری اوچی میر سیدین طریق کہ میران محمد شاہ سینے آنجناب
 بن سید عفی الدین بن سید نظام الدین بن سید علم الدین ثانی بن جلال الدین بن سید
 علم الدین اولے بن سید ناصر الدین بن سید جلال الدین مخدوم جبانیان بن سید
 احمد کبیر بن سید شیر شاہ جلال الدین الاعظم امیر سرخ بخاری رحمۃ اللہ علیہم ہمہ بن
 محمد شاہ بوقت خود شیخ الوقت و مقتدا سے زمانہ بود و در ولایت قندہار بلند و رتبہ اچہند
 داشت و در اوایل مقام اوج سکونت پذیر بود بعد از ان حسب الطلب شیخ
 جلال الدین محمد اکبر بادشاہ نزد و سے بمقام چہور گڑہ تشریف برد و در باب فتح قلعہ چہور

حاصل کرد و خرقه خلافت یافت و از نکالان وقت شد و از صاحب سراج الولايت و غیره اورا
 از میزان سلسله سهروردیه شمار کرده اند و بنحو این حسین لاهوری که ذکر خیرش در خاندان قاوریه عظیمه
 بکبر و رش بسبب ریشته نوابه شاهی بسیار محبت داشت و حالات عجیب و درو حال آن اهل کمال
 بود که تمام روز در صحرائے بعبادت حق مصروف ماند و تمام شب در مساجد شهر پیشه
 از چاه آب آب کشیده و سقاوه مارا پر میساخته صاحب سراج الولايت
 میفرمایند که از شاه اردشیر کرامات و خوارق بسیار بوقوع آمده بودند بلکه چند بار اعیان
 و مورات از آن جامع الکمالات هم مطلوبه شد و شاه جهان بادشاه بوقت شاهزادگی از امر
 پدر بخدمت و سس شکایت کرد بر اے حق حصول سلطنت التماس فاجه نمود فرمود که لب
 وفات پدر تو بادشاه خواهی شد انشاء الله تعالی پس همچنان بوقوع آمد وفات آن جابر الکرامه
 در سال یکینزار و چهل و نهمی است و مزاریران و در شهر پیشه زیارت گاه خلقی است از موقوفات
 شاه اردشیر بجز از فضل خدا

وفات از دنیا ملک جاودان	کن رقم پنج کمال حلتش
-------------------------	----------------------

کاشف دین شاه اردشیر جوان

بابا نصیب الدین سهروردی سمیری قدس سره	از شاه شجاع کشمیر و قلعه کالمین بآباد و دو خاکی کشمیر است از عهد حوروی با و هان
---------------------------------------	---

ریاضت و عبادت و صحبت مشایخ موصوف بود و لید از آن بخدمت بآباد و دو خاکی سفید
 فایده کثیر برداشت و تمام عمر در ترک گذراندی حسی که ترک فو که ربعی و خرفی و آب سرد و گوشت
 هم داشت و سوا اے نان جبین خشک میل خاطرش بخیر و دیگر اهل نبود علما و صلحا و شایخ
 وقت غاشیه فرزندش بر دوش خود داشتند و احدی را بر علم و عمل و کسب جاع اعتراف بود
 و سوا اے بدام در خدمت فقر او عساکرین و مسافرن کمر بسته ماند و سوا اے علما نقد و
 جنس مطلوبه ایشان هم پیشکش کرد و نقلست که وقت مرید اے از میدان شیخ در قیامت
 بهشت نقل گرفتار شد و قریب بود که قتل رسد شیخ بیکر است علی الارض بوقت لطف شب
 در تیت رسید و مرید خود را از مجلس خلاص داده بطرفه العین در کشمیر آورد و همچنین کثرت ثنائی
 راجع از راجگان بکوه مرید شیخ را در مجلس خود متعبد ساخت شیخ بیاطن از حال دی گاه
 شده بوقت شب خود را بر راجه ظاهر ساخت و در خلاص مرید خود تاکید نمود و راجه به وقت

ارشاد کرد که در نور مرد بگو که یا ناگوئی نمی آید و ملاک عکس این را هیچ نمی بیند و در نور رفت و سلامت باز آمدنیر شاه چون این کرامت آنحضرت بشیخ طاهر و دیگر در پاس
آنجناب انور و در میرید شده از بهر حال و از منزل هر چند رسد اما دست عظام را که در جاس و بود و
به حال و در سوال خود بکش که در و در حضرت شاه شده و با شاه دین و عقیبت گشت و تالیست در
در ضعیف بود که جاس که هدایت او بود و سکونت و در تیر و وها تاجاد فای یافت و به انجا رفت و
بموقع آمدند اسلام است و با کرامت و در آن حضرت سید شهاب الدین که آنجا بخت خطاب
نیز شایستگی که منتهی نیز شایسته و از روزی که حضرت شاه شیراز از قفس خلاص و خطاب
نیز آنجا خطاب شد و بعضی میگویی که والد نیز گویا آنجناب بسبب که بنایت خود بخت و در جمال
و بار عیب بود و با هم چسبید و در روزی که در علم ظاهر و باطنی طاعت گفتگو داشت و در
بنجاب نیز آنجا خطاب فرمود و ولادت با سعادت آنحضرت با قول صحیح در سال هجری
شصت و پنج و فای و در سال یکین از رحیل و یکین از رحیل و هفت نیز گفته اند و در
بر انوار در لاهور در موضع بهوگی و ال زیارت گاه خلق است و حکم نیست که کسی از اولاد
آنجناب بر مرادش گنبدی تعمیر کند یا جوید و غیره و تعمیر سازد ازین سبب تعمیر خام مراد خاص و عام
و سابق هر کسی که تعمیر عمارت بر مراد آن حضرت پرداخت بلا استلا گشت از مؤلف

شهاب الدین نیز سید پاک	که بود آن سید از دین اعلی	اگر خواهی زمانش سال تولید
بگو شهادت الدین نه	شهاب الدین مادی حقیقت	رقم کن وصل آن شاه سلی
شهاب الدین ولی لافانی آمد	اگر رحیل آن پیر مرگ	سید عبدالرزاق المشهور

سید مکی قدری مترجم از مردمان خاص میران محمد شاه مروج دریا بخار است
برگه تارک الدین و زاهد و متقی جامع کمالات ظاهری و باطنی بود و سید موصوف
از سعادت عظام سیر و ری است اول از غزنی در پشته آمد و چند سال در آنجا قیام کرده
بدین سید در زمره سیاهیان بادشاه فسلک گردید و کار بجدب جاذب حقیقی بخت
میران محمد شاه حاضر شد و از دنیا و اهل دنیا تارک گشت و دور از دنیا و اهل دنیا انابت
نفرت بوقوع نمود تمام شب بخت پیر و خنجر خود گذرانیست و تمام روز در حجره بعبادت

تعمیر عمارات سلطانی و ستیاسی شد و ند چون تلاش بسیار شد چند سہاران بخدمت حاضر آمدند
و غرض عدم فرستی خویش بیان نمود و فرمود کہ اگر شما را در روز فرصت از کار سلطانی ہبام شد
در شب کاغذی در مدہ بابا بنام رسانند و اجرت خود موافق اجرت روز بگزرند پس سہاران بسیار
بوقت شب برین کار حاضر می شدند و مسلماً از فروختن کاغذ و دیگر روزے روغن در خانقاہ موجود نبود
حضرت شاہ فرمود کہ بجای روغن آب در چہراغ مابیندازند و روشن کنند خادم چہچکان کند
و آب بجای روغن تمام شب در چہراغ مای سوخت لقا است کہ شخصے دود و دل قوم بکھرند
عرف بہل بہند و محض لاد و لہ بود و گاہ گاہ با سید و عاے بھوال و لاد بخدمت آنحضرت می آمد
روز سبے چند عدد میوہ خرپوزہ بخدمت آورد و پیشکش کرد قبول افتاد و از جماعہ وعدہ فرمود
ہو اللہ کے بنود و خود آنجناب باداے غامدہ مشغول شد آن سہاروں در دل تصور کرد کہ شاید
حضرت شیخ این ہر دو خرپوزہ بن براسے تراشیدن پوست داد و ست و لید نماز تداول
خواہد فرمود پس دسے براسے تراشیدن خرپوزہ مشغول شد چون از تراشیدن پوست
فرغت یافت شیخ ہم از غامدہ فارغ شد و گفت مان چکر دی کہ این خرپوزہ را تراشیدے
مالین ہر خرپوزہ محض بدین مراد بتو عطا کردہ بودیم کہ خود با اتفاق اہلیہ خود بخور می و از جناب کسی
دو فرزند و بلند متہ عطا خواہند شد حالاکہ یک خرپوزہ را تراشیدی خوب شد کہ منجملہ ہر دو فرزند
یک ہند و یک مسلمان پیدا خواہند شد مسلمان مریا است و ہند و سپر تو پس آن بہت و ہر دو
خرپوزہ بخاندہ خود برد با اتفاق اہلیہ خود بخورد و بہمان شب اہلیہ او حاملہ گردید و بعد نہ ماہ دو
سہ توام بوجہ آمدند کہ یکے مختون و دوم غیر مختون بود و دودل سپر مختون را بخدمت
شیخ آورد شیخ اورا با اسم فخر الدین موسوم ساخت و بفرزندے خویش سرفراز فرمودند
و نزد خود نگاہداشت و بدولت ظاہری و باطنی رسانید چنانچہ تا حال شیخ سلام الدین
و بی بخش و غیرہ از اولاد فخر الدین در لاہور موجود اند و خود را سنیو با آنجناب میسازند
و مکنایکہ حضرات شاہ جمال براے سکونت فخر الدین در لاہور بھالہ چوڑی موڑی خرید فرمود
تا حال موجود بیکان شاہ جمال اشتہار دہد و لقا است کہ روزے شیخ فخر الدین بیکان
خود بود کہ شاہ جمال از در آمد و آواز داد و گفت کہ اے فخر الدین عیال و اطفال خود

رعینت فرمودے دعائے وے در حق شفای بیمار آن و علاج در دمندان حکم اکثر اعظم
داشت بلکہ بکین حیات خود از شکر و کہ بید فوت ماہم ہر بار کہ خاک از قبر بخورد و یا سنگریزہ
از دهن ما برداشته و نگوید و نیز حکم شائے فقیقی شفا خواہد یافت چنانچہ تا حال این رسم
باقی است کہ اکثر اوقات سکناے لاہور و نواری آن سنگریزہ دفرار بر انوار آن سید لاہور
می آرند و در گلوے بیمار آن می بندند و فاسات آن مظهر الکمالات باقوال صحیح در سال مکنزار
و پنجاہ و سہ ہجری است و دزار بر انوار بیرون لاہور در موضع محمود ڈوٹی کہ نام نامی آنجا بامور وجود

از کتب پشاه محمود سید عالی	حالت از دہ در جان فرمود	گفت تا پنج رطبتش سحر
شیخ عشاق سید محمود	ام شہر مستقیم محمود است	سال ترحیل آن شہر باجود

مولانا حمید کشمیری نقشبندی و سہروردی قدس سرہ پدر بزرگوارش
فیروز نام داشت و از معتقدان و مریدان خواجہ عبدالشہید نقشبندی احراری بود چون افلاک
زمینہ نداشت روزے بند مت خواجہ عبدالشہید عرض کرد کہ چارہ فقر دارم چون پیوست
سنگدل بہستم خواہم در حق وے دعائے عطاے پیر کرد و با حاجت رسید و بہمان شب
سنگدھ کو از شمر اسید بار و رشد و لبذ الفقناے ایام حمل مولانا حمید رسول شد کہ ولی دزار بود
و در سن ہفت سالگی قرآن حفظ کرد و بیازدہ سالگی درس علوم حدیث و فقہ و تفسیر میگفت و نبات
ورع و اتقا و اتباع سنت طریق حسن و خوبی پیش نهاد و خاطر خود ساخت و بہت بسلسلہ
نقشبندیہ بند مت پدر بزرگوار خود نمود چون قبل از تکمیل پدر عالی قدرش حجت حق پیوست
و سے از کشمیر در دہلی رسید و بند مت مولانا عبدالحق محدث دہلوی حاضر شد علوم ظاہر را
بقامات تحصیل و تفصیل رسانید و از علمائے بے نظیر و صاحب قوے گشت و بار دیگر
در کشمیر رونق افراشت و بند مت بابا انصیب الدین سہروردی ارادت آورد و از کمال
اہل طریقت گردید و از خدمت مولانا جوہر کشمیری ہم فیض ظاہر و باطن حاصل ست
و در آن ایام والی کشمیر سید بابہ بند مت و سے حاضر شد و التما آورد کہ قاضی کشمیر شود
و سے قبول فرمود چون قاضاے شد بہمیل آمد شبان شب از کشمیر بہ مقام دیگر نقل کرد
و ہر گاہ کہ تعلق قضا بدیکرے تعلق یافت باز در کشمیر آمد و فاسات آن جامع الکمالات

فرايض و منن ہم از دے ترک نکشند و در ویران پای پایگان و شیران انس رفتی چون بپوش آمد
از باب فتوحات ظاہری و باطنی بروے مفتوح گشتند و ارق و کرات بحساب از دے
انطباق می آمدند و خلقی کثیر را جہت بندان دنیا و عقبی بجزمت وے حاضر آمدہ ہر اوقات
خود میرسیدند و سباع و طیور چون شاہین و باز و شیر و لنگ و بسیار در سرکار وی می بودند
و دے دست بر نزار غیب داشت زلف و بے شمار و بسیار بیخ میکرو بسا کہیں بیدار و آواز
غفیم جگر میکرو و عمارات عالی از خیم چاہ و سراے و پل و کتی تعمیر فرمود چنانچہ عمارات و کتے
در کجرات و سبالکوت و غیرہ تاحال یادگار دے باقی اندر سرکار و دے شل سرکار امر و ملوک
بودے بہتر ترقی و دوام شد و عماراتی داشت اکثر اوقات از اسوے اللہ بخیرے بود و سرور و آفتاب
سیداشت و با وجود تعلیق بسیار مجرب و دے غرض از شناع متاخرین فتوحے کہ اورا در عالم
ظاہر و باطن حاصل شد احدے را از شناع کرامتیں گردید ہر چہ کہ از غیر و شر از دانش برآمدے
بچنان انطباق و رسیدے و تیر و غاسے دے گا ہے از نشاء و ظلمت و در شمع و وجود واحد
غالبے تمام داشت مجلس سکا و دے گا ہے از سماع نبودے و شمع و اسرار و معانی
و لایان خشک بروے محضے نہ مقتدر و در سدا و اندازے وے گشتند از نشاء چنان با و نشاء
کہ حاکم بے تعصب بود تن با نڈاے وے درند و اگر کسی بے اولاد براسے تحصیل اولاد و کثرت
وے استدعائے دعا بچناب کبریا کردے فرمودے کہ اگر کسی کلان و خود نذر آگنی اولاد و ان
در گاہ خالق حقیقی بتو عطا خواہد شد سایل قبول می کرد و پس اول کہ بجاہ اش پیدا شدے
اورا چند عمارات بے بود اول سر و خور و بودے دوم کنگ و بے زبان سوم می و دسب و کون
چون پسربان صورت پیدا شد والدین اورا بچند و شاہ می آوردند و دے قبول فرمودند
نزد و فرمودند ایستہ بچنین حد ماطفلان کہ باسم موش شاہ دولا موسوم می بودند بحدت
وے کہ فرمودے بودند و خوراک از لنگر وے می یافتند بچنانچہ این خارق تاحال از فرار و نزار
وے جاری است و ہر سال از مالک دور و از طفلان کہ بنام موش شاہ دولا موسوم
بر زاد گوہر بار و دے می آیند و خوانان او را از شہر اسے دور میرزا گوہر بار آمد و یک کہ
از اولاد و خوش نذرانہ شاہ قبول شود و میروند چون در خاد ایشان بدہان شکل و شباهت

حصول قوت جلال آسیا ساسی میکرو تقاضت کہ روز شنبہ ۱۰۸۲ ہجری میں ہا میل ازوئے پرسید
کہ گذارہ اوقات خود از چہ داری گفت کہ بہر حال شکرست بکارم تمام اوقات میکرو در فرمود کہ
حق تقاضا مرا معلوم کردند سہ کہ از باب حصول قوت خود آسیا ساسی آئینہ بنایا ساسید
وزارہ عنایت مرشدانہ لقویذ کے عطا کردو گفت کہ این لقویذ را بجامہ خود باید داشت
از لہذا عہ دنیا سیر شوی لقویذ باز نزد من بیاوی پس کے ہجیان کردو لقویذ بجامہ خود در حید
فیوضات رو نمود کہ در سترہ روز گنج جمع وافر گردید شکر لہذا کے آئی گفتہ لقویذ باز بہرست شد و ہم
حاضر آمدو گفت کہ حالا از لہذا کے دنیا مستغنی شدم اما اگر اجازت تحریر این لقویذ ہم عطا کردو
عین عنایت و محبت سہ حضرت میان اجازت تحریر لقویذ ہم شیخ جان محمد داد خانہ لقویذ
مذکور زبانی شیخ احمد دین سجادہ نشین مزارچہ ہا میل درج کتاب ہذا بشود بسم اللہ الرحمن الرحیم
۵۵۵۵۵۵۵۵ کے بعد

۸	۶
۵	۲

تقاضت کہ شخصہ بخدمت شیخ جان محمد حاضر شدہ
شکایت شہرت تنگے خود کردو گفت کہ روز شنبہ ۱۰۸۲ ہجری میں ہا میل ازوئے پرسید
بقرا مجید فرمود کہ بعد نماز ہر روز رو قبلہ نشسته یکصد بار کلمہ سبحان اللہ بخوان و بعد یکشنبہ باز احوال
خود پیش ما ظاہر کن دے ہجیان کردو برکت این شیخ اسباب فتوحات ہر روز کے
مفتوح شد ندو یک ہفتہ باز آمدو گفت کہ تصدیق شما بدولت لازم ال فایز گشتم فرمود
کہ تا یک ہفتہ دیگر مہین شیخ راورد خود کن و باز ازوئے تحصیل حکم نمود و بعد بہرست روز ہا حاضر
اظہار باخت کہ حالا تمام خزانہ مدفونہ زمین بہر جا کہ ہستند بر من مکشوف اند لیکن خاطر بیان
عایل نیست و بخواسم کہ بدولت عقیبہ بوسیہ شما بہرہ مند شوم پس تارک شد و مرید شیخ گردید
و بحالات ظاہری و باطنی رسید و وفات شیخ جان محمد با قول معتبرہ رسالہ مایہزار و ہشتاد
و دواست و مزار پرانوار بیرون لاہور بطرف شرق متصل مسجد قضا خانہ قدیم است از موقوفات

شد ازین دنیا چو در خلد برین	پیر دین جان محمد جان جان	شیخ دین حق گجو تاریخ او
نیز نماز زبان عرش آستان	باز حق جان محمد قطب وقت	خوان وصال آن شمع کوہ بیان
شیخ محمد اسمعیل مدرس سہروردی لاہوری	المشہور بمیان کلان قدس	از بزرگان دین و شاخ اہل یقین صاحب مقامات بلند و کرامات آرمند

از انجا بقاصدہ کردہ زیارت در یاسے چنان زیور ختم قیام نمود و در چند ماہ یکصد و چهل
 کس در ویش تجدیدست و سے حاضر آمدہ و کجبال رسید شرف ترخیص یافت و حضرت میان با کجا
 ربانی از انجا تعمیر چیل و بیچ سال رطایق افزائے لاہور شرف و کجبال میل پورہ کہ حال اہم بعد ویرانے
 بیرون شد لاہور مزار و سے در انجا است آمدہ قیام پذیر گشت و بتدریس و تعلیم و تلقین خلق
 مشغول شد و اولیٰ چیل روز بروز افتادہ عالیجاہ پر علی محمد دم گنج بخش بجزوی متکلف ماند
 علیہ ازان بہ مقام نویش تشریف آورد و خلق کثیر از طلبا سے علم حق نزد سے جمع آمد نقلاست
 کہ متصل مجاہد میل پورہ در محل گنج پور مسجد لغبارت کہ سہمہ خود بود و شخصے ہندو جوگی کہ در علم ریاضت
 جوگی بدیضہ داشت در آن مسجد سے ماند چون جوگے مرد با کمال بود یکس از اہل اسلام
 آن نبود کہ او را از مسجد بدر سازد آخر حضرت میان امور باہمی شد کہ در مسجد جوگی قیام نماید
 پس آنجا بنیاد باریکات خود نزد جوگی تشریف برد و فرمود کہ این مسجد عبادت گاہ اہل اسلام
 شمارا ماندن در انیم تمام حرام است و اما اموریم کہ در انجا با شیم و تدریس کنیم پس شمار از بنیاد ویر جوگی
 انکار آورد و ابانہ و حضرت میان کر رہو سے ارشاد کردہ او گفت کہ این مسجد بمن جوگی گہرہ است
 اگر من بروم این مسجد ہم ہمراہ من نخواہد رفت این بگفت و از مسجد قدم بیرون نهاد و فرمود کہ قیام
 نہ برداشتہ بود کہ مسجد از جا سے خود بکیند فریب بود کہ در عقب جوگی روان گرد کہ حضرت
 میان عصائے دستی بدیوار زد و فرمود کہ ساکن شو مسجد فی الحال ساکن شد جوگے چون
 این خوارق باہرہ بدید سرور قدم آوردہ و راہ خود پیش گرفت و حضرت میان در آن مسجد
 قیام فرمود بتدریس و ہدایت خلق مشغول گشت من بعد و ابانہ از دیہ ما سے شاہ جہا سنے
 آن مسجد را دوبارہ تعمیر نمود کہ تا حال آن مسجد اندرون حویم مزار پر از اہل حضرت میان موجود است
 و درس قرآنی تا حال در آن جاری است تا قیامت خواہد ماند انشا اللہ تعالیٰ نقلاست
 کہ حضرت میان طالب علمان را سبق قرآن شریف زبان اشرف خود میداد و برکت زبان
 حق ترجمان و سے میان محفل در چند ماہ حافظ قرآن سے گشتہ چنانچہ روز سے شخصے نمی بہت
 آنحضرت حاضر آمدہ عرض کرد کہ زود منکوہ من حافظ قرآن است و من اتی محفل ام
 اذن سبب او مرا از قریب خود مشغی کند و منکوہ من حافظ قرآن ام و تو جہا ل منجوہ اسہم

که حافظ الکعبش او پره یعنی شیر در است بحر دین سخن هر دو پستان و سه شیر در شدند و فی الحقیقت
 نوره شدند و بزرگ زبان بجای گاو میش یا مادی گاو یا گوسفند شیر دار و بچه دار را گویند و و سه
 تا حسین حیات خود و همین خطاب مخاطب اند و موصوفه تا جان بنام نوره در انجا آباد است
 و خلفا سے میان حصتا اگر چه خارج از احاطه شمار اند لیکن آسمانی گرامی چند حضرت زائینا
 بزرگوار و تمیزا ذکر کرده می شود که اول از ائمه اهل بیت علیهم السلام شیخ محمد صالح برادر هم جدی آنحضرت است
 و سوا سے آن میان جان محمد لایبوری و جان محمد زانی و شیخ محمد شام و شیخ عبد الحمید و عبد الکریم
 قصور بے دافند محمد عثمان و دافند محمد عمر و امانت خان و حافظ عبد الله ساکن کیوال و حافظ
 محمد فاضل و حافظ الکعبش و حافظ محمد حسین آوان و حافظ فتح محمد خوشالی و مولوی تمیز لایبوری
 بعد وفات آنجناب پسند آرا سے تدوین و ملحقین گشتند و وفات آن جامع الکمالات با قول
 علی بن ابی طالب چھ ماہ شوال سال یکزار و ہشتاد و پنج در شہد سلطنت عالم گیر ہو تو مع کد و نزار
 برادر و در لایبوری از شہر ترین مزارات و زیارت گاہ مستدین است و قطع تاریخ
 و قاسم آن عالمی درجات کہ بر دوازہ مزار شہد برست این است قطع

<p>قبیلہ تاریخ آن در یاسے مسمی کہ سہا عین نامی بود بے حرف چو جسم سال تولیدش نہ شد جز در مود شیخ دین عالمی تولیدش شد محمد و مسمی اگر سال وصال او بخوابے</p>	<p>کہ عمرش گشت در عشق خور و رفت از مؤلف باب شیخ اسماعیل مرحوم خلیل اللہ اسماعیل واسے ایضا باب شیخ اسماعیل مرغوب و اگر فیاض محبوب اسے دل و جان کرد قربان الکی ولی حق قبول لایزال بسال در بحال آن شہد دین کہ یونش بود ادایہ مجاہدے اکرم خواجہ محمدی قطب فرما</p>
---	---

شیخ محسن اللہ کشمیری قدس سرہ از متابع کرام خط ولید
 کشمیر است دلا و اور از ان میگفتند کہ در عهد لالو کا قبیلہ از قبایلی کشمیر است سکونت داشت
 و در نسخ اکس کہ رگہ لارا است جذامی دوسے خواجہ عطار مرید سید جمال الدین بجاری
 و مولوی ابو ترکیب یافته شیخ حمزہ کشمیری بود و پدر عالی قدرش تجارات برانسی سکو آخر
 بجاری است بابا الفیض الدین مریدش و تکمیل رسد دوسے نیز ارات بخدمت پدر خود
 داشت و لالو بابا الفیض الدین ہم بقیہ کامل حاصل کرد و تجرید و قدر بد میگذا رانید آخر

چنانچه از دوازده هزار باب الفیسیب العزیز است. و در اوایل بخار قصبه خوانی و طبلس انداز سے
مشغول بود چون بخود رسید بایا الفیسیب شریف گشت مگر حجاب و محبت نسبت و بیل مستی را
شکسته مستانه عشق خوانی شد و مستغرق کامل بهم رسانید بخوبی که از خود هم خبر نداشت
چنانچه شیخ داده در مشکوفی در کتاب الامرار آورده که گیاره شیخ یعقوب در غار سکه انداخته پادشاه
که در شهر کلات نشسته و کنیزان را در آنجا بسته خور و خواب گذرانید و مفتی بود قصبه قصبه بخانه
رسید از آن پیر و خیال نشد یافت بر و چون نسبت بسیار گذشت بود که در روانه کرد و از سفر
و برزخ نیست و تاج مشغول و ذکر و مجلس نفس گذران و از غایت حرارت برفت و از آنجا
آب شد و برفت و زمین خشک نمود از گشت و مستی و بیهوشی و سکه بدین غایت رسید
که زنگوله در ایامی است و بر سر عریز می نهاد و قص می کرد و میرا از آن کام و غایت استقلال در
سال یکم از آنکه و شش بیست و نوبت و در ب اسلام آباد و من شد از آنکه

شده جلوه گرازان در جهان | جو محبوب محبوب بهتاب عشق | و نه الشیء لی غذا محبت است

ذكر ابي عبد الله شهاب عفت سيد زنده علمي بن سيد عبد الرحيم بن صفى الدين

برین میران شاهی موج وریا بخمار سست که قوس اسفر که شیخ عابد و زاهد
 وستی جامع سیادت و نجایت و شرافت بود و سلسله ازلت و مجدست آبا سے کریم خود
 داشت و بعد وفات پدید عالم بقدر بسیار در شجاعت قیام نمود و گفت که جاس مقبره
 پدید عالم شاه موج وریا بخاری است آب چائیان آن سرزمین بخاریت شود و بلخ بود و سگ
 آنجا با جموع کثیر می پست آن روشنی و سیر و سیله مسلمان بود و او را خدا نام آن عالم قیام
 بخورست حاضر آمد و بر سر آب شیرین آنجا نمود و در شاد کرد که چاه تو بکنی و انشا الله
 آب شیرین خواهد بود و ایشان چاه تو بکنند و بدید آب شیرین پیدا کرد و دید که در چن سال
 آب به چاه آید آن سرزمین شیرین و مسرور گشت و لشکان غنی و شور می در آن سرزمین
 ماند و اولاد با سعادت آنحضرت در سال یکصد و پنجاه و هفت در سال یکصد و هشتاد و هشت
 پانصد و بیست و یکم در هجده و یک بخار است که بخانقاه زنده امام شهید است از موقوفات

بیرزنده و ستمگر خدا بر سرش در میهنای خدای عالم

بود حاضر شده کار سلوک تحصیل رسانیدم و حق آگاه و طالب علم و متقاضی و ذاکر شاکر بود
 جدائیس از ہنوز ان کثیر بر دست حق پرست وی شرف باسلام شدند و ہر روز با خلق خدا
 بوسید آن محبوب کبریا بحالات ظاہری و باطنی رسیدند و حضرت بابا را شوق تعمیر عمارات
 بجز غایت بود و صد ماجرا و پیل و مساجد تعمیر کرد و قبولی عظیم یافت و وفات آن
 صاحب الکمالات بقول صاحب تاریخ اعظمی و اسرار الابرار در سال یکہزار و یک صد

و ہفت ہجری و مزار پر انوار و کثیر بہت از مولف | رخت رخت چو سوی جنت بہت
 از جہان گنج بخش عبد اللہ | ارتحالش بگو جلال النیب | ہم بخوان گنج بخش عبد اللہ

شیخ جان محمد را ہوں ہی قدس سترہ از کبرائے خلفائے و مریدان کاملین
 شیخ اسماعیل میان کلان لاہوری است در طریقت و شریعت و فقہ و حدیث عالم کامل
 و مقتدا سے زیادہ بود و در لاہور بجلہ پرویز آباد کہ از محلہ ہائے آبادی بیرون شہر لاہور بود
 سکونت داشت و در عالم لغوی بخدمت شیخ عبد الحمید کہ دسے نیز از خلفائے شیخ اسماعیل
 بود بتفصیل علم میکرد و دسے ہمراہ استاد بخدمت حضرت میان کلان حاضر آمد چون
 حضرت میان در آنوقت خوش داشت دسے مخاطب گشت و فرمود ای طفل اگر فاضل
 و صاحب تفصیل شوی با ما ملکر احادیث خواہی کہ دجان محمد بسبب شرم و حیا و غایت
 ادب خاموش ماند شیخ عبد الحمید فرمود کہ اسے طفل بگو اگر متوجہ موجودہ ثما بتفصیل
 علم فایز شوم بخدمت اقدس حاضر خواہم ماند شیخ جان محمد این کلمات ادا کرد و حضرت
 میان دست برداشتہ و حق دسے دعای خیر فرمود با جابت رسید و جان محمد در چند اہ
 در علوم ظاہری استوار و کلی محصل گرد و شیخ عبد الحمید چون دید کہ جان محمد از منی یادہ تر قوت
 علمی محصل کردہ است و ہنوز ظاہر بہتش بلند پرواز بہت از خود علیحدہ ساختہ حوالہ شیخ تیمو کہ از اکابر
 علما و شہداء لاہور بود و فرمود کہ در عرصہ تلیس از تیمور تفصیل نامہ محصل کردہ و بتا فضیلت بہت
 حضرت میان بکثرت خدیش متعرق بخرمراقبہ بود کہ خیال طمع در دل محبت منزل آنجناب گذشت
 فی الحال بخود جذب کرد و دسے بدان گشتش فی الفی بخدمت حاضر آمد و بر درجہ رسیدہ ادا و ادوار
 فی الحال اندرون طلبیدہ بطلب گیرند و دسے و فرغ ملأ کرد و بہر تہ عا سے رسانید

باسنات و س در سال یکہزار و تہشتاد و یک لہب لکست عالمگیر بادشاہ و وفات
آن جامع الکملات در سن یکہزار و یک صد و شصت و شش بود قریب آمد کہ تاریخ
ہفتدہم جماد الثانی بود و عمر شریف بود و پنج سال است از مولف

عابد آن قاری قرآن عظیم	بود محبوب جناب ذوالنہن	افضل قطاب والا جاہ گو
سال تولدیش باقوال ضہن	بہ تاریخ وصال انجناب	گفت ہر روز حافظ و جامع

شیخ کرم شاہ قریشی قدس سرہ از شاہ کرام خاندان عالمیہ سہروردیہ است
و نسب باہ کرام و سہ شیخ عبدالجلیل لاہوری بدین طریق میرسد کہ انجناب بن شاہ
ابوالفتح بن شیخ ابوالحسن ثانی بن شیخ خزاہ بن شیخ ابوالفتح بن برہوردار بن شیخ
ابوالفتح بن شیخ عبدالجلیل قطب الاول لاہوری قدس سرہم الترمذی در طریقت ارادت
سجاست و المذہب گوار قدم بر قدم آباہ کرام خود داشت و تمام عمر مہدایت خلق مشغول ماند آخر
چون در عہد خروج قوم سکنان تفرقہ عظیم در پنجاب افتاد و بقوام سکنان دست
تاراج در تمام پنجاب مخصوصاً در شہر لاہور دراز کردند و چہنیں شہر عظیم رو جویرانی آورد
و سہ نیز از شہر لاہور ہجرت فرمودہ در سال یکہزار و نو و شش ہجری بابل و عیال عالم
بلدہ لکنو شدہ و تجارت رسیدہ پندرہ نزد شیخ نور الحسن قریشی و عقلی ہاشمی کہ حید
مدرسے او بود گذرانید و بوقت مراجعت چون بمقام شہر شاہ جہان پور کہ امین لکنو
و بریلی است رسید از دست قزاقان راہ شربت شہادت چشید و ہمانجا مدفون شد
صاحب از کار قلندرچی واقعہ وفات انجناب در سال آخر سال یکہزار و دو صد و آغاز
یکہزار و دو صد و یک تحریر فرمودہ است و قطعا تاریخ شہادت آنحضرت کہ درج کنندہ کو از این قطع

و عبدالمعز بن شاہ کرم شاہ	کہ نامہ در بیان وصف کمالش	شہادت یافت چون از حکم زندان
شہادت یافت شد تاریخ سالش	ایضا در بیان کرم شاہ زنت از جناب	کہ بود ذات او مرشد خاص عالم
و شش از زنت مطلوب تو	گوید از کرم شاہ جنت مقام	از مولف کتاب
کرم شیخ دین حضرت کرم شاہ	شیر مسودہ در حقہ اللہ عنہ	بخور شب عطا دل تحت ریش
و کرم مسودہ در حقہ اللہ عنہ	شیخ سلیمان شاہ بن کرم شاہ قریشی قدس سرہ	

بخدمت آن مقتدا رسیدین بواسطه دعا های نزول بارش عسده من کرد و پس
 آنجناب چار کس را از مریدان ارشاد کرد که در پیاپی آن رفته چنانکه نوا آیند ذکر کلمه لا اله الا الله بکنید انشاء الله نزول باران رحمت الهی خواهد شد ایشان سالیان ارشاد
 غسل کردند و شوره کهری نگذشت بود که ابر محیط آسمان شد و باران بارید و شمع
 و چند آگهی بارید که گاهی نه باریده بود و غیر صاحب کار قلندری زبانی سید حق آگاه
 بفضل شاه ساکن ساغده که از اعظم خلفای دین است تحریر میفرمایند که روزی حضرت
 شیخ با شش نفر در ویشی در موضع سنانده بنجاده سید فضل شاه رونق افراشت و میروح
 بعد سه که دوازده کس کفایت کند بنجاده خویش طعام موجود کرد و چون وقت تناول شد
 بسیار کس دیگر از مریدان آنجناب در آنجا حاضر آمدند فضل شاه را بسبب کثرت مردم
 و قلت طعام حیرت دست داد و بهمین تردد بود که شیخ بنور باطن از بنجال آگاه شد و فرمود
 که حضرت سید نجاسه حیرت نیست هر قدر که طعام نزد شماست رو برویاری فضل شاه طعام
 که بخت بود و رو برو حاضر شود و تصور نمود که شاید کم که طعام همه حاضرین تقسیم خواهند کرد و درین
 شیخ خود برخواست و در دایره مبارک از دوش پرده پوش بر آورد و بر طعام موجوده
 افراخت و تقسیم شروع نمود چون همه سیر بخوردند و چادر برداشته شد طعام
 همانقدر که بود موجود بود و لادت با سعادت و قبول صفا از کار قلندری سالیکان
 و یکصد و هشتاد و پنج وفات آن جامع الکملات تاریخ بست ششم رمضان السباک سال یک هزار
 و صد و چهل و هشت هجریست و قطعات تاریخ وفات آنجناب تعریف کرده صفا از کار قلندری
 شاه غلام محی الدین فرزند رحمت آنجناب انداز صاحب کار قلندری رحمت
 دینا که شاه قلندر دنیا سفر کرد از اسوادار عقبه چنانچه سال شصت و هشت
 بفضل خدا آن سال گرفت از بی خویشی از شاه غلام محی الدین غلامی بیانا و آه کن
 جهان را از در و دل آگاهان که بدیدم شهنشاه عالیجناب با برام گاه جهان کرد خواب
 هجرت شصت و هشتاد و پنج سال تاریخ آن بمن باقی غیب گفت آن زمان
 و سال و صفت از غیب آن از مولف

شکر بانان خواہید یافت پس چون حضرت رسول مقبول وفات کرد امیر المؤمنین عمر
 علی کرم اللہ وجہہ فیہ قبلہ قرن شریف بروند ویرسیدند کہ با اہل نجد ورمیان شام خفے است
 کہ نامش اولیس است گفتند کہ دیوانہ ایست کہ از خلق جوشی است و در وادے اردن شیر خور اند
 پس ہر دو حضرات در وادے اردن رفتند و دیدند کہ او در نماز است و فرشتگان شترانش
 میچرانند چون پیش رفتند و آواز قدم گوشت حضرت اولیس رسید بر از نجد و داشت و ہر دو
 امیر المؤمنین بروئے سلام گفتند گفت علیکم السلام با اصحاب و اصحاب رسول اللہ پس
 پیشکش بستند و مرقع نبوی ہوا و دے گنودہ برائے حضرت امت محمدی دعا خوانستند
 حضرت اولیس مرقع از ایشان بگیرت و روئے بر خاک نهاد و مناجات کرد اکی مرقع
 محمدی شوتم تا وقتیکہ سہ امت محمدی را من زنجشی کہ حبیبی انکار را من ہوا کہ کردہ آواز آمد
 کہ چندین صبد تن را بتو بخشیدم گفت سہ را سچو الہم آواز آمد کہ چندین ہزار تو بخشیدم سہ چنان
 تکرار و اعشہ و آخرین بار بر شاد اکی نفاذ یافت کہ بعد و گو سفندان بنی ریم و سرکار ہمارا
 است محمدی را بشناخت تو بخشیدم حضرت اولیس چون این بشارت یافت مرقع پوشید و محمدی
 ازین حال آگاہی داد و بنی و مفرد و طالیفہ بودند کہ گو سفندان بسیار بے لقاد و بے شمار نزد خود
 داشتند گفتعالے بربکت مرقع نبوی و دعائے اولیس قرنی امتیان نبوی را بطور آدمونائے
 گو سفندان بنی و مفرد بر بخت رفت رسانند و ہرم بن جنان میگوید کہ چون درجہ شفاعت
 اولیس قرنی شنیدم در کوثر رسیدم و او را طلب کردم ناگاہ او را بر کنار فرات یافتیم کہ جاہا
 خودی شست بشناختم و سلام گفت جواب سلام من داد و خواستم تا دستش بگیرم و بوسم
 از ضعیفے حال وے چندان بگیرم کہ طاقت نماند گفت جاک اللہ یا ہرم چہ چیز آور
 ترا نزد من و مرا چگونہ بشناختی گفتم بطوریکہ تو از نام من آگاہ شدی گفت روح من
 روح ترا بشناخت کہ ارواح سوستان یا یکدیگر آشنا میباشند گفتم اگر اجازت
 باشد چندین بار تو انس گیرم گفت برو با خدا و ذکر خدا انس گیر گفتم مرا و صیت کن
 کہ بکار آید گفت چون نجسی مرگ زیر بالین خود دار و چون بر نیزے رود بروئے
 خویش بنیر کہ پیرت برود آدم و حوا و نوح و ابراہیم و موسی و داؤد و محمد علیہم الصلوٰۃ

۱- در این کتاب
 ۲- در این کتاب
 ۳- در این کتاب
 ۴- در این کتاب
 ۵- در این کتاب
 ۶- در این کتاب
 ۷- در این کتاب
 ۸- در این کتاب
 ۹- در این کتاب
 ۱۰- در این کتاب

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

وادی است و در آنجا
درختان بسیار است
و در آنجا
درختان بسیار است
و در آنجا
درختان بسیار است

[illegible]

سال ترحیل ابو زکریا گفتم	رفت آن ولی حق زہر	اودی واحد است ای سرور
زنت چون از جهان برون	طلعتش با دی آویز بخوان	اطحالت ذرات او به حال
بجمل ایو زحالی سال وصال	حضرت ابو ہریرہ	رضی اللہ عنہ از اصحاب

و سزا و عاشقان جاننا ز حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہست و مقتضائے اورا
 بدعا سے رسول مقبول قوت حافظہ بخوان خطا فرمود کہ سننے کہ از زبان گوہر افشان
 رسول شہید فی کاسہ فراموش نہ کردی و خطاب احفظ اصحابہ سرفرازی یافت
 و وہبے از اہل صفہ بود روزے سے مجید گریہ بخدمت حضرت شاہ رسالت علیہ الصلوۃ
 و التحیۃ حاضر شد و لقب بلقب ابو ہریرہ گشت کہ ہریرہ بزبان عربی گریہ را گویند
 و بعد وفات سرور کائنات علیہ السلام و الصلوۃ چندین ہزار حدیث از آنحضرت
 روایت کرد و وفات آن عالیقدر باقوال مختلف در سال پنجاہ و ہفت
 یا پنجاہ و نہ ہجری است شنو کے از مؤلف

بو ہریرہ ولی دین عالمے	بو ز اصحاب حضرت نبوی	از جهان چونکہ طلعتش فرمود
بمال پنجاہ و ہفت ہجری بود	یز پنجاہ و نہ بیان کرد	انکہ ترحیل او عیان کرد
سال ترحیل می جو در ستم	طرف ترحلوہ اُحد گفتم	سال ترحیل او عجب مجمل
زیب بزرگ ہست زیب ازل	سال ترحیل آن سعید بگو	پاک دل خوان و ہم مجید بگو
سال ترحیل آن شیر سعید	خردم حُبت از حُبت آمد	سال ترحیل آن شیر او تاد
گفت اُلف لعین طالب یاد	سال ترحیل آن شیر عالمی	گفت سرور و کے ہو فرما
سال ترحیل کو زمندی جو	گر بخوای دوبارہ حامی گو	سال ترحیل آن شد با جو

گشت موجود از خود موجود حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ
 والدہ ماجدہ و کے ام الفضل خواہر حقیقی ام المومنین بی بی سیمونہ زوہرہ مخزنہ حضرت
 سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم بود و حضرت رسول مقبول علیہ السلام اور البانیت
 دوست داشتی و بار بار در حق و کے دعاے خیر کرد و فرمود کہ اللہم علمہ
 الحکمۃ و ما ویل القرآن تا شیرین دہ (شک کیما فضل علم نصیب و کے گشت

مالک مستوج بر پا شد فی الحال مایمان و دیاسر از آب بیرون آوردند بحالیکه در زمان هر یک
 و نیز یکی از یزید و مالک دست دراز کرد و یک دینار از دمان مایه گرفته پیش ملاح خست
 بنامه اینجالی ملاحان متحیر شده سر در پای وی آوردند تا گشتند مالک هیچ نگفت
 و باز گشتی بیرون نهاد و بر روی آب برفت از آن روز نامش مالک دینار مشهور است
 و در او ایل سبب توبه و عی آن بود که معاویه در دمشق مسجدی بنا کرد و مالک بسیار
 بنام مسجد وقت کرد و در ماه کثیر بر آسای امام مسجد مقرر ساخت مالک دینار را طمع داشت که
 و دلش خواست که متوجه مسجد معاویه شود و مال فراوان جمع کند باینکه در مسجد معاویه
 بنفاتی متکلف شد تا آواز هارسانی و عبادت و دعا و خلق افتد و خلق را بامامت مسجد
 مقرر سازد و امام سابق معزول گردد و تا یکسال در آنجا عبادت کرد و هر وقت در روز شب
 در نماز بود لکن با خود میگفت که انت منافق لبزد و یکسال از حجه بیرون آمد از غیب
 آواز میگویش رسید که یا مالک مالک انت لا توب چون شنید بحالت متحیر بگریه
 و آمد و با خلاص عبادت شروع نمود و روز دیگر خلق شهر جمع شده امام سابق را به پیش
 معزول کردند و همه اتفاق بر اوست مالک کرد و پیش میآید و در خواست امانش
 کردند گفت بجان الله یکسال عبادت بنفاق کردم بیکس متوجه حال من نشد امر و زکر رو
 با خلاص بدرگاه خدا آوردم خلق بتولیت مسجد بر من بیگردد آمدند بخدا که قبول نه کنم این
 به گفت و از مسجد بیرون آمد و بکار خود مشغول شد نقلست که مالک را با شخصی که
 پیسب دهری داشت در مسئله دین اتفاق مناظره افتاد و کار اینان بطول انجامید
 آخر حکام وقت اتفاق کردند که دست دهری را بادهست مالک مبرید و در آتش اندازند
 آنکه بسوزد باطلست پس چنان کردند دست پیچیک از هر دو سو ختمت و آتش از ایشان
 بگریخت گفت که هر دو بر حق اند مالک و لنگان بخانه رفت و روی بر خاک نهاد و مناجات
 کرد که ای هفتاد سال قدیم در ایمان نهادم تا بادهر سه برابر می کردم تا تفر
 آواز داد که از وقوع آتش و لنگان مشو که دست تو دست دهری را حمایت
 کردی و اگر دست در آتش انداختی بسزا دهری نقاست که روزی مالک دینار بجان پیچیک

[illegible][illegible]

چون حبیب آید و گفتند و در شوی که حبیبی خوانی آید تا بخاری برنامهند و همچو دے
بجست شوم ازین سخن دل حبیبم برآمد و چشم بر آب کرد و دو کلمه حضرت حسن بزرگوار و سرود
حق پرست حسن انبیا سرود و بفرض مذمه خلق داشت همه عارف و دانش نمود و بخانه آمد و دید که
نہان خلفان در کوچه بازی میکنند گفتند و در شوی که حبیبی آید یا مباد که غیاث برکوبند و
بی ادبی بطور آید گفت سبحان الله درین تیمہ روز که روی بسوی حق کردم آوازہ بیک
من بزرگان خلق جاری کردہ است پس مع دیوان نان را طلبید و سنائی فرضی کہ نزد دست
خوار ایشان کرد و بانی ہم بود داشت براہ خدا تصدق نمود تا آنکہ حبیبش بی چادر بماند و از آن
بر آب فرات سوار شد و بکلیان رسید چون مشغول شد نقلاست کہ روز سے زن حبیب
غایت افلاس و فقر و فاقہ و بدیش و شکایت کرد گفت خاطر جمع دار و در امن
بفرور سے میروم و برائے معاش چیزی سے می آرم روز دیگر لصبومہ رفت و تمام روز
ببادت مشغول ماند و جب روز بر بحال گذشت چون شب بخانه رفتہ زانش
نقد خرد طلب کرد سے گفت کہ امروز از خردور سے چیزی سے نیاوردم و شخصیکہ پرسید
او کار کردم سبب طلب خردی دہد شدم داشتہم کہ ازو سے طلب کنم انشا الله
بعد روز و روز دیگر دوران خود خواهد داد زن بشدت تمام دہ روز تمام کرد چون روز
دہم آید حبیب بدن خود گفت کہ امروز چیزی بخانه برم تمام روز درین تفکیر بود و گفتنای
بدرخانہ و سے خانے فرستاد تا یک خردوار آورد و یک مسلوخ گوشت و مالی دیگر
بار و فن و عمل و مالی دیگر باصرہ مسجد دہم و حالان برد حبیبہ در گوشتن زن حبیب آواز داد
گفت نہ کہ شخصے کہ حبیب کار سے میکند این چیزا برائے شما فرستادہ است و میفرماید کہ یا
حبیب گوی کہ در کار میفرماید و در خردوری میفرایم چون شب در آمد حبیبم زودہ
خانے دست بدرخانہ آمد و ننید است کہ امروز زن خود چیزی گوید گاہ بو سے طعام
از خانہ خود شمید زانش پیش آمد و تواضع نمود و گفت کہ شخصے کہ تمام روز کار و سے
سکینی عجب کر کمی است کہ انقدر حین و نقد برائے ما فرستادہ است و گفتہ فرستاد
کہ اگر حبیب در کار میفرماید و در خردوری میفرایم نقلاست کہ روز سے خواہر حسن لبر سے

[illegible]

در خاندان تاریک بود سوزن از دست و بے بختی و غم الحال نور سے درخشید و خاندان
روشن گشت حبیب هر دو دست بر شپم نهاد و گفت بخوابم که بخور کر است وزن
خوابم سپید رخ روشن کرده خوابم حبس و فاسد آن جامع الکملات حسب
سفینه الاولیاء دیگر اہل خبر بقول صحیح بسال یکصد و پنجاه و شش ارقام مقرر نمایند و حسب
مقرر الاولیائین در سنہ یکصد و شصت و یکصد و چهل و یک فرمودہ است از مکتوب

آن حبیب خدا حبیب اللہ	اہل صدق و صفہ حبیب اللہ	ہست تاریخ ملتش سرور
مادے اولیا حبیب اللہ	ایضاً	آن حبیب حق شہ عالم حبیب
یافت چون از ہر دینت مگانا	سال رحلتش بقول اہل صدق	یوسف آمد نیز محبوب نان
ہم باقوال دیگر اسے اہل ہوش	لفظ علیجاہ تاریخش بدان	باز سال ارتحال آنجانب
شد محبوب کامل از سرور عیان	حضرت سفیان ثوری	رحمۃ اللہ علیہ

کفایت سے ابو محمد اللہ است و نام پدر سے سعید کہنے الاصل بودہ در بزرگان بن
اور امیر المؤمنین و امام المسلمین گفتند سے در علوم ظاہری و باطنی خود ثانی نہاشت
و ابتدا سے توبہ سے آن بود کہ یک روز در مسجد برفت بغفلت اول پاسے حبیب در
مسجد نہاد از غیب آواز سے شنید کہ اسے سفیان آیا تو ثوری لینے چار پایہ ہستے
باستماع این آواز از ہوش برفت چون ہوش آمد محاسن خود بگریخت و طالعہ بر
روئے خود زد و گفت چون پاسے در مسجد باد بے ہنوا می نامست از نزد انسانان
خجور کرد و نقلست کہ روز سے خلیفہ عبدشیش سے ناز می کرد و در نماز محاسن خود
بگریخت میداد سفیان گفت ہمچنین نماز تو نماز نیست فہر اسے قیامت این نماز اجر و
پلید تو خواہند و خلیفہ گفت آہستہ تر گوئی گفت اگر چنین می شد بد از عم در حال
بول من بخون میگردد و خلیفہ آنرا در دل گرفت روز دیگر خلیفہ حکم کرد کہ دار قایم کنند و
سفیان ثوری را بردار کنند تا دیگران غیرت گیرند و باین سخا می پیش نیابن چون
انجیر سفیان رسید آب در دیدہ بگردانید و گفت خدا یا بکیر ایشان را اگر فتنی سخت
وزانوقت خلیفہ بر تخت بود و ارکان دولت در حواشی نشسته ناگاہ سقفت

با خدا عہد سببہ ام کہ عمارت دنیا نہ کم چنانچہ ہمہ سراسے دے پختیاد سواسے دہلیز بیرونے
 دروازہ کہ آہنم بعد وفات شیخ فروختا و نقلاست کہ شفعے پیش دے آمد و گفت کہ سقفت
 خانہ تو خزانہ است فروختا و ہر افتاد و گفت سبت سال سبت کہ شیم بالا نکرده ام و سقفت را تدبیرہ ام
 نقلاست کہ روزے مارون رشید با امام یوسف رضی اللہ عنہ گفت کہ مرا پیش داؤد
 طائی بہرید تا زیارت کنم امام یوسف بدرخانہ داؤد آمد بار نیافت آفرانہ داؤد و روزہ است
 تا شفاعت کند ما پیش داؤد گفت کہ اے جان مادر یکبار مارون رشید را نزد خود بار دہ
 گفت من ہرگز آن ظالم را نہ بینم گفت بہر حق شیرین اورا را دہ گفت الہی تو فرمودے کہ حق
 مادر نگہدار ناچار اجازت داد مارون رشید و امام یوسف آمد مارون صترہ و دینار پیش
 دے نہاد و گفت بگیر کہ این ازال حلاست گفت ہمال تو حاجت نہ دارم کہ من قطعے از خانہ
 خود نہبر و ختہ نقد آن نفقہ خود میکنم و از خدا خواستہ ام کہ چون این نفقہ تمام شود جانم بستاند
 امام یوسف از مادرش پرسید کہ نفقہ او چہ قدر باقی است گفت دہ درم سیم از نفقہ او
 باقی است و ہر روز دینار سے خرج میکند ابو یوسف حساب آن باو گرفت تا آخر روز
 امام یوسف گفت کہ امروز داؤد طائی وفات خواہد یافت ہمہ درین اثناء خبر رسید کہ داؤد
 طائی در نماز آخر شب چو سر بسجود نہاد جان بحق تسلیم کرد و پیش از مرگ وصیت کردہ بود
 کہ مرا زید دیوار سے دفن کنند تا کہ سے از پیش رو من نگذرد پس چنان کرد و دفن شد
 در سال کھید و شصت و دو و بقوسے کھید و شصت و پنج ست از مؤلف

چو آن شاہ زمان داؤد محمود | نجلہ آمد بعد صدق و صدا | بہر حدیث بگو سلطان داؤد

دوبارہ زیب تو ہا و دعا | عقیبہ بن الخلام | رحمۃ اللہ علیہ شاگرد و مرید حضرت

خواجہ حسن ابصر سے بہت در زہد و ورع قدے ثابت و دے مستحکم داشت نقلاست
 کہ وقتے خواجہ حسن ابصری و عقیبہ ہر دو بلب دریا تشریف آورند عقیبہ بر دے دریا
 روان گشت حسن فرمود این درجہ از چہ یافتی گفت سی سال است کہ تو آن میکنی
 کہ صغیر مایند و من آن میکنم کہ او میخواد این رتبہ از تسلیم و رضا دے وی حاصل کردم
 و بسبب توبہ دے آن بود کہ وقتے نہ منے سر پوشیدہ اورا ہرقت و شہماںی دے

و بیاوت معروف شد تا کارش بجا آید رسید که مادرش روزی در میان غم شد در
 سایه درختی عبد اللہ را خفته دید و مادر سے مسیاه شاخ نرگس از دامن گرفته گیس از او
 میزدانند نقلاست کہ نام عبد اللہ کی سال حج کردے و کی سال غزا و کی سال تجارت و
 شفقت تجارت برد و دیشان براہ خدا صرف کردے و در دیشان را خزا و ادے
 کہ بخورند بعد از خوردن ایشان استخوانهای خراشیدہ دے ہر کہ بشیر خور دے
 بجز استخوانے بوسے در ہیے بخشیدے نقلاست کہ روزے امام عبد اللہ در
 راہ میگذشت نانبیای ربطا گفت کہ حج بہ اللہ بن مبارک می آید از وی چیزی بخواہ
 کہ ششے بہت کرم محروست خواہر گذشت نانبیای برخاست و بایستاد و گفت یا عبد اللہ
 دعا کن تا خدا التماسے اچشم من روشن کند عبد اللہ سر در پیش فکند و دعا کرد فی الحال
 چشمش بنیا گشت نقلاست کہ کی سال عبد اللہ حج زودت چون تاریخ ششم ذی الحج
 آمدہ تا ساف شد کہ چراغ ز فتم دور سہین خیال رفت بصر از سے پشت دو نماز کرد
 پیش و سے آمد و گفت یا عبد اللہ مگر آرزو کے حج داری گفت آری گفت بیا
 تا تر العرفات رسانم عبد اللہ در دل گذرانید کہ سہ روز در حج باقی اندر ایشش ماہست ابن سیر زن
 بگوید و البیانات خواہر بر دیر زن گفت کسیکہ سنت نماز با دایہ سبحانی فریضہ بر لب جمیون گذرانید
 و تا آفتاب بر آمدن آفتاب بحر در سیر او میتواند کہ تر البیانات رساند گفت بسم اللہ و پاکوار راہ نہاد
 چون سیر زن بردیا رسیدی گفتی ای عبد اللہ ششم پوش چون پوشیدی خود و پیرہ زل را
 با لظرف دریا یافتی تا آنکہ جانوز البیانات رسید چون از حج فراغت یافت پیرہ زن گفت کہ مرا
 پسری است کہ از دست مدیو در غار کوه بجادست مشغولست بیا اورا بہینم چون در غار رسید جوانی نہ
 زور و رمی و ضعیف و نوزانی چون مادر را بدید در پاکوی افتاد و گفت دایم کہ بارادہ خود
 نیامدہ ملک تر خداے قبالے فرستادہ است تا مرا تجیز و تکفین کنے کہ عسر من
 بہ آخر رسیدہ است این بگفت و وفات یافت اورا تجیز و تکفین کرد و بعد از ان پیرہ
 زن گفت الحال من سوائے ازین کارے ندارم کہ دم عمر خود بر سر گور بسجود و ششم
 و عبد اللہ را رحمت ساخت نقلاست کہ امام عبد اللہ غلا سے داشت

قرآن و زاهد و واعظ و عابد و متقی بود کلامی عالی و بیانی شافی داشت و در موعظت
آینے بود کہ با مفسران ثوری محبت داشت و معروف گری را کثالتش از سخنہا سے وحی
بود و تمام عمر تجرید و تفکر نگذرانید اور گفتند کہ مراد ان گہنی گفت از انکہ من طاقت و شیطا
ندارم گفتند چگونہ گفت مرا شیطان نے قہشت کہ اور را شیطان نے وردست دو
شیطان چگونہ سلامت نام د از شیخ احمد واری رحمۃ اللہ علیہ روایت است کہ وقتی
ابن سماک در بخارا شد فارورہ سے پیش طبیب میروم در راہ پیرے روشنی میرے
با چہرہ پر نور پیش منی آمد و گفت کیا میرے گفتم ابن سماک بیمار است براے و سے
دارو سے از طبیب میخو اگفتم سبحان اللہ دوست خدا از غیر خدا استوائت میخو اہ باز کرد
و بہ نزدیک ابن سماک برو و بگو کہ دست بدان عضو کہ رنج دارد بہ ہند و بگوید اعوذ باللہ
من الشیطان الرجیم و بالحق انزلناہ بالحق نزل من بارگشتم و حال با و سے
بیان کردیم ابن سماک ہنپان عمل کرد نے الحال بعث یافت و ابن سماک گفت کہ
او حضرت علیہ السلام بود کہ ترا با این عمل ہمہری نمود و فوات ابن سماک باتفاق اہل
افزار در سال یکصد و ہشتاد و سہ ہجری سے است از مؤلف

رفت چون ابن سماک از دار دہرا شد جو گنج پاک پیش زہر خاکسار سال ترمایش در کمال سہت
ہم عیانت و الباقی سماک شفیق بلخی رحمۃ اللہ علیہ کنیت و سے ابو علی
و اصل و سے از بلخ سہت و از قریبے مشایخ و صاحب کرامات از مجتہد و مقامات بلند و متقدم
زمان خود بود و بحضرت امام موسی کاظم و سلطان ابراہیم بن ادہم رحمہم رحمہم محبت
و پیرو مذہب حنفی بود و عمر در ثوکل و قناعت گذرانید و صاحب تصانیف و رفوہ و علم
اوستاد شیخ حاتم احم سہت و سبب توبہ و سے آن بود کہ وجعے اسباب
تجارت بار کردہ تبرکستان میرفت اتفاقا گذر و سے در تہانہ افتاد بیت پرستے
را دید کہ پیش بت بینالد و حاجت بخواست گفت اے اہمق آفریدگار سے داری
حق الفیوم و قاضی الحاجات پس چرا پیش این بجان مجہدہ میکنی و بینالے او گفت
اگر حال ہمین است کہ حق قادر و ورزاق مطلق است پس تو چرا از شہد خود

شہادت حضرت شفیق العلی نقول صاحب سببۃ الاولیاء وغیرہ در سال یک صد و نود و
 یازد و پنج ہجریست و صاحب فہر الواصلین سال شہادتش سنہ یک صد و ہشتاد و چار
 ہجری فرمودہ از مولف **ع** آن شفیق بلخ سپہ دستگیر شد از دنیا ملک جادوان
 سال و صلش صدیق صادق گو ہم جو از مطلب جان جهان آدمی قدس آمد و سلطان ل
 ہم با فضل دیگر تاریخ آن یوسف اسباط رحمۃ اللہ علیہ صاحب
 مقامات بلند و کرامات عجیبہ در علوم ظاہر و باطن طاق و در تجربہ و نوکل گمانہ آفاق بود
 القاسم کہ یوسف اسباط ہزار ہجریست یافت تمام و کمال براہ خدا فقر داد و خود
 برگزیدہ مایافتی و از شد آن معاش ساختہ و تا چیل سال عریان تن بود کہ پیرانی
 خود نہانت سوائے خیمہ بندی کہ بدان سرخورت داشت و کہ خرقہ کہند کہ بالائی خود
 سیرامیر شہید و وفات آن جامع الکملات در سال یکصد و نود و ہشت ہجریست از مولف

چو یوسف بر رخ نمود پرده بر بست	روان شد ریح پاک اودافا پاک	ابو سلطان ولی تاریخ و صلش
دگر فرما کہ یوسف ز ہر پاک	ابو سلیمان الدارانی قدس اللہ سرہ نام و س	

عبدالرحمن بن احمد بن عطیہ است از قداسے مشایخ شام و زہد و ورع گمانہ و مقتدا می
 نوامہ خود بود و در آن وسیع سبب از مضافات و مشق کہ در آن سکونت داشت و از
 غایت لطف کہ بر خلق خدا کردے اورا بجان قلوب گفتندے و در علم حدیث و تفسیر و
 صبر و تقویٰ و انانی و درین امت چند آنکہ وے در جوع و قافہ صبر کردیم کہ نتوانست کہ
 نقیست کہ وے فرمود کہ شبے کہ در مسجد بودم و از سر آرازم نبود بوقت دعا
 یکدست خود در پیش پنهان کردم راحنے عظیم من رسید در خواب شرم تافنی آواز داد
 کہ اے سلیمان کہ دستے کہ بوقت دعا بیرون کردی روزے آن نبود ادیم اگر دست
 دیگر ہم بیرون بودے نصیب آنیم تو رسیدے بعد از آن سو گند خوردم کہ در برادر گرامانم
 الابرار بودست خود و نیز میفرمود کہ شبے در خواب حورے دیدم کہ چون سینہ دید از گوشت
 لبہا سے وے نورے روشن میگشت بعدیکہ جهان را روشن کردی گفتم این نور
 از کجا یا شے گفت شبے از خوف خدا قطر چند اندیدہ باریدے بدان آب رو من

من کار نمی کند چون دیدند آن پیر فتح موصلی بود حضرت سرخی را حواله ده کردند و دوست از دهی که باز در مشیت نقل است که روزی از حضرت فتح موصلی از صدق سوال کردند و دست در کرده آن بزرگان کرد و بارگاه آهین یافتند بیرون آورد و بیک دست نهاد و گفت صدق اینست و پس وفات حضرت شیخ موصلی بروز عید الفصح سال دویست و نوزده و بقول بعضی دویست و بیست و هجرت نقل است که چون روز عید الفصح آمد دید که بر مردم قرآن می کنند و دهی که آسمان کرد و گفت آئین سیدانی که چیزی ندارم که بر آن تو قرآن کنی صرف متاع جان خود نیز من است این را قبول فرمایش انگشت بر خط و مناد بختیاد و بر حمت حق پیوست و بعد در یک بزرگوارش خطا برانداختن کار و پاشمشیر عیان از دست

شیخ جعفر بن علی مقبول	یافت چون زبیدان بخند برین
یافت قرب بقراب سچا بختی	قطب حق یا محب حقان
سال ترمیل دهی عیان کرد	شیخ بشیر خانی قدس سره

کسیت دهی ابو نصر و نام پدر دهی عارف بن عبد الرحمن بن عطایان گمان بن عبد الله و اصل دهی از مرد است از قضا که مشایخ صوفیه صاحب مقامات بلند و کرامات از بلند اند و تا دواقی مقیم انداد بوده است و ابتدا دهی که تو به دهی که آن بود که دهی که شوریده روزگار بود و درام خمر خور دهی روزی در حالت مستی شعر از زبان میرفت که خدا دهی یافت که بروی بسم الله الرحمن الرحیم تحریر بود از زمین برداشت و بطرف میکرد و بروی که مالید و بقطعه تمام بجای نهاد و در همان شب نوزده از بزرگان آن شعر حق نجات قضا که ماه خواب دید که میفرماید بشیر خانی را بگو که دهی نام مرا پاکیزه کرد و در دهی داشت نام او را در دنیا و عاقبت پاکیزه کردیم آن بزرگ چون از خواب بیدار شد گفت بشیر خانی مرد دهی فاسق و دایم الخمر است و حق تو را غنایت آئین چه سبب گویم غلطی بنم برخاست و طهارت کرد و نماز خواند و باز خواب رفت باز بهیچان دید دهی که الصلاح بخانه بشیر خانی رفت گفت بشیر خانی پس در اینجا که مجلس بود رسید گفت که مست و خمر است گفت بشیر خانی که مست

کہ برادر تنور نشین سپین شیخ احمد رفت و دوران تنور کہ برائے بختن ماننا تافت بود بست
 بعد از سائے ابو سلیمان شیخ احمد را طلبید بہ چند جہتند یافتند منمود کہ در
 تنور بنشیند کہ در آنجا خواهد بود کہ در میان منجم او حدیث کہ ہرگز خلاف گفتہ مکی ر
 نہ کنند و ان چون در تنور دیدند یافتند کہ مشغولست موعے وے بالمش تنور
 منوختہ و فوات شیخ احمد با جماع اہل خبر در سال دوصدوسی دودہم حسبت از مولف

احمد کہ سر آمد جہان بود | ایکنائے جہان بدو ہوا طاق | دل گفت کبیر سال وصلش

خرمودہ خرمب آفاق | سخن حاتم بن مخوان اہم قدس سرہ کینت وے

ابو عبد الرحمن واصل وے از بلخ متنفذ مذہب مریش شیخ شافعی و پیر شیخ احمد غفر و
 و از بزرگان پیشانچ خراسان در زہد و ریاضت و ادب و دوع و صدق و احتیاط
 بے نظیر بود نقابت کہ روزی در بلخ و غلامی گفت و فرمود الہی ہر کہ درین مجلس
 گناہگار تراست اورا پیام ز نباشی حاضر بود چون شب بنامش بارادہ در ذی
 کفن در گورستان رفتہ سر قبر باز کرد آوازے شنید کہ واسے بر تو کہ امروز در مجلس تم
 اہم آرمزیدہ شدی و پانہ جہان گناہ مشغول گشتی بنامش از ان کار ناجار تو بہ کرد
 و شیخ محمد رازی سیفر را بد کہ چندین سال در خدمت حاتم اصم بودم گاہے نزدیک
 کہ در ختم شدہ باشد مگر یکبار کہ در بازار می گذشت دید کہ شاگرد اورا القالی گرفتہ
 و می گوید کہ از من قرض گرفتہ و خوروی حالادہ و نہ خلاصت کنم حاتم اصم ہم
 در آنجا بایستاد و بہ بقال گفت چند روز صبر کن بقال گفت نمی کنم اگر شمارا بر شاگرد
 خود زعم می آید از نزد خود برہید از جماع این سخن حاتم در ختم آمد و ردابے مبارک
 خود را از دوش برداشتہ بر زمین زدے الحال رو اسے شیخ پر ز شد
 من بعد بقال گفت کہ انچہ حق است برادر زیادت کن اگر خواہی کرد سبز خواہی رسید
 بقال اول حق خود برداشت و باز از راہ حرص دست زیادت دراز کرد فی الحال
 دست وے خشک گردید نقابت کہ شخصہ حاتم اصم را بہ عورت طعام طلب کرد
 گفت بسہ شرط میروم یکے آنکہ ہر جا کہ خواہم بنیم دوم ہر جا کہ خواہم بخورم سوم ہر جا کہ بخورم

در اوجیت و صاحب تصانیف بود و نیز از مرید کمال ذاکل داشت و اولی مرتبه خاتم نعم
 بود و بانچه تراب سلطانی ابراهیم بن ابراهیم و شیخ با نیز بدست طامی و بدو بعضی حداد
 نصیبیت داشت و چنانچه ما نزد لشکریان پوشیده و بی بی فاطمه که اهلیه او بود
 در طریقت آسجیه بود از آیات الهی و بدو در شام میرزا انامر از بیخ بود چون فاطمه
 پس بنجدت شیخ احمد فرستاد که مرا از پدر من بخواجه احمد اجابت نه کرد و یار دیگر کس
 فرستاد که من ترا رهبر می دانسم باید که رهبری کنی و راه بر نیاشی
 ناچار او را از پدرش بخواجه فاطمه را بدو بخشید و او را فاطمه ترک
 شغل دنیا بگفت و بگفت غایت با احمد پیاد شد نقلست که وقت احمد را قصد
 زیارت با نیز بدو افتاد فاطمه با او رفت چون پیش از با نیز آمد فاطمه از رخ نقاب برداشت
 و با نیز دیدگشتا خانم سخن و از او جدا از ان تغییر شد و گفت ای فاطمه ایچیک گنجی هست
 که با نیز بدو دخی فاطمه گفت تو محرم طریقت منی و او محرم طریقت من است از تو بهوایم
 و از او به بخواجه او از صحبت من بی نیاز است و تو بمن محتاجی و چه هست فاطمه با نیز بدو
 گشتا بودی تا روزی ششم با نیز بدو بر دست فاطمه که خنایه بود افتاد و گفت ای فاطمه
 از براس چه خنایه گشت با نیز بدو این خنایه که تو دست و خنایه من ندیده بودی
 مرا با تو بنیایط بود اکنون که ترا نظر بر من افتاد صحبت ما بر تو حرام شد نقلست که
 شبی در زده در خانه شیخ آمد بسیار بگشت بهیچ نیامست شیخ آه از داد که امی جوان
 دلو بگیر و آب از چاه بر کنش و طهارت کن و نماز تشهیدل شوی امروز شود چیزیست و بدو هم
 محروم نگردی و زده چنان کرد چون روز شد خواجه صد و تیار بیاورد و بدو داد و غم بود
 این جزای عبادت یکشب نماز است و زده حالته بدید آمده و لکره بر انداشت
 افتاد و گفت ز قبول شکیم مرا براه خدا رهنمای کن که دولت لازوال از درگاه لایزال
 حاصل کنم شیخ او را بر می کرد و یک از اولیای حق شد نقلست که وقت شیخ احمد
 در حالت سفر در خانقاه بزرگ رسید با جامه سپاهیان که کس او را نمی
 شناخت و چند روز در آنجا اقامت کرد و صفویان بر سر انکار بر آمدند بر خود را

بود و در انصاف بسیار است و در انواع علوم سمیت عالی داشت و در فراست
و صداقت بے نظیر و در تجرید و تفریح مخصوص نقاشی که حارث محاسب شیخ نیران
و بنار از پدر میراث باز ماند چون پیش وے آوردند گفت به میت المال سلطان
بر بگفتند چرا که بغیر خدا علیہ الصلوٰۃ التامیٰ فرموده است القدر ویت
مجموع من هذه الامامة یعنی گروه قدریه گبر این امت است و درین قدری بود
پس او گبر بود و من مسلمانم مرا و در مترو که وے نیر سر و همه را ترک کرده است از قدر
مال کثیر برداشت نقاشی که عنایت حق در حق وے بیان بود که جوئی و وے
دست به طعام بہت بردے رنگ نگشت وے کشیدہ گشتے و نتوانستے کہ لغت بردارد
فے الحال ترک کردے و خواجہ غنیہ قدس سترہ میفرماید کہ روزے حارث پیش
من آمد و وے اثر گر سنگی دیدم گفتم با حارث اگر بفرمانی طعامی حاضر سازم گفت
نیک باشد بخانه شدم شبانہ طعامے از جو وے ہم سایہ آندہ بود پیش وے بر دم
بوقت خوردن دست وے متناوعت نکرد چون بنزد شکل لغتہ در دکان نهاد
در حلقہ مشافرو شد آخر بیرون انداخت و پرسید این طعام از کجا بود گفتم از خانه
همسایہ کہ وے داشت آندہ بود گفت طعام شبہ در حلقوم من نمی رود و پیش
در ویشان آمینین طعام نباید آورد و مرا همراه خود بخا و خویش بر و دیارہ نانی خشک
حاضر آورد و گفت این حال است کہ لائق خوردن در ویشان است و گویند کہ حارث
محاسبی در محاسبہ مبالغے تمام داشت چنانچہ او را محاسبی نام کرده بودند و فرات
شیخ حارث دو سال و دو صد و یکہ ہجری است از مولف

محاسب پیر خاشاہ زیجاہ	کر از دل باہر آمد از حق و میل	چو رفت از دار دنیا سوخت
شده قطب کمال سال بر میل	الہی	رفت چون حارث از جہان فنا
یافت با قرب حق کمال میل	گفت ہر دل بہال تر حلیش	زبدہ دین محاسبی ابدال
شیخ ذوالنون مصر کے قدس سترہ کنیت وے ابو عبد اللہ و ابو الفضل و اصل وے از مصر است و از علمائے شریعت و ملوک طریقت و سالک راہ ہند		

و صاحب نعمات الانس این ذکر را بطور دیگر نقل فرمود که در لغات تفصیل در نسبت
 نقاست که روزی حضرت ذوالنون کشتی سوار بود و اتفاقاً بازگاسته را کشتی گوهر
 ظاهر شده همه اهل کشتی را بر روی متهم کردند آخر اتفاق کردند که این گوهر نزد ذوالنون
 و ذوالنون خاموش بود چون از ارباب آن از حد گذشت ذوالنون رو به بعدی آسمان کرد
 و لب خنجر بیدست مال برادران هزار بار بیان آمد دریا سر برادر دنگ در دمان هر یک گوهر
 بود ذوالنون یکی گوهر گرفت و با بازگان داد اهل کشتی چون اینچنین دیدند از کز
 خود پشیمان شده پیش ذوالنون حاضر شدند و ذوالنون از کشتی بر آمد و قدم بر روی
 آب نهاد و بر رفت از آن روز شیخ ذوالنون مشهور گشت و در اصل نام وی
 نوربان بن ابراهیم شاگرد امام مالک و مرید شیخ اسرافیل بود و نقاست
 که حضرت ذوالنون را خواهری بود در خدمت و سعادتی روزی آن غنی که
 قال الله اعلمکم العلم و انزلنا علیکم الذی السکون و انزلکم الی سدر ایلینا
 من و سلو س فرستادی و خنجر بیان را نفرستی بخدا که از پانستینم نام و سلو
 نفرستی در حال من سلو س باریدن آغاز شد و هر قدر که خواست سارید
 نقاست که شخصی صد هزار دینار میراث پدری بخدست ذوالنون آورد و گفت که
 مریدو مشوم و این مالی براه خدا میدهم ذوالنون او را مرید خود کرد و مالش بر او خدا
 بدرویشان داد و چنانچه هیچ نماد روزی که قدری خرج بدرویشان حانقاه بستان
 و میر خود را شخص آه بر آورد و گفت در بیخ کجا است صد هزار دینار دیگر که بدرویشان
 بدیم ذوالنون این سخن شنید و دانست که هنوز و س بقیقت کار نرسیده
 او را بخواند و گفت ای فلان دوکان عطار بر دوسه دهمسم دار و س فلان
 از دس بگیر و بیار و برنت و بیار و دو گفت در ماون بکو ب بروغن خنجر کرده سده اند
 خنجر بره باز و بسوزن در دس سوراخ کن و نزد من بیار و س همینان کرد
 و بدست شیخ آورد شیخ او را در دست مالید و دم کرد و س مال ساره ایوت شیخ گفت
 که هرگز ان شخص همینان ندیده بود و گفت ای بار ابا باز بر قیمت کن لیکن مضر و شش

१५५

و خلیفه مقتدر او شد و بجزرت و عزت باز گردانید و گفت که منشی حضرت ذوالنون
 داناته یافت بقتا کس از اولیا رسول صلوات الله علیه و سلم را در خواب دیدند که میفرمایند
 که امر فرزند و نسبت خدا و ذوالنون نزد ما خواهد رسید یا استقبال او برآمده ایم و چون و چنان
 گزینشانی و به خط سبز نوشته یافتند و خدا قلیل الله مات فی سیف الایمان و بعد از
 حبیب الله مات فی حب الله چون جنازه او را برگرفتند آن تاب پناست
 بنام بود مرغان از هوا بیامدند و بر کاسه خود در هم بافته بر جنازه و همراهیان جنازه اش
 سایه کردند و پیشتر احدی آن قسم مرغان را ندیده بود و بدین این گزاست مگر آن
 شیخ بعد جنازه حاضر شد و تا گشتند و قیامت شیخ خود ذوالنون بنحو سیاحتیه را خواند
 و غیره در سال دوهصد و چهل و پنج بحیرت و مزار که هر بار در دهر است و صاحب نقوشان اش
 رحلت آن جناب در سال دوهصد و چهل و صاحب قبر الواصلین در دوهصد و چهل و چار
 تحریر فرموده اند علی اقتیالات الروایات و لیدر دفن بر مزار و کس نوشته یافتند
 چنانچه خط آدسیان مانند نبودند و الف و حلیب الله من العشق قلیل الله و کس
 مسکرا ن هرگاه که آن نوشته را می تراشیدند باز موجود یافتند و تاریخ و قیامطابق

شیخ ذوالنون شاه عالمیاده	بر چون زینحان بحیث را	اسالم صالح و عقیق بنحان
اسال تحصیل آن خدا آگاه	هم نزد هر سال تر حلیش	گفت نادی حق و الله
ایضا مطابق	سفر کرد از جهان ذوالنون	کشادند از بلیش جفتی باب
چو ذاتش مرد سیدان یقین بود	و حالش از لقا مرد در باب	اگر مستقیم ز دل سال و حالش
نذا آمد که نادی قلب انقلاب	ایضا مطابق	چو ذوالنون ازین دار دنیا یار
سفر کرده کرده بحیث گذار	تاریخ آن هر سیخ یقین	شده مهر بر تو فکن چون قمر
و کربانه حق رقم کرده ام	بی سال تر میل آن نامو	اگر بی بهان نیز سال وصال

زهر تفکر شود و حلیه گر
 نام دسکه ابن اخصمین و تقو دسکه ابن محمد بن حسین از اکل مشایخ خواست
 و در بهر و چاه و تقو دسکه را سیخ و دسکه داشت کجایه تاسی سال

اندر زندگان پنج ضرر سے یہ ہے نرسیدہ ایشان نشانفتند و دفن کردند از مولف		
بوترا بیا آنکہ بود در عالم	شیخ کیا ولی حق کامل	ارکانش صاحب مسجد گبو
ہم بفرماوے حق بکامل	شیخ ابراہیم بن علی قدس اللہ سرہ	
اجمل کے از اصفہان است و یا شیخ معروف گرجی قدس اللہ سرہ صحبت داشت		
از تقدیرین مشایخ و صاحب کشت و کرامت بود و میفرمود کہ ہر گاہ خواہی کہ کسی را		
از اولیائے حق بشناسی چیز سے از دنیا پیش وے حاضر کن اگر بگیرد و بتور بخور		
اگر از اولیائے شرف و اگر بگیرد و بخور محمدی جبرے کند پس بدانکہ از اولیاست وفات		
دبے در اصفہان با جماع اہل خبر در سال دو صد و چهل و ہشت ہجری است و صاحب سفینۃ الاولیاء		
و غیر دو صد و چهل و ہشت ہجری فرمودہ اند از مولف	شیخ ابراہیم شاہ اصفہانی	
ان خلیل حق حبیب با صفا	شد لغز و سیرین منزل گزین	کرد چون رحمت ازین ایزدنا
طالب محبوب حق سالش با صفا	ہم بخوان محبوب قطب الدنیا	نیز سلطان زمین گرد و قسم
سال تالیخ و صفاش بے ربا	ہم وے پاک مقبول اندر ہست	سال تاریخ قبول اولیا
باز سال دار حال انجنا ب	شد غیاں از عقل انجمن نما	شیخ ذکر یا بن سحر
ہر وی قدس سرہ از کبار مشایخ استیجاب الدعوات بود امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ		
فرمودہ است کہ شیخ ذکر یا از حبلہ ابدالست وفات وے در ہرات در ماہ ربیع		
سال دو صد و پنجاہ و پنج واقع شدہ قطعہ تاریخ از مولف		
شیخ ذکر یا شہ ہر دو سرا	یافت از جن در رحم خلد جا	عابد و مقبول سال میل او
ہم لغز یا ز ہندین با صفا	باز سال انتقال انجنا ب	شد از اول حبیب کبرا
شیخ ابو عبد اللہ شجرہ قدس اللہ سرہ از بزرگان مشایخ خراسانست و ابوبکر		
صحبت داشت و بار بار بر قدم تجرید سفر کرد و بنا بہت متوکل و متورخ و متفق		
بود و با تیاہ اہل دنیا کار سے نہ داشت لقا کہ شخصے بو سے گفت		
کہ یک دنیا ز سرخ و زرم و می خود ہم کہ بتو ہمہ مصلحت چہ بینی گفت اگر مہی را بہتر		
و اگر نہ ہی مرا بہتر وفات و می در سال دو صد و پنجاہ و پنج ہجری است از مولف		

خواست و بیاد دور ساعی بترن رسید گفتم اسے شیخ انجیر جاسے بود و اشخص تحت نشین
کسبت گفت آن بیابان سید بنی اسرائیل است و آنم و قطب لمدار آن چیل کس چیل
ابدال اندک کار و بار تمام دنیا و الایان است گفتم بیک ساعت در تید بنی اسرائیل
چگونه رسیدیم و باز آمدیم گفت یا ابا کر تر بر رسیدن و باز آمدن کار است نه که از بر رسیدن
و نیز شیخ ابو کر و راق می گوید که روز سسے شیخ ترندی چند جزو از تصانیف خود بن و او فرمود
که برو و این برادر و بریا بنی راز چون دیدم همه علم حقایق بود و ریلخ و شتم که آن اجزا دریا
بین دارم در خانه خود در شتم و شیخ گفت که بریا انداختم فرمود که چه دیدی گفتم هیچ ندیدم گفتم
که نالدا خیمه برو و بریا انداخته چون انداختم آب دریا را دیدم که از میهم جدا شد و صند و رسته
سرشاده پدیدار گشت و آن جزو را در صند و رقه افتاد و در صند و رقه بند شد و در رسته
آب برفت باز آمدیم و حال بشیخ گفتم و استفسار حال نمودم گفت که چیزے در علم
و نظامه تصنیف کرده بودم که کشف تحقیق آن بر همه عقول مشکل بود برادرم حضرت از من
که آن اجزا بوسے دهم و آن صند و رقه را ما بهیان دریا بفرمان خضر آوردند و حق جل و علا
باب دریا فرمان داد تا صند و رقه را خضر رساند نقلاست که شیخ ترندی در مدت عمر خود
چهار و یکبار خداے عز و جل را در خواب دید نقلاست که در حالت جوانی
شیخ زنی با جمال بالدار بر شیخ عاشق شد هر چند تدبیر وصل کرد میرشد روزی خبر یافت
که شیخ و دباغ است خود را بریار است و در باغ رفت چون شیخ را دید که بکبریت و القات
نکزد و از دباغ بر جست و باز دے که حسن گشت که زوے این سخن بیاد دے آمد
در خاطر گذشت که چہ بودی که اگر حاجت آن زن روا کردے و لید از آن تاب گشته
چون این خطره در خاطر دے خطور کرد و اندوه ناک شد و گفت اسے نفس خبیث
در جوی این خطره بخاطر تو خطور نکرد اکنون لید باز ریاضتے اسے بسیار خطور این خطره
در دل تو چه معنی دارد پس اینایت غمناک شد و تا سه روز ناخوش داشت لید سه روز
سپید خدا صلوات را بخواب دید که میفرمود آسے و بر بخور شود غم کن که این خطره نه از است
که در خیال تو خجسته واقع شد لیک این خطره از است که از ایام جوانی تو تا حال چیل ساس

دو یحیی بود و سب از انبیا که یحیی بن زکریا علیه السلام است و درم از او لیا که یحیی بن
مکار و زکریا بن خدیج باشد سره و آنکه لید از خفاست از شدین و منوان الله تعالی اعظم
برین برادر و عطف کنست او بود و نیز ثقلست که یحیی را برادر است بود و در که مخطوطه او به یحیی
نامه نوشت که سر از زود آتم و از ان یافتم و یک باقیست و عاکن تا نیز حاصل گردد و
یکه آنکه از زود بود که آخر عمر در قوه مبارک گذرا تم بحرم کعبه ایدم که فاضل ترین بقاع است
و دیگر آنکه مرا خاله که بود و خاله از اس که لایق کنش شایسته بمن عطا کرد که روز و شب
یکه است من حاضر میباشم و بنوم آرد و باقیست که پیش از مرگ ترا به بنیم اسید و ایدم که خدا
آورد و من روزی که یحیی بخواب نوشت که تو خود بهترین خلق باش و بهر بقعه
که خواهی سکنه کن اگر خود بد باشی یا ندان که ترا سودمند نیست دوم اگر ترا مردت و
در دانی که خودی بنده حق را و ایدم نمی کردی که با خود خدمت خلق بر خود واجب
ست و البته پس ترا خدا می سودمند است نه که مخدوم و آنکه آرزوی ملاقاتش
دارم اگر ترا از خدا خبر بودی از من بفرم بودی ثقلست که شیخ یحیی را
در شهر صدر از دیار ایدم و آنکه به تیره اسباب غازیان و صاحبان و جوانان
و علما افتخار کرده بود و قرض خوانان تقاضا می کردند و اکثر خاطر و کسان شغل می بود
شب او به حضرت پیغمبر صلی الله علیه و سلم را در خواب دید که سفیر مایه ای یحیی و لایق شد
و برین خبر و خبر اسان بود که قرض تو ادا کرد و تو شخص مسکینه بر آتو سه صد هزار دینار نزد خود
سیدار و تیره خواهد داد گفت یا رسول الله آن مسکینه چیست چنانم دارد و فرمود تو شهر شهر بروی
که سخن تو شفا می ده است و من چنانچه بخواب تو آمد و ام بخواب آنکس سهم فست پس یحیی انشا الله
بسخن گفت و فرمود که مسلمانان بمن به اشارت حضرت شاه رسالت علیه الصلوه و التحیه در
خراسان آمده ام و صد هزار درم دام و درم شخصی گفت من چنان هزار درم میدم و دیگر می گفت من
چهل هزار درم میدم و ده هزار درم ایدم و بزمه خود قبول کرد گفت نه گیرم که مرا حکم نبوت که یکس
درم بخواد و ایدم و بنیاب را و ایدم و ایدم و از انجا عزم بلخ کرد و مسکنای شهر بلخ
ایرام و کزد تا مدتی در انجا بود و عطف گفت و تو اگر ان را بر درویشان فضل نواز

<p>زیربان خواہ سال فضل و خواہ وگر نہ بود ز اہل پاک</p>	<p>چو ذات پاک او بران دین بود وگر ہم طالب حق طالب اللہ</p>	<p>بخت گشت روشن صورت ماہ بگو تا فریخ او مظلوم حق بین</p>
<p>دل پر در و سر ز باغم و آہ از عظمائے علمائے محمدین و فقہائے بالگین</p>	<p>شیخ مسلم بن حجاج مینشایوری قدس سرہ است کتاب تصحیح مسلم و مسند بکیر و غیرہ از</p>	<p>تصانیف ولایت و وفات وی در سال دصد و شصت و یک ہجریست از مولف</p>
<p>چو مسلم زینت دین بیہ کلام وگر گفتا خیر و قطب معلی</p>	<p>بخت یافت عز و قدر علی شیخ ابو حفص محمد او قدس اللہ سرہ نام وی عمر</p>	<p>دین سکور و صلوات از نیشاپورست صاحب ریاضت و عبادت و مروت و فتوت مرید شیخ عبداللہ باوردی و او ستاد شیخ ابو عثمان خیری ست و بامسید الطالینہ جنید قدس اللہ سرہ</p>
<p>ہم ملاقات کردہ بود و سبب تو بایش آہستہ کہ در او اہل جوآنے و سے برز سنے عاشق بود و در لہ سرو سے نہ داشت بہود سے و در نیشاپور در علم سر مشہور بود پیش و سے رفت و حال خود باو سے گفت بہود گفت کہ اگر تا چہ روز ہمچہ کار غیر و عبادت نہ کنے نام خدا و رسول بہم بر زبان نیاری من عہدے کنم کہ زن مطہر تو کرد و ابو عثمان چہنان کرد چون چہل روز نہ بر آید پیش بہود آمد و جہود عمل سخن کرد و موثر توفیق بہود گفت درین چہل روز از تو بلا شک کار خیری بوقوع آدہ است ورنہ ممکن نبود کہ عمل من ضایع میرفت گفت درین چہل روز ہمچہ کار خیر نکرد نام ارا روز سے در راہ میرفتم سنے در راہ</p>	<p>افتادہ بود ببرد کشتہ و بر کنار در او انداختہ تا کیسے لہودہ رنگ و راہ از پانیفتہ جہود گفت کہ ذات جنی ادا سنے چہ بامروت و احسان است کہ باو جو ویکہ تا چہ روز ہمچہ کار نیک کردی و نامش بر زبان نیار وندی او تر از زنی داد و در کار خیر بہم مصروف کرد ازین سخن آہستہ در دل ابو حفص افتاد و بہر دست جہود تو بہر کرد و بجا رت ہی مشغول و بظاہر کار آہنگری اگر دسے و پنجہ جہود پاستے بر دیشاپور داد سے و جہود بوقوع شام بطوریکہ او را کسی نہ اندکدا سنے کرد سے و جہود بہر سنے برین سنے ال چہن سنے ال تنگہ را تید و ستغرائی و بہوشی بہین غایت بہر سنے غالی مشامکہ روز سنے کار</p>	<p>بخت گشت روشن صورت ماہ بگو تا فریخ او مظلوم حق بین</p>

[illegible]

از دل سر بر زد و با جیل روز آفتاب طعام بخورد پس از حجره بیرون آمد و به جست حق پوست
 بر گرفت آنکجه او را در جیل سال دادند این پسر را بجیل روز و خطا کردند نقلاست که شاه
 و خیرے جمیل داشت و بادشاه که بان خواستگاری او کرد و شاه گفت مرا سه روز
 امان ده در آن سه روز اگر کسی را بگشت روز سوم در ویشے دید که در مسجد نماز
 نیکو میکرد چون فارغ گشت بوسے فرمود که آے در ویش اهل داری گفت آے
 گفت ایل منیوه می گفت مران که می دید که از سه درم بیش نذر دم گفت من خیر خوش
 بقو سپردم و آن سه درم که داری بگذرم بر آے نان و یک درم بومی خوش و
 بگذرم بشیر یعنی صرف کن و معتد به بند بچنان کرد و شاه دختر خود بکاح وے داد
 تسلیم وے نمود و دختر چون بچانه در ویش آمد آے خشک بد بر سر کوزه آب نهاد
 پس سید که این چیست گفت از خود شنایانده است بر آے اشب نهاد و خود و شتر
 خواست که از خانه وے بیرون آید و ویش گفت من سید انتم که دختر شاه بن
 در بنیو اسی نخواهد داد و خیر گفت آے عزیز من نه از بنیو اسی تو میردم نمایی از صدف و امان
 لقیین تو میردم که از دیشبان آید بر آے نفقه او روز نماده و پدر من آے گفت که ترا
 به پر بنیزگار آے و دم حالا بکسے داد که در روزی خود بر خا آے و غریب اعیان ندارد
 در ویش گفت پیش این گناه هیچ سزاست که از سزاست که کفار هم پذیرد بانی و خیر گفت
 در بچانه یمن باشم یا این نان خشک در ویش نان برداشت و با آے
 داد و از دل و جان آنکجه به تو کلی کرد نقلاست که خواجہ علی میرجانی در پیش تربت
 شاه شجاع نان سید او داد و یک روز خوان طعام در پیش داشت و می گفت با خدایا
 مہمانے بفرست تا با هم طعام خویم ناگاه سبکے از در می درآمد سبکے بانگ برساند
 چون سبک برفت بآے از گرشاه آواز داد که همان می خواهی چون فرستاد و هم او را
 از پیش خود باز کرد و بنیوی سبکے کے الحال برخاست و در محله آے شتر بگشت
 با آے نشان آن سبک بیاخت پس بصر رفت سبک را ویر و در خیمه خفته
 حاضر گرداشت پیش او نهاد و سبک سبک التفات نکرد و خواجہ علی خجل شد و بتمام

[illegible][illegible][illegible][illegible]

۱۰۰	۱۰۱	۱۰۲
-----	-----	-----

[illegible]

و انقب مولایم از دل شدند
شیخ ابوداؤد بن اشعث قدس سره
علمانه عظام فقهاء کرام و محدثین عالمین نام داشت کتاب
سنن نامی غیر از تصانیف و بیست و هفت و در سال دوم و مضاف و موقوفه

چو بود او داند نیا سفر کرد

و اگر جو وصل ادا کر اطفال

احمد و اصل دوسے ازہرات سب از متقدمین مشایخ ہرات و پیر شیخ ابوالحسن بن قمار
العلوی اسبغی است و میفرمود کہ طعام چنان خور کہ تو اور اخور دہ باشی نہ کہ طعام ترا
بخورد و اگر تو اور اخوی ہمہ نوز شود و اگر او ترا خور دہمہ دود گردد و وفات وی در
سال دوسم و ہفتاد و ہفت ہجری است و مزار پر انوار شمس ہرات است از مؤلف

شیخ عبد الله بن محمد بن داود البکریه دین
هرگز نزدش نداد آلوده آمد طیب است
است عبد الله بن محمد بن داود البکریه دین

میر محبوب محمد ان احمد طیب است
صوفی کامل دگر اصل محب اہل دین
ہم بفرما مہ دین محمود و احقر طیب است

شرح ابو عبد الله محمد بن قيس طبرستانى قدس سره دام وى محمد اسماعيل ومريد شيخ ابوالحسن على
بزرگين واوستادوابراheim خواص وابراheim بن شعبان کرمان شاهي است ونسبت دے
لبقه واسطه شيخ مفسر بصري ميرسيد بدیع الزماني که دے مرید شيخ ابوالحسن علی دے
مرید خواجہ عبدالواحد بن زيد دے مرید خواجہ حسن ابراهيم قدس الشریع هم نقلست

کہ روز کے برسر کوہ سینا سخن نے گفت از تاثیر کلام حق الہیام و سنگہا از کوہ می سجیدند
و بدریائے امواج می افتادند و قات و کے در سال دو صد و ہفتاد و نہ ہجرت

و عمر یک صد و بیست سال داشت و عمر او سنا دوسه ابو الحسن علی نیز که فقیه و بیست سال بود و مرگ هر بار ابو عبد الله مغربی بر سر کوه طور سنیا است نقلست که شیخ ابو

عبداللہ در تمام عمر خود تاریکی ندیده بود و بجا آنکه خلق را تاریکی بودے ابو عبد اللہ

راروسی بود که در
 صاحب قمار خوش
 شد جواز دنیای دون اندر جان

مدرس ستره از کبار مشایخ بغداد است و مصنف کرامات عالم و زاهد است

جلیلیہ بود

[illegible][illegible]

مجلس اول

۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

[illegible]

Handwritten text in Arabic script, likely a continuation of the previous page, mentioning "الشيخ" (the scholar) and "المرجع" (the reference).

... و ...

[illegible]

سید احمد علی خان - سید احمد علی خان - سید احمد علی خان

[illegible]

وہی ہے جس نے ان کو پیدا کیا اور جو ان کی پرورش کرتا ہے۔

و انچه که در این کتاب مذکور است و در این کتاب مذکور است و در این کتاب مذکور است

بسم الله الرحمن الرحيم

و در این کتاب که در این کتابخانه است

مجلس اول در بیان احوال و حال

چند روز بعد از آنکه...

بسم الله الرحمن الرحيم

و در این کتاب که در این کتابخانه است

این نظر تیر بر اجتهاد و مجاهده نفس است نقلست که شیخ سہیل دلی ماور زاد بود کہ سے فرمود
 وقتیکہ حق تبارکے است بر یکم فرمود و من سبیلہ لغنم یاد دارم و حالات شکم ماور بنیاد
 نیست و نیز فرمود کہ سہ سالہ بودم کہ در نماز قیام شب سید شرم و شش سالہ بودم کہ قرآن
 حفظ نمودم و روزہ دار سے بودم و بعد از دوازده سالگی تحصیل علوم ظاہری متناہم
 نقاشست کہ در اوایل عمر شیخ سہیل در تمام سال براسے و سے بیکدم جو خریدندی
 و اس کردندی و نان بچند سے دہر روز یک اوقیہ روزہ افطار کردی بعد از ان بعد
 سہ روز پس بہفت روز پس بہست و پنج روز پس بہفتا روزہ روزہ بکشد و گاہی
 بود سے کہ در چہل شبانہ روز لطیام و سے یک مضر یادام کفایت کرد سے نقلست
 کہ چون شیخ بہر بیوج رسید ہرچہ داشت از صباغ و عطار و اسباب لطوف و فروش و زر
 و سیم علیحدہ علیحدہ نام ہر کچینس بر پارو کاغذ نوشت و خلق را اگر کرد آن پارو ای
 کاغذ را بر ستر آے ایشان بغیشا نہ تا ہر یک کس یکیک پارہ کاغذ برداشت پس
 ہر کہ در آن کاغذ نوشتہ بود بدو رزائی داشت و از دنیا و متاع دنیا فارغ شد
 نقلست کہ عمر ولایت سخت بیمار شد و اطباء از علاج و سے بجان آمدند آہستہ خواہ
 سہل و اطلب کردہ است دعاے دعا نمودند نہ نمود کہ دعاے من در حق ظالم اثر
 نمی کند اگر تو بکنی و ز نو نیاں را آزاد کنی ممکن باشد کہ دعاے من موثر آید عمر ولایت
 از نگنایان خود تائب شد و نحو سالان را بکشد پس خواہ دست پر عابر داشت
 ہنوز بہ تمام نہ رسیدم بود کہ شفا یافت و لشکر اند آن زروالی بسیار نذر کرد خواہی قبول
 فقر نمود و چون از پیش عمر ولایت بیرون آمد مرید سے عرض کرد کہ اگر چیزے قبول
 میفرمود سے درجہ داداے عرض بکا ر سے آمد گفت کہ نظر بردار و بعد از این
 چون مرید بصرا نظر کرد ہمہ صحرار اپرا ز زو جو اہر و دید نہ نمود کہ شخصے را کہ بحضور خدا
 تبارکے چنین حال باشد او چہ گوید چیزے از اہل دنیا قبول کند نقلست
 کہ خواہ سہل تشری چون سماع شنید سے بیہوش گشتی و تائبست و پنج روز
 و بعد نہ نمود سے و طعام بخورد سے و در موسم زمستان چنان عرق

<p> ۱۰۰ ۱۰۱ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴ ۱۰۵ ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ </p>

[illegible]

سال واصل او بہاگہ گادی ست تیر آمد ہر عبد اللہ کے شیخ ابو سعید خدری
 قدس سرہ نام کے احمد بن عیسیٰ و لقب ہزار واصل و سے از قلب یاد
 و طریقہ خرازی بنو سید پوریت از قدما سے علما سے شریعت و مشایخ طریقت و لغت
 قطب الوقت بود و در علم تصوف چہار صد کتاب لغت و لغت و لغت و لغت و لغت و لغت
 و غیر حافی و بری مطلق صحبت داشت و اول کسی کہ در فنا و بقا عبارت کرد او بود و بیشتر مود
 کہ ابتدا سے جوانی بسبب جمال ظاہری شخصے بر من عاشق بود و من ازو سے یکگزیم
 روز سے تنگدل شدہ و باو دیدہ آدم چون معمار سے راہ رفتم دیدم کہ از تھن ختب
 من می آید و گفت کہ ہاں باد یہ از من چون خواہی رست نزدیک من چاہے بود
 خود را در او انداختم خدا سے تقاے لے اور انجا ہر سلامت نگاہ داشت آن شخصے بر کتا و چاہ
 نشست و بے گریست از کار پناہ پیور کار آورم و گفتم اہی تو قادری بر این کہ را
 از چاہ بر آری و از شرین شخصے ہم نگہداری دیدم کہ باد سے بر من چسبید و از چاہ
 بیرون انداخت و از شخصے پیش من آمد و دست و پا سے من بوسید و غدر خواہی کرد
 و تازیت ازو سے صدق و صفا صاحب بن بود و بیشتر مود کہ وقتے در باد یہ میر فتم لی از
 و چند روز در فاقہ گذرانیدم روز سے چشم بر آبار سے افتاد دلش از شدم چون دیدم
 خواب تانی بود نفسم آرام یافت و امیدوار شد کہ در آنجا رسیدہ چیز سے خواہم خورد و بخلاف
 نفس سوگند خوردم کہ در آنجا فردو نیایم گور سے در رگ گندیدم و در آنجا شسم جسے
 از جوار و اتیان در آنزل نزول کردہ بودم نزد من آمدند و نیاز مند سے کردہ مرا نزد خود
 بر و بر پرسیدم کہ شما یکہ دستید کہ من در اینجا ہستم گفتند آواز سے از آسمان شنیدم
 کہ شخصے از اولیا اللہ خود را دین رگ باز داشتہ است بروید و اورا بریابید
 پس بتلاش شش ہزار آدم و وفات شیخ ابو سعید و سال و عدد و ہشتاد و ہفت ہجرت از مود

نہادہ ولی و عابد و معتمدی ہر	الحامد محی ازل کم سعد ابو سعید	سال فصال و تو با و الی ملک
کو تو سعید اسد ہم سعد ابو سعید	شیخ عباس بن ہمزہ قدس سرہ کنیت و سے	
ابو الفضل واصل از پیشا پورست	از عظماء سے مشایخ وقت بود و باز و کنون و با برید	

از چاه دادیم شیخ دمش گیرفت و از چاه برآمد و فوات و سه وصال و دو سجد
و نود و چهل و شصت و در دنیا پور و جوار از انگو هر بار شیخ ابو حفص حداد در فون شد از موالف

شیخ اهل یقین ابو جهم سنده	سرق را امین ابو جهم سنده	سال ترحیل و سه عیان کرد
از دلی قطب دین ابو جهم	الشیخ ابو جهم شیه هر دو سرا	امقندی اهل حال اهل قال
سال تاریخ وصال او چند	گفت قطب الاولیا اهل حلال	شیخ ابو بکر دقاق قدس سنده

نام و سه بن عبد الله است جامع علوم ظاهری و باطنی بود با سید الطائفة جنید
صحبت داشت و از اقران ابو الحسن توری است وفات و سه بقول صحیح در
سال و دو صد و نود و سه و بیست و بیست و یک سال و دو صد و دو و یک سال گفته اند از موالف

حضرت ابو بکر دقاق آنکه بود	در علوم ظاهر و باطن مقیم	بند و بکر سال حلقش
نیز مر و گرفت ناز و کرم	هم ولی الله مقبول آمد	سال حلقش از شهر جنیت مقیم

شیخ ابراهیم خواص قدس سنده کنیت و سه ابو رحاق است و رحیل و سه
از بغداد است صاحب جذب و صحو و سکر و طریق توکل زهد و ورع و تقوی و گمانه روزگار
و خاصان درگاه الهی و از اقران سید الطائفة جنید و توری قدس اسرار هم و صحبت دار
خضر بود شیخ مشتاد دینوری میفرماید که نشیمن بنحو اب و و هم در سجده نمودند که آنکه
خواهی که دوستی از دوستان ما زبانی بر خیزد بر سر تل توبه شو سید ارشد و بجای تسک
در راه برفت بسیار دید در آنجا رفتیم ابراهیم خواص را دیدیم در برف مرط نشسته و با وجود باران
برف و سرما و در عرق عرق بود و نیز فریاد میکرد بر سرش و بزین حواس و سه بسیار بد
خستگی می شد بدیدار و سه خورند خدم و پر سیدم که این از تبه اند که با فتنی گفت از خدمت
تقلبت که از غایت توکل و نهایت قناعت خلق شیخ ابراهیم را رخصت متوکلین
خواند و او را خواص از بهر آن می گفتند که زبیل با فتنی و در لیسان و سوزن و مقراض
در کوه بدم نزد خود داشته و میفرمود و سه که انقدر اسباب توکل هر از میان ندارد و
میفرمود که حضرت از من محبت خواست قبول نکردم و ترسیدم که در توکل خلل افتد
تقلبت که ابراهیم خواص فرمود که روزی در باو به شیرین بهیب دیدم چون

[illegible]

و تریں ندیم چنانکہ برابر ایم خواہیست گویا شیرست خفته کہ خوف بیدار روی شہر از مولف

خو جلت کرد ابراهیم شاسی	بقرب از دی از دار دنیا	عیان کمال صفت قطب سود
و اگر ہم سالک سکین لغز ما	عجب نایب اوسم جلوہ گردش	زادی ہدایت ۱۹۱
مگویم بود ابراهیم ہادے	بسال جلت آن شاہ لعل	رقم کن زبدہ آفاق کامل

کہ گرد و سال و صافش شین میدا شینج ابو الحسن نور الدین مرقدہ نام وی احمد

بن محمد و بقوسے محمد بن محمد مشہور این البغوری و پیردے از بغورست کہ مابین ہرات و
 مرو واقع شدہ و مولد و منشائے سے بغداد است و در شاہج مخطوطات امیر القلوب شہزادہ
 و قمر الصوفیہ نیز خوانندے و خرقہ ارادت از شیخ سمری سقے شہت و بصیبت شیخ احمد حارک
 نیز شرف گشتہ و از اقران جنید و در طریق محمد و صاحب مہرب امام طریقت نوریدہ است
 و اورا نوربے از ان گفتندے کہ چون شب تار یک سخن گفتے نوربے از دہانش
 برآمدے کہ تمام خانہ اش را روشن کردے و نیز بنور کرامت از اسرار باطن خبر داد و اورا
 صومعہ بود و صبحرا کہ ہر شب در آن نماز کردے و خلق کہ آنجا بتظارہ رفتندے شب قرنی بدید
 کہ از صومعہ دے سے درخشد و بہ آسمان خدرے و میفرمود کہ در اوایل سال روزی
 بدجلہ رسیدم و میان دو روق بالیتادم و گفتم نرم تا و تحقیکہ یکا ہی کلان درست
 من نیستہ آخر یافتا و در کشیدم و گفتم الحمد للہ کہ کار من نکو آمد برقم و اطہارہ انجیل پیش
 سید الطائفہ جنید کردم گفت اے ابو الحسن اگر مائے خونخوارے در دام توا افتادے
 و ترا بگزیدے و بعد دے بہر بودے کہ انہار این کرامت کردی نقلست کہ چون
 غلام خلیل و ذیر خلیفہ بغداد بدینے طائفہ صوفیہ برخواست پیش خلیفہ رفت و گفت کہ چنانچہ
 پیدا ہواست کہ سرودمی شنو ند و رقص می کنند و کلمات خلاف شرع از زبان می آید
 ظاہرہ انیقوم از زاد قہ اندا اگر امیر المؤمنین بکشتن ایمان فرمان دہد ہم بہ نادۃ مصلوہ
 و ثواب عظیم حال پذیر خلیفہ ایشان را طلبید پس شیخ ابو حمزہ و شبلی و رقاص و نوربے
 و جنید و جماعتے دیگر از اصحاب ایشان و غیرہ حاضرانہ ند خلیفہ بقبل ایشان اشارت کرد
 سیاف اول قصد کشتن شیخ رقاص کرد و نورجی بر جہت و خود را در پیش رقاص افکند

[illegible]

سبب انتقال از حرم الرستم و پاسے در آتش نهاد و آن دو غلام بچہ را سلامت بر آورد
خواجه غلامان و دو ہزار دینار بجزاست آورد باز پس بوسے داد گفت گنیم کہ خدا امتیازے
این منزلت را ببیند گرفتار مال دنیا داده است نقلست کہ روزے خادمہ نوزے
کہ زینب نام داشت نان و شیر پیش نوزی آورد و آنجور و چون نوزی آتش دیگران
بہست خورد و فرستہ و دستش سیاه شد و بودند اتفاقا نوزی دست نامستہ نان خوردن
آمان کہ خواہد در دل آورد کہ چہ تا ہمارو نیست کہ بدستہاے سیاه مان می خورد و نمیشوید
در حال شغف آمد و بڑی تپندہ گفت کہ تو در دہن کھتی و از خانہ من پنچہ جامہ با بزدی آوردہ
و ہور ایگرت و پیش شمعہ برد نوزی بیرون آمد و گفت اورا مرغانی کہ جامہ شہید افتی نہ
ہما وقت شمعہ میرا شد و پنچہ جامہ اش ہمارو کے کرد و زینب نہ خلاص یافت نوزی
بڑی تپندہ گفت کہ بار دیگر کے کہ تا ہمارو نیست کہ بدست سیاه مان می خورد و خادمہ بکر
نقلست کہ نوزے شخصے را دید کہ بارش افتادہ بود و دراز گوشش مرده افتادہ
و آن شخص بفاست فرو ماندہ نوزے پاسے بر پشت دراز گوش زد و گفت بر خیز چاک
خواست خود و حال برخاست و آن شخص بار خود بر و کے نهاد و فوات شیخ نوزی بقول
بناحب نفات الانس و سفینۃ الاولیاء در سال و صد و نود و چار و یاد و صد و نود و پنجم صحت او

حضرت نوزی کہ از انور و کے	گفت منور بچیان نوزین	رفت چون خانہ ظلمات دہر
صورت خورشید بخیلہ برین	رطت او سیدین ابوالحسن	طوفان گرفت بصیق یقین
صورت عیان گشت رقم شد فرید	رطت آن شاہ زمانین	راہل خبر و انت حق گفتہ اند
نیز زمی قبلہ دنیا و دین	و شیخ محمود بن عثمان و صوفی و مکی قادری السدسہ	

گفت و کے ابو عبد اللہ است و مرید اللطافہ حمید و پرواستاد حسین بن منصور و کاج
و ابوسعید حسد از محبت داشت و عالم بود و علوم حقایق چون سخن و سے بار یک شد
و در منہم مردم نیامد بجز و شمساختند و از کہ مظلوم سیدول گردند آخر بشہر جدہ رفت
و آنجا قاضی شد و اصل و سے ازین است و بزرگان صوفیہ فرمودہ اند کہ ہر حسین
بن منصور آن سبب و عاسے فرعون عثمان است کہ در بار بزرگان و فوات شیخ محمود

<p>که بود و در این کتاب از این کتاب که در این از این کتاب که در این از این کتاب که در این</p>	<p>از این کتاب که در این از این کتاب که در این از این کتاب که در این از این کتاب که در این</p>	<p>از این کتاب که در این از این کتاب که در این از این کتاب که در این از این کتاب که در این</p>
--	---	---

[illegible]

گفت که باو گویند که ای مسلمان باشد و بخندید شود گفت که حالا از گفتن چاره نیست پس رو
 به پشتی دست آورد و دم و حالش گفت گفت راست است که فرمودی که من
 حقیر لباس بر ای امتحان شما کرده بودم و نه الحال کلمه شهادت بر زبان آورده
 و مسلمان شده وفات شیخ در سال دویست و نود و نه هجریست قطعه از مولا

شیخ دنیا دین شیخ زمانه	جناب شیخ ابوالعباس کامل	چونستم سال صلواتش در اوقاش
مرا کرد ابوالعباس واصل	شیخ یوسف بن حسین را ز می قدر من ستره	

گشت و ابویقوب از قذافی مشایخ کبار و مریدان ذوالنون مصری و شاکر دایم
 احمد خلیل است و ابوتراب صحبت داشت و از مصاحبان پوسخیز خراز بود و عمری
 ارا از اقامت و ابدای حال و آن بود که در عرب یا جماعتی تقبیل رسید دختر بادشاه
 عرب او را بدید و مفتون و سگ گشت و بوقت شب بنوعکله دانست خود را نزد و
 رسانید شیخ چون او را بدید ملزید و از انجا بگریخت و دور تر رفت خواب کرد و در خواب
 دید که در جایی خوب و خورم شخصی چون بادشاهان بر تخت نشسته است و جماعتی
 بنهرویشان گرد و سبب استاده اندرسید که این شخص تخت نشین گشت گفت که ای پادشاه
 که بزیارت یوسف بن حسین آمده است یوسف با شماع اینی بگریست و گفت مستک
 با شتم که منیر خدا بزیارت من آمد و پیش تخت رفته سلام گفت یوسف از تخت فرود آمد
 و شیخ را بگزار گرفت و با خود بر تخت نشاند گفت یا بنی الله من نا چیز ام تو که پیغمبر
 خدا می بزیارت من میای فرمود و آن ساعت که دختر بادشاه عرب با غایت
 حسن و خوبی خود را پیش تو انداخت و تو خود را بجن سپردی و از انجا برستی خدا و یقیناً
 ترا بر من و جمله ملائکه عرضه کرد و گفت ببین اے یوسف تو آن یوسفی که بد بخ آرزو
 من اینجا قصد او کردی و اتر باز داشتیم و این یوسف آن یوسف است که بد دختر بادشاه
 قصد نه کرد و بگریخت پس غریبان فرشتگان که می بینی بزیارت تو فرستاده است
 و بشارت داد که از بزرگ دریگان سخته و درین عهد ذوالنون مصری اسم اعظم می دانند
 او برو یوسف بن حسین رسید و بهر وقت و بزم شیخ ذوالنون تا سه سال

گفت همه روز است که ترا فرستاده اند و اکنون شریف آورده نقیصت که باز نگامان
 سپهر کن خود را که با حسن و جمال بود بطور امانت نزد شیخ حیرتی بگذاشت و خود بفرست شیخ
 حیرتی بخت جمال کنیز گزید و براسے دفع این و سوسه بخدمت شیخ ابوحنیف میر
 خود عرض کرد فرمود که حاصل این عقد منصرف بر دعا کے شیخ یوسف حسین است
 پیش و سوسے باید رفت پس شیخ نزد خدمت یوسف حسین مشد و بعد
 قطع مسافرت بشهر و سے رسید و نشان و سے از مردم بکست گفتند تو مرد صوفی و صالح
 میناسے محبت که ترا تلاش کن محمد زیدی در پیش است شیخ عثمان حیرتی از جانب اکیست و نزد
 پر حق سید فرمود که یوسف حسین را ویدی گفت در شهر و سے رسیدیم چون خلق ادرا
 ملو و زیدی سے گفتند از پس آدم فرمود تر با آن چکار باز پس برو و بخدمت حاضر شو
 شیخ عثمان با وقت باز گشت و بخدمت و سے رسید پیر کے لا ویدامرد سے خود پیش
 و سے لشکر صراحی ویدار و برو نهاد و و سے از دوسے مبارکش سے ماضت
 گفت ایچو ابر براسے خدا گو که انچه حالت که تو دار سے گفت این امر و میرمن است
 و از مردان ادرا که سنی شفا سید ترا نشی سے آموزم و دین مرا می شربت ویدار براسے
 خیزدن شربت است چون این موجود و بکار خود آورد گفت این حیدامی سے که خلق
 دین تو عثمان پیر کے گوید گفت براسے همین خود را بظاہر نے آرایم که کسی کنیز خود را
 بنیال یا پار مالی با امانت نزد من نگذار و من بود سے عاشق نشوم شیخ عثمان
 این شنید و در پای و سے افتاد و بر عاسے و سے بقصد خود رسید و فاست
 شیخ یوسف حسین در حال سرمد و میر حیرت و لبالب سرمد و چار نیز گفته اند از موافق

یوسف دین نبی یوسف حسین	شد خود ز دنیا می دن از جهان	سال رحمتی بقیل بل دین
یوسف نادری حسین آمد عثمان	میر کال آورد یوسف خفیت	نیز قطب الدین محمد و یحیوان
باز قطب دین حسین آید یک خرم	سنی اصل سال تر حاشی بخوان	شیخ عبد الله ابو عباس

بسی بن محمد بن نافع بن کریم قدس سره اصل و سے از دست است
 که در نواحی فخر است و در تاریخ کنیز مسطور است که ابو العباس سس بسته

و درخت در میان نے او چار دوازده گز حسین صدراعے انالحتی برآمد حسین در میان
نے پانچ چھٹائے بزبان عمرہ سخن گفت کہ بطق الحق علی لسان عمر شہد اوست
برزبان حسین ہم سخن گفت در اینجا حلول کار دارد و نہ الحاد و نقاست کہ حسین بن منصور
قدس سر و سیاحے عظیم بود کہ گرد عالم گشت و خلق را بخدا خواند و در عمر شہد از وہ سار گئی
و محبت شیخ عبداللہ تشریحی بود از اینجا بلفیاد آمد لبر از ان بہ بصیرہ و از بصیرہ بدو حضرت
و خلق ابو عثمان عمر و مکی کردہ و تأییدہ ماہ باو محبت داشت و ابو یعقوب الاقطع و قمر خدو کاو
و ابو عثمان رسالہ در علم جہان تصنیف کردہ بود و پوشیدہ ہے داشت حسین اور ابن ماجہ
سخن یار یک بود در فہم خلق زیاد و خلق بانجا ابو عثمان برخاست و ابو عثمان عمر و حسین
تجدیدہ شد و مجبور شد کہ گفت آئی دست و پا و نہ ان حسین قطع کن و شخصے گما کہ او را در
کنند لبر از ان حسین بہ نذر آمد و از جنید سلمہ رسید جواب شافی نیافت لبر از ان بہ تشریح
و تا یک سال در اینجا ماند چون سخن یکس پیش خود و قمر نہادے حسد و حاسدان بروے
پریدہ آمد من عبد بنجر اسان تشریف برد و از انجا روانہ شدہ تا پنج سال ناپدید گشت بعدہ
بفارس آمد و کتاب تصنیف کرد و بال ہوا و سخن گفت و قبوے عظیم در ول خلق یافت
تا خلق اورا حلاج الاسرار سے گفتند پس بصرہ شد و قصد حرم کرد و در حرم ابو یعقوب نہر
جو رسی بجرش منسوب کرد و باز بصرہ آمد و از انجا باہور باز یمن و ستان تشریف آورد و مد
بہند باند و خلق را بخدا خواند پس با و از نہر و چین ما چین رفتہ کتاب تصنیف نمود چون
باز آمد از اقصاے عالم بدو نامہ نوشتن سے و در نامہ ہند و ستان نام و ابو الیاس
و در اسم چین ابو العین و در نامہ خراسان ابو الخیر و در نامہ فارس ابو عبد اللہ و در نامہ
خراسان حلاج الاسرار سے نوشتند و در بغداد و اصطلم نام کرد و در و در بصیرہ و حمیر پس از ان
قصد مکہ کرد و تا دو سال در انجا مجاور بود چون باز آمد احوال بروے برگشت و خلق را
بہنہ می خواند چون کسے بر آن وقوف نمیداشت خلق خدا دشمن او شد و از اینجا
شہر شہر بدر کرد و نہ و نقاست کہ حلاج از ان سبب اورا می گفتند کہ کیار بابا سے
از نینہ گزشت اشارتے ہوے کردے الحال دانہ از نینہ جدا گردید و نقاست

باقی دو جو سبب منبذ گفت که درو باشد که تو مرد را از خود مرخ کنی گفت بے آبرو
 که تو از لباس باطنی بر آوده لباس ظاهری خواهی پوشید پس علمای دین آن فتوے
 متصل جمعین را پیش خلیفه بردند و خلیفه گفت که او فقیه جلیل اجازت قتل حسین نه بدین
 اجازت نمی دهم ازین سبب علانزد و جلیل جمع آمدند و خواهان اجازت قتل حسین از
 جلیل شدند و او از خاک قاه بر آمد و در القضا رفته حامد صوفیه بر آورد و خلعت علمای
 و بر آن مهر نوشت که منی که یار قلا هر چه بگویم می کنم بر ظاهر و فتوے بر ظاهر است
 و علما فتوے را بعد شربت و حفظ جلیل نزد علی بن علی و زبیر بردند و حسین را طلبید
 زندان قبرستانه یکسال زندان باز را مطلق بخشید و سه رخت و سه وسایل و
 واقعات چندی و در سه آخر خلق را از و منع کردند و در مدت پنج ماه کسی نزدیک وی نشد
 مگر یکبار ابن عطاء و یکبار عبداللہ بن نجف نقلست که شب اول که حسین انجوس کردند
 بیامدند و حسین را ندیدند جمله زندان بگشتند و یافتند شب دوم زندان بود و حسین
 شب سوم و را از زندان یافتند و دو شب کجا بودند گفت شب اول بجزرت
 حق بود و شب دوم حق نزد من بود ازین سبب زندان بهم غائب بود اکنون
 مرا بر اے حفظ شریعت باز آوردند نقلست که چون حسین در بند بود هر روز هزار کعبت
 نماز کرده گفتند میگویی که من حقم این نماز کرده گئی گفت امید انیم قدر نقلست
 که یک شب در زندان چه من انجوس بودند گفت اے زندانیان اگر میخواهید شهادت
 آزاد کنیم گفت چگونه که تو خود در زندانی گفت مادر بند شریعت رسول ریم و زنجیر
 خداوند خود مقید هستم اگر خواهم بیک اشارت همه بند بکشایم پس با کشت اشارت
 کرد همه بند را فرو ریخت زندانیان گفتند حالا از کجا برویم که در زندان بسته است
 اشارتے دیگر کرد و از دیوار در بیجه پدید آمدند گفت سر خوش گیرید گفت تو سنے نیاس
 گفت ما را با خداوند سر بسته که انکشاف آن موقوف بر سر و دست علی الصباح
 چون محافظان زندان آمدند پرسیدند که دیگر زندانیان کجا هستند گفت خلاص کردم
 گفت تو چرا مانده گفت حق را با ما عتابے است که خوشنودی آن سوا سر و دست

[illegible]

وگفت پس بخون الحسن برفت وایم که در کیم زده شده باشد شهادت بخانه برید که زردی رویم
 بسبب ترس مرگ است خون بروی خود مالیدم تا سیخ گردد گفتند ساعدرا بخون آلوده
 گردن بپیچید و از دگلیت که وضوی کنم براس نماز عشق که گمانی افش لا یصح وضو میسر
 الا کلام پس چشمهایش کشیدند و تخمیز سے از خلق برخاست بعضی میگفتند و بعضی
 سنگ می انداختند پس خواستند که زیباکش پیر بگفت چندان مهربانید که سخنی کنم روی
 لبوس آسمان کرد و گفت ای حیدان بچ که از براس تو بر من میدارند محمد و م
 شان کن و ایشان نابنی نصیب ندارد اگر دست و پایی من بریدن در راه تو
 میریزد و اگر سرم از تن جدا می کنند در شایده جلال تو میکنند پس گوش و بینی و سینه
 از تن جدا کردند و مردمان سنگ روان کردند و آخر سخن حسین این سخن بود و حسب الواجب
 افراد الواجب الواجد افراد الواجد و این آیت البسحلی بجا الذین سلا یق منقون بها
 و الذین آمنوا مشفقون علیهم و انما الحق و این آخر کلام بود پس بانفش بریدند
 وقت شام فرمان خلیفه آمد که سرش از تن جدا کنید وقت مر بریدن یک خنده بزد
 جان برادر و گوی تضایب میان رضا انداخت چون بر حجت حق پیوست از یک یک بند
 او خردش و انما الحق می برآید پس بند از بندش جدا کردند که سوا سے گردن و پشش
 هیچ نمائند همچنان از گردن و پشت و سینه باگدا و انما الحق می برآید روز دوم نام غنائش
 تسخیرند از ان خاکستر ناسه هم و انما الحق ظاهر بود و وقت قتل هم قطره که از خون و کبریا
 چکید و انما الحق بحر یکیش روز سوم خاکسترش را در دریا انداختند همچنان بر سر آب
 و جلد و انما الحق منجواند نقاست که حسین حلاج قبل از قتل بخادم خود مشربوده بود که
 چون خاکستر من بد جلد اندازند آب دریا جوش خواهد کرد و خوف آنست که بغیر او را فرو
 پس در آن حالت تو خرقه من پیش آب بری و گوی که برکت این خرقه حسین مقتول
 که بر نام خود قتل شد و دست ساکن شود روز چهارم آب دریا در غنایان آمد و آبش تا
 دیوار را میسخت شهر رسید خلق شهر را وایا میگرد و خلیفه مسیح حلاج آن نمیدانست
 و چه کند خام چون دید که شهر غرق بچوناسی گرد و خرقه حسین بر سر آب برو و حسب

<p>شندند از دل امام المومنین</p>	<p>بهر حال ولایت آن شیخ دین</p>	<p>مصلحتی که نمی میخواست</p>
<p>ولی زبانی آمد سال و شش</p>	<p>که در شرفی است از همه ابای</p>	<p>عقله ششین علاج منصور بود عالم</p>
<p>شیخ ابوالعباس بن عطاء قدس</p>	<p>اللهم ستره</p>	<p>مگر زایل حق قطب است</p>
<p>عامه و سید محمد بن احمد است و بنیاد</p>	<p>الاعمال بود و شاکر و ابراهیم</p>	<p>مارستان و با</p>
<p>سید رضا فایه جید صحبت داشت و در علمای</p>	<p>عظام و شایخ کرام سرفراز و ممتاز بود</p>	<p>و در تفسیر است و در طایفه قرآن که از همه تفاسیر</p>
<p>و فضل و اتقده است و فاته و</p>	<p>در کلمه و عقیده سال سه صد و نه هجری است</p>	<p>و در کلمه و عقیده سال سه صد و نه هجری است</p>
<p>خلیفه بود که حسین بن منصور مابکشت</p>	<p>از شیخ ابوالعباس پسرید که گوی در حق منصور</p>	<p>علاج بود که حسین بن منصور مابکشت</p>
<p>که کلمه الهی بر زبان آورد و بنیادش آن قتل شد</p>	<p>و گفت تو خود فکر یا خود کن از آن</p>	<p>بیرازد و فرزند مروان که بنده خود واری</p>
<p>بهر چه منزلت داری که از حال حسین</p>	<p>علاج پیر سی و نوزدهمین سخن بر آشتی و فرمود</p>	<p>و فرمود تا در آنهاست شیخ بجان یحیی</p>
<p>بمندی و در سر وی همچو فرو کوشتن تا کشته شد</p>	<p>از مولف</p>	<p>از مولف</p>
<p>از تقی ابوالعباس</p>	<p>از شیخ ابوبکر رازی قدس</p>	<p>ستره</p>

نام در محراب ذکر یا است و در بزرگان طائفه صوفیه بود و مرد متوکل و مجتهد و امام از

خون خدا گریسته گویند که در شایخ در وقت و سبب از سبب کسی گریان تر نبود و هر

مرد مبتدی که ویرا بدید که از کثرت عبادت و گریه و بصبر و حق و حق و نظر ارباب

درماع اسیر و سبب گشته و صاحب افکات الانس میفرماید که در ابتدا سبب حال شیخ

که رفت چند دنیا فتوح بود رسید و بود آنرا بیرون که در میان دو سنگ

دفن کرد و نشانی بر آن نهاد و در که بخدمت ابو عمر حاجی رفت روزی از

و سبب رسید و گفت که اول برو آن دنیا را که در میان دو سنگ

دفن کرد و آنرا بر او و بنامه و ستر خود صرف کن بعد از آن نزد من بیا ابو بکر رفت

و دنیا را صرف کرده باز بخدمت شیخ آمد و بمرتب است علی رسید و فاته

آن جامع الکلمات با اتفاق بر دل غیر در سال سه صد و ده هجری است از مولف

بیست و نهم حکیم که کثیر بود وفات دومی سال سید و شانزدهم است از مولف
 شیخ عالم جاب شیخ بنان | | مکتب میر محمد باکست | | ابو میر در سلطانی است
 بکفای سیر محبوب است شیخ محمد بن فضل قدس شمره کنیت و
 ابو عبد الله است و اعلاش از پنج فرید شیخ ابو نصر و سید اول در پنج بود سخن میگفت
 و گفته کثیر را بهر ایت آورد و آخرت بسیار بگناه او را از شهر بیرون کردند چون بیرون آمد
 روسه بسوسه شهر کرد و دل شهر انفرین کرد و گفته کثیر را با پاک شد بعد از آن شهر
 رفت و گفته آن شهر شد من بعد عزم حج کرد و بنیسا پور رسید و سخن گفت
 و همانجا در سال سید و نوزدهم هجری وفات یافت مراد گوهر بارش هم در آن وقت از وفات
 چون محمد خیار بن افضل | | یافت باقر بن کمال حال | | ای حق گفت دل بر حلقه او
 پیشوا نیز گفت من کمال شیخ ابو الحسن و راق قدس کعبه نام و
 محمد عبد الله بن سید است از کبار شیخ و قدس ایشان است و میر عثمان میر است
 و فاست و سید در سال سید و نوزدهم هجری است قطعه او هم در وفات
 ابو الحسن آن را بر دنیا و دین | | در شیخ خود شیخ ابو | | ای غای دین و سید سنان
 میر عبد الله را که بود حسن | | هم ز دل محبوب و روان شریک | | و سید آن شیخ دین میر زمان
 شیخ ابو الحسن در راج قدس کعبه اسفل و سید از نذر او است و حضرت
 خلافت از ابراهیم خواص یافته صاحب طبع و وجد بود چون سماع شنید می اثر
 خود رفته آخورد و کت سماع آهسته کشید و جان داد و وفات و سید در سال
 سید و سبست هجری است از هفتاد و هشتاد و حسن و املق ابو الحسن
 رفته چون زیوجان فخر بنی | | حلقهش آوی کرم دانی | | هم بخوان بود حسن بنی الدین
 خیر سراج قدس شمره کنیت و سید ابو الحسن و نام محمد بن اسماعیل و اسماعیل
 و سید از سمره و سکن و سید بعد از مروری قطعی و از اقران جنید و او هم قاصد شیخ
 نوری و ابن عطاء و سبست و ابراهیم خواص و شیخ برود و مجلس و سید کرد و سبست
 شیخ را محمد است سید الفاطمه جنید فرستاد که او هم بر سبست و قطعی بود و سید

[illegible]

و قاضی آن جامع الکرامات بقول منی الخفات الامم شفیة اولیاء در سال سہ صد و بیست و یک

تخریر فرموده از مولف	غیر مناج خبر دین سبے	باقی چون از بایان بحکم توفیق
مجموع دل محبوب ہے گردو	سال رحیل وی زول تحویل	نیز تاریخ حلت آن شاه
ہست زہد محمد اسماعیل	الضیفا	سناج کہ نام آن گرامے
بہر کس شنید متھے گشت	سرور پے سال حلت اروا	سناج آبی الحسن ولی گفت

شیخ ابوبکر واسطی قدس سرہ نام و سہ محمد بن موسیٰ است و مشہور بیا بن
 فرغائے است از قدسے مشایخ واجلہ صحابہ جنید و کنور می است و جامع بود فیالہ
 علوم ظاہر و باطن و اسرار توحید و علم اشارت و تصانیف و شیخ عبد اللہ انصاری
 فرمودے کہ از زبان نجاس در خواسان آنقدر توحید بظہور نیامده است از
 زبان ابوبکر واسطی وفات آن جامع الکرامات بقول صاحب طبقات سبے در سال
 سہ صد و بیست و یک بعد از سال سہ صد و بیست و بقول صاحب نفحات الانس
 در سال سبے و شانزده قبل از سال سبے و بیست و صاحب حاسن الاخبار
 سال وفات و سہ صد و بیست تخریر میفرماید واللہ اعلم بالصواب از مولف سلسلہ

ابوبکر بود صادق و صدیق و متقی	پیرزادہ غابد حق شیخ و متقی	الکفم لبال حلت او قول شرافت
ابوبکر واسطی و ابوبکر واسطی	قطبہ تاریخ حب قول صاحب حاسن الاخبار از مولف	
غیاث واسطی پیر چاگسیر	ولی الاولیا زہد ابوبکر	چو ہستم سال بر عیاشین نمودا
نوا آمد گوا عابد اکبر	شیخ ابوبکر کتائے قدس سرہ نام وی محمد	

بن علی جعفر است و اصل از بغداد و از مریدان سید الطائفہ جنید شہزاد سہ صد و بیست
 و سبہ او عارف موصوف دور زہد و تقویٰ معروف یگانہ روزگار و از مشایخ کبار
 حجاز بود سالہا سال در حرم محرم ماند و بختاب چراغ حرم مخاطب گشت و تمام شب
 در نماز گذرانید و در روز و ہزار ختم قرآن بحالت طواف کعبہ نمود و تاسی سال
 در کعبہ زیر ناودان نشستہ عباد شاگرد و دین سہی سال ہم دشت بر زمین نہ نما و
 و خواب نکرد و شیخ ابوالحسن خرمین میفرماید کہ یکبار در سفر حجاز بے زاد و راحلہ

گفت حدیثی نقلی عن ربی گفت بر این چه دلیل دارستی گفت دلیل
 آنست که تو حضری حضرت میترشد و گفت با اینوقت میدانم که خدا را هیچ دینی
 که من او را نشناخته باشم امروز ترا دیدم که تو مرا شناختی و من را نشناخته بودی گفت
 که روزی شیخ ابو بکر در نماز بود طراز من در گداز آمد از کتف مبارکش باز کرد و باز در
 نابینا شد در حال هر دو کشتن خشک شد باز آمد هنوز شیخ در نماز بود و او بر کتف
 شیخ انداخت و نشست چون از نماز فارغ شد او بنالید گفت ترا چه افتاد که منی نامی
 طراز حال واقعه گفت فرمود که مرا از بدن داود و در روایخ نبود و دست بر او زد و گفت
 آنکی خدا را من من باز آرد و تو دوست باز گرفته رست بوی از عطا کن فی الحال
 دست و یک شد نقیصت که شیخ ابو بکر اکثر حضرت شاه رسالت را در خواب میدید
 و صد الهامی کرد و جوابها بیافست بنامه کیا بیجا و دیگر تبه در کتیب رسول را در خواب دید
 وفات شیخ ابو بکر کتبی با اتفاق اهل اخبار در سال سید و سبست و دو هجریست
 و هزار بر او در شش در کتبه عظمه است از مؤلف و ای صد و اگر از دیده ظاهر بنیان

صورت کج نهان گشت محمد نوکر امیر بزدان ستمناز و دلاش سر از غوغایر عیان گشت محمدر نوکر
 شیخ ابراهیم بن داود و در قی قدس ستره کسیت و سب الواسحاق
 از اهل شایخ شام سب بنو النون مصری و جندی و ابو عبد الله علی محبت داشت
 و در طویل یافته نقیصت که در ویشی در بادیه میرفت شهر قندهار کرد چون نزد کش
 رسید و دزدی نگر بیت روی بر خاک نهاد و برقت در ویشی در عجیبان
 چون در خود نگاه کرد باره از خرقه خواجه رست بر جامه خود دید است که شیر حرمت
 باره آن خرقه بداشت وفات و سب با اتفاق اهل سیر در سال سید و سبست
 و شش هجریست و بعضی اهل تواریخ در سال سید و سبست و شیخ نیز فرموده اند از مؤلف

جو ابراهیم بن داود رست	سفر روز در دیر در دیر دنیا	بگوید او در کتبی سال تاریخ
سال رحلت آن شهید	و اگر کرد در سال صلیت او	ز ابراهیم بن داود دید
شیخ ابو الحسن بن محمد بن قدس مصره نام و سب علی است از قندهار		

که امر و جنازه من برداشتی چون خلق مرا حقیر دانستند حق جل و علا مرا عزیز گردانید و آنجا
 جنازه من را برداشته بر ایشان هم بخشید و وفات شیخ در سال سهصد و سی و شش
 و شصت هجریست از موالف محمد یوسف بن عبد الوهاب اکمل شیخ کامل شیخ مسعود
 بسال هجرتش نود و هجده کرد محمد یوسف بن عبد الوهاب اکمل شیخ کامل شیخ مسعود
 هم خاندان حسن شد و شیخ ابو محمد نقش قدس سره نام نامی دے
 عبد العزیز بن محمد پشاور سیست و بعد از او متوطن بود از اجله خلفای شیخ ابو حفص حداد
 و اصحاب سید الطائفة جنید است ساحت بسیار کرده نقاست که چون شیخ حکم برود منضم
 امور سیاحت شد هر سال یا برهنه و سر برهنه هزار فرسنگ سفر کرد و به بنر از شهر
 زیاده از ده روز متوقف نشد و سیفر نمود که سیزده سال متواتر حج کردم بتوکل
 چون نگاه کردم همه بر سواکے نفس بودند گفتند که بجه دوستی گفت روزی ما در
 فرمود که سبوتی آب از چاه بیار من گران آمد و شتم که آن همه حج ما بر سیاحت
 نفس بودند و ویسته گفت که در اختیار بودم و اراده حج داشتم در دلم آمد که ابو محمد
 مرتش با نروده و نیاز نزد خود دارد اگر را بدینا لین در کوه خرید کنم در پیش خطره بودم
 که کسی در وازه من نکوفت و باز کردم دیدم که ابو محمد بود و پانزده وینار که نزد
 خود داشت بهمین داد و گفت بیتان و هزار نجه دار نقاست که ابو محمد روزی
 در محله انداخته و میرفت تشنه بود از خانه آب بخور است و دخترے با جمال بیرون
 آمد و آب بونے داد چون بروے نظر کرد شایسته حسن و جمال و بے شد آب
 بخورد و بهانچا نشست تا خداوند خانه بیا و بے گفت انخواجہ از خانه نو دخترے
 برآمد و آب بمن داد و دل من پر و صاحب خانه شیخ را معیشت گفت او دختر
 من بود اگر رغبت کنی بتو سهیم گفت قبول کردم پس صاحب خانه مجلس عالی
 ترتیب داد و نکاح دختر بپنج کرد و فرمود تا شیخ را بکرا به برند و خرقة از و بکشند و جامه
 غیر به شام و میزبان کردند چون شیخ بکلیت عود سے تشریف برد بنماز مشغول شد
 چون نماز ستمت برآمدند یاد برداشت و گفت خرقة من بیارید و جامه با سه عود سے

و متوکل و شیخ یاسین از مریدان شیخ حمدون قصارست و در وقت و سحر و محروقه
از دهنش کسے نبود و نقلاست که وقتے بوقتے علی سقته میخسے گفت عبد اللہ
بوئے گفتند یا ابو علی مرگ را ساخته باش که از ان چارہ نیست بوئے گفت
تو ساخته باش عبد اللہ دست زیر بالین کرد و بر زمین نهاد و گفت اینک من مردم
و سخره الحال بمرد و فات و بے باتفاق اہل خبر در سال ہر صد و یک ہجرت از مولا

چو عبد اللہ از پیر منازل	از تبارت سوئی غلز والا	و عبد اللہ را وی بند و
شود تاریخ تر حاشیش ہوندا	و گر سر و پے تاریخ و حاش	منازل و سالین بود گفتا

شیخ ابراہیم بن شیبان کہ مان شاہی قدس سرہ کنیت و سے شیخ ابو
اسحاق است از قدماے مشایخ حیل و عظاماے اصحاب ابو عبد اللہ مغربے دایراہیم
خواص بود نقلاست کہ از عبد اللہ منازل پرسیدند کہ چہ سے گوئی و رحتی ابراہیم
شاہے گفت ابراہیم حجتہ اللہ علیہ الفقرا و الابرار و المعاملات و فوات و سے
در سال سہ صد و سے و ہشت ہجرت از مولا گفت شیخ ابراہیم شاہی شاہین
قبوچو از وینا سوخت ردان حجت سرد سال تر حاشیش دل گفت ابراہیم ماوے بہمان
شیخ ابو علی مستوفی قدس سرہ نام و سے حسن ابن علی بن موسیٰ مرید
ابو علی کا تبار ابو یقوب موسیٰ است و متولی دیہے است بفامیلہ وہ فرنگ
از مہر و سفیر مود کہ پنجم بود در خواب دیدم کہ فرمود یا علی دوست میداری در ویشان را
ذولت بصحت ایشان ایل است گفتم بلے یا رسول اللہ فرمود کہ من خواہی کہ ترا بو کالت
در ویشان و کفایت حیات ایشان و کیل ماور کہم گفتم یا رسول اللہ بشیر و عصمت کفایت
و دیامت مبارکہ از من قباحتے بوقوع آید و مقهور شوم فرمود کہ بشیر و عصمت و کفایت
پس قبول کردم و ایکار تقویٰ من شد و ویشان ہمہ روسے بین نہادند و از و با
خود میافتند و فات و بے در سال سہ صد و حیل ہجرت از مولا

بوئے چون منشین دار فنا	گفت دل سالش ز روی آگهی	ابو علی دانی دین سالک بخوان
ہم بمونہدی حسن ابن علی	شیخ ابو سیدہ اعرا بے قدس سرہ نام و سے	

و چیل و یکس جہریت از مولف بشری خاص عام ابراہیم ایک روز نیکنام ابراہیم
 جب سرور چو سال تریا شش گفت اوقت امام ابراہیم شیخ ابوالقاسم حکیم
 سمرقند نے قدس سرہ نام دے ایمان بن محمد بن اسماعیل ست ابو عبد اللہ
 خلد و ابراہیم قضا و ابو کرور و حقیت داشت و در عظمیائے شایخ سمرقند بود
 مقامے و کلامے عالی داشت نقلست کہ روزے شیخ و مجلس و عظمیائے کلام
 مے کردیکے از زرگان بزیارت دے امیر چون اورا مشغول دید مجاہدہ بر روی
 آب حوض انداخت و ہزار آغاز کرد چون فراغ یافت ابوالقاسم روے دے
 و مے کرد و گفت اسے برادد اینکا کہ تو کردہ من نمودے اینکا کہ تو کردہ
 کا راست کہ در میان چندین شغل و بیجہم خلق دل با خدا دارے وفات
 دے در سال صد و چیل و دو ہجرت از مولف ابوالقاسم مدنی وزیر خان
 شیخ کوئی مکان اقامت کلام عالم ست علت او اہم حکیم جہان ابا قاسم
 شیخ ابوالعباس سیار قدس سرہ نام دے قاسم بن مدنی است و فرزند
 احمد بن تیار است از اعظم شایخ اہل مرد و عالم معلوم شریعت و عارف بہار
 و حقایق بسیار شایخ را دیدہ و صحبت ما اندوختہ بود و ارادت بخدمت شیخ ابو کرور
 داشت و اول کسیکہ در مدین حقایق گفت او بود نقلست کہ پدر شیخ
 ابوالعباس سیار را دیدار بود چون او وفات یافت از مال پدر میراث
 بسیار یافت شیخ آن حملہ را بداد و کہ تار موسے لکھنؤ سے غیر بودے حضرت
 شاہ رسالتا ظلم خرید کر و حقنا سے برکات موسے مبارک سے در کائنات اورا
 توبہ دد و مرید شیخ ابو کرور شیطانی شد و بدبہ کمال رسید کہ امام طریقت شاف و فرقہ
 بسیار بنویسے و دست نقلست کہ روزی بدو کان بقالی رفتہ جوڑ بخرید بقال
 شاگرد را گفت جوڑ بسیار عمدہ از جوڑ اچیدہ شیخ بدہ شیخ فرمود کہ برابر
 ہر کیہ خربار کہ جوڑ بخر و بہین نصیحت بنا کردی کنی گفت نے دین اینکا کہ بسیار
 رقم علم و شہرت است گفت من علم خود بخواد میان جوڑ بخرم و جوڑ گرستن ترک نہ

از دست و دامن خود بر انداختم و تیر شد و بجای شستم مہدین انجا جسے سواران
 و پادشاهان کہ دزدان و دہ رزان را می بستند و بکشتن را از ایشان یافته بودند
 نزد من آندند و گفتند بنیر بر خاستم پس مرا ہم گرفته نزد امیر خود بردند امیر را پرسید کہ تو
 کیستی گفتم بندہ از بندگان خدام پس روئے بسوئے دیگر رزنان کرد و گفت
 این را میثا سید ایشان گفتند کہ ما سیدانیم گفت خوب میدانیم کہ این دست شہادت شما خود را
 بخداے او میکنند و بخوابید کہ وے بسیار است ما نیز پس حکم کرد کہ یکیک دست و یکیک
 پای ہمنان قطع کنید بموجب حکم حاکم یکیک دست و پای ہمنان ہر بدین نحوست
 من ہم قطع شد و ثوب قطع پا رسید روئے بسوئے آسمان کردم و گفتم اسکے
 و تنہیکہ کتا و کردہ بود قطع شد پایے مرا چگناہ کہ قطع شود ناگاہ سوارے از
 ہواران امیر ہر ایشانخت و خود را بر زمین انداخت و گفت چہ میکنید بخوابید کہ
 آسمان بر زمین فرو آید و این فلان مرد صالح است کہ ناحق دست وے بریدہ شد
 امیر جوان شنید از اسپ خود را فرو انداخت و دست بریدہ مرا برداشت و پیو سید
 و سرود پایے من آورد و استدعاے عفو خطاے خود نمود و گفتم دست من گناہے
 کردہ بود و نیز اے خود رسید خطاے تو ہیچ نیست پس از شہادت آن گناہ
 دست ہم از دست و دوم و دو قرص کہ شب از غیب بدست می آند ترا ہم از دست
 برقت حال کہ زبیل بنیام مرا از غیب مد رسید ہند و نہ ممکن نیست کہ سبک دست بافتہ گردد
 وفات شیخ در سال سہ صد و ہیل و سہ ہجرت از مولد

حضرت بوخیر و جہان	رفت زمین عالم نور و حق	گر بخوابی کہ گردو جلوہ گر
سال ترحیلش بقول ابن	دان امام المؤمنین	نیز از قبلہ اہل یقین
ہم زبے محبوب ربانے گبو	باز جوان و شہساز	شیخ ابو عمر و زجا بے

قدس سرہ نام وے ابراہیم و لقبوے محمد بن ابراہیم و اصل وے از نیشاپور است
 و با سید الطائفہ جنید و ابو عثمان جبرے و ابو ابراہیم خواص صحبت داشت و تا ہیل سال
 در نجادر می کویہ معظمہ ماند و نہایت از غایت ادب و در زمین حرم بول نہ کرد و نہ صحبت

کہ ہر کہ کفیلہ اہل نہ کنند طماش بخیمہ گرد و گوشت سگ بزد جزو دانست کہ این سزا
تیمم و بخیمہ گنجے شیخ بہشت وفات شیخ با اتفاق اہل اخبار در سال دویصد و چهل و ہشت

بہر بہشت از موقوف	چو جعفر شیخ خلدی میر قریب	از دیار فست در خلد محلے
بو احمد محلے طالب حق	و صاحب ہستم محمد نور فندما	شیخ ابو الحسن یوشنجی

صوفی قدس سرہ نام دے علی بن احمد بن سہیل و اصل دے از
یوشنج و قبولے پوشنگ و قبولے قوشنج کہ در نواحی ہرات بہشت و از جوانان
مشائخ خراسانست ابو العباس عطاء حریری و طاہر مقدسی و ابو عمر و مشقی
صحت داشت و سفر بسیار کردہ و در عراق مدرسے مدید بماند چون واپس آئند
اور از مذقہ شہم گردن پس پیشاپور رفت و سکونت و زبیر تھکست کہ روستائے
خرے گم کردہ بود و یاد و شیخ را بگرفت و گفت خرمن تو دزدیدہ ابو الحسن گفت
بسہ جوانمزد غلط کردہ روستائے نشید و گفت کہ خرمن نزدست تا مگر ہی دست
از تو بر ندارم آخر شیخ دست بر آورد و گفت اکہی مرا از دست این شخص خلاصی
و خرش بوسے برسان نے الحال خریا بر روستای عذر خواست و گفت من میرا شہم
کہ تو نہ گرفتہ لیکن خود را بر در گاہ حق آبر و ندیم خواستم کہ تو حلقہ دروازہ حق بخیانی
و مرا مقصد درسانی وفات آن حاجب الحنات در سال دویصد و چهل و ہشت
ہجری مابود و گویند کہ بعد وفات دے شخصے بسر خاک دے میرفت و حاجتے از
حاجات دنیا خواست شبے بخواب دید کہ شیخ منیر ایدارے در پیش اگر میرا حاجتے
حاجتے از حاجات دنیا خواہد کہ یا دنیا و اہل دنیا کارے نداریم بلکہ نظر بہت دنیا و عجبے

برخی آریم از موقوف	ابو الحسن چون از جہان جہانم	سال وصل آن شہ والا مکان
ندیم محبوب دین حق حسن	و وصل دین ابو الحسن شہم عیان	ایضا مونی زمانہ بچمن بود
در دہر جو شہم انجمن بود	بارج وصال آن شہ دین	انجمن بنی علی حسن بود

شیخ بشارت ابن حسین صوفی بن محمد بن طالب شہر ازمی قدس سرہ
کیت دے ابو الحسن بہشت از دعا ظم خلفا کے شیخ شبلی و عبداللہ حنفیت بہشت

و در ششم در سال هجری پنجاه و نهم وقوع آمد و مدت عمر او سی و یک سال و بیست سال و نهم روز و شش

ابو کرم چون در جهان شد مقیم
بنای بخوانی شیخ عالمی حق
لیکے مہربان دل آگاہ گو

شیخ سلیمان بن احمد طبرانی قدس سرہ

لوست جو زرنگ قسم و گداز و شیراکے دست لایم جم کیم و غم و وسط و جم فعیبر

از این جهت که در این کتاب آمده است که در هر دو کتاب و در هر دو کتاب و در هر دو کتاب

نامان از احمد شیخ و در زم که کار از ذات مال او بود است و مالش در قریه جندی الکرم است

ایمانی بدو حق شریعت است شریعت الی و مگر مقید قدر اسمی نام و کے محمد بن احمد

بن ابراہیم و اصل سے ازجہر آباد است از عمدہ شجاع و حکما مین دین جامع

علوم ظاہری و باطنی صاحب سید الطائف جنبو و ابو یوسف بن حسین بود و عمرش

در از یافت شریف بود و مستقیم الحال و صاحب قال و دل تصانیف و فاست

وسب يقول منها سفينة الاوليا ورسال منه وصوت ويهجو ويقول منها نفحات الارس

و بعد از این در سال سهصد و هشت و چارست قطعه از مؤلف

۳۶۲
 ۳۶۱
 ۳۶۰

این سخن سالک خدیو گفته ام
 این سخن سالک خدیو گفته ام
 این سخن سالک خدیو گفته ام
 این سخن سالک خدیو گفته ام

کتابخانه انجمن اہل بیت علیہ السلام

وقت: حضرت قطب زمانه و صاحب زمانه و امام زمانه علیه السلام در آن وقت ظهور خواهند کرد.

رسد الطائف خند را و در روز ۹ قمری و سه روزه و شصت و پنج است

نقطه از مولا
آن فیض عشق و سما عمارت
فست چون از در دنیا و زمان

دافعت حق الامم و
سنة الوعد العظمى

مدرک اسماء نام و سید محمد بن احمد المقرئ است ایدو حسن بن حسین و بنو ابو عبد الله الشتر

روز و مطلق کرمان شاهی و در دیم و خیر علی و ابن عطاء صحبت داشت و پنجاه هزار و دویست

<p>بسال ولادت آن دستان شیخ ابراهیم بن ثابت</p>	<p>ابو اوتی والا مسل صلیک ولی الاولیاء ابن سلیمان</p>	<p>بخت شریف نالو ابان دیگر زغب</p>
<p>قدر کس سزد گشت و س منبت محبت داشت شیخ ابو عبد الرحمن سلمی سینه را یک کشت شیخ ابراهیم گفتیم که در ادبی فرمود که کاره کن که از ان پیمان غم و وفات شیخ در سال سه صد و سیست</p>	<p>روح از بر شش تدان کباب نیز ابراهیم عابد پاکباز</p>	<p>دو سه هجری است از مولف میلش لگشت حق بن حق</p>
<p>نام محمد بن احمد بن حمدون از اعظم شیخ نیشاپور است و بابو علی غلامی و عبد الله بن ازل و ابو بکر شیخ و ابو بکر ظاهر از سر و منش محبت داشت و شیخ عمو رفو عمر مود که اگر من ابو بکر فرار امیدیم صوفی سنے بودم و نیز شیخ عمو سینه مود که وقتیه با همی از دوستان بقصد حج روانه شدم چون بنیشاپور رسیدیم اصحاب من گفتند که درین ابو بکر فرامیاد از زیارت و س نیاید رفته که او ترا گوید که هیچ مرد با او و پدر خود را نمکن پیچیدم آخر بجز است و س فتم و سلام گفتم گفت از کجای و کجا میر و س گفتم از راه فی آیم و بجهت الله میر و س گفتم مادر و پدر دار س گفتم دارم گفت باز کرد و نزد و پدر باش گفتم بهتر است چون پیش یاران خود فتم نقص اراده باز پس کرد و خود خواستیم که با اصحاب خود بکر روم همانوقت به بلا س تب عظیم گرفتار شدم بحدی که از حیات خود نا امید شدم و بدان حال باز بخود شیخ رسیدم و دعای شفا س خواستم گفت اس عمو محمد س شکنی و دعای شفا س خواهی اگر عمار س شکستی به بلا س تب گرفتار س شدی گفتم تو به کرم و هنوز از پیش شیخ شرف ترخیص نیافته بودم که شفا یافتم و از اینجا باز پس بخدمت والدین خود حاضر شدم و وفات شیخ در سال</p>	<p>فتم ابراهیم جوار و در نیز ابراهیم عابد پاکباز</p>	<p>از مولف نوشتم شاه دین سال</p>
<p>سه صد و هفتاد هجری است شمار دنیا محمدان عابد دین</p>	<p>ابو صدیق جهان ابو بکر مروح دیگر بکر محمدی زاهد دین</p>	<p>شیخ ابو الحسن نصری نام و س س علی بن ابراهیم حضرت و بنوا و ساکن شد</p>

مجاز کہ منظر نہ ہو مگر ہمارا جہت جہت پیوستہ وادرا از منشا پور بیرون کردہ ہو و نہ بسبب
 انکی نیکیان قبول و محبت و میرت برو سے غالب شدہ ہو و کہ یک روز از دست بریان
 بسبب کرد آتش گاہ کہ از او است میگردد گفتند و منجہ حالت است گفت در کار خویش بکلی
 مشغول و خود بہ کہ چہ ستر نہ افتد انکون و در انجاست جو کہ کہ با ہم لقا است کہ شیخ ایداد
 ہفتاد و چہ روز کل گذارو ہو و کہ روز یک میرفت در بازار سے کہ رسد و نشدہ و نہ نیست
 خواست کہ بوسے چہ سے بخورند از انجہ فاما شستہ آواز داد کہ چہ سل حج یکسان
 کند من میر و ششم اگر کسی بدر بخور و شخصے یک قرص نان بوسے و چہ سل
 حج بخور و گواہ برو سے اگرقت شیخ آن نان لبک خواہنید وین اثما شخصے
 پرید آمد و شستہ سخت برو و ششیخ نزد گفت کہ اسے احمق و بدل خود بقور کن
 کہ چہ سل حج یک کردہ نان بفر و ختم و کان نان بسک و او کہ پرتہ ہشت ہشت
 بدو دادہ گنم و فروخت و وین کہ نان از ان دانہ ما از ہر اردہ ہمیش جو ہند و شیخ
 چون این شستہ از خجالت سر خود در کشید لقا است کہ وقتے شیخ بر چہل حمت مقام
 داشت بسبب کہ تکرار اسے آفتاب پیش ہوا تباحت لاحق حال شیخ شدہ و روز
 شیخ بدان حالت پیا بر زمین افتادہ ہو و کہ مزید سے بر بالین سے آمد و گفت
 اگر تاج سے داری من بفرما کہ حاضر گنم فرمود و تہمت اب سر از زلف من سستہ آمد
 آوند سے بروست گرفت و ہر چہ کہ بخت اب سر و نیافت نا چاہیخ باز درین آنا
 بارہ ابر و چو اپدیر آمد و رالہ یا ریدری آخان نہاد و ہما رالہ مادر شیخ کو جمع شدہ
 ہ شخص دانست کہ ابن کر است شیخ ہست و ز او نہ پر کرد و پیش شیخ آورد شیخ گفت کہ این
 نالہ از کیا آوردی و سے حال واقعہ بگفت گفت کہ خواہم خورد و کہ بخور وین این آب کہ
 از کر است ہست و نفس من عجب پدید آمد لقا است کہ روز سے شیخ بجا پس سخن میگفت
 جو اسے اندر در آمد و من شیخ و دل و سے اثر کرد و رفتہ و آواز داد کہ تمام شد
 ہا من الہ را اللہ خواستے و بجانہ رسید و ہما و خود گفت برو و حال و عسال برا سے
 چنانہ من بیا کہ کار من باختر رسید این بگفت و جان بحق تسلیم کرد و لقا است کہ

حضرت کردہ خلوت توکل و تہذیب و تقویٰ سے بر قالب خود پیا راست و سیکے از کالمین گشت
و قیامت وی ہر سال سہ ہزار و ہشتاد و پنج ہجر سے است قطعہ از مؤلف

عبد الوہاب میرزا شیخ وین رفت چون در روئے دارالسلام سید کوین اقدس سال او
ہم زبان از مقبول نکات سال چلش ہست سیکار عزیز نیز سالک پارساتر الکلام
عبد الوہاب میرزا اہل یقین گفت سرور الہی و شرف السلام شیخ عبد اللہ بر سر قلم

از عظمائے مشایخ مصر است و اصل وی سے از برق کہ در مقامات ترازم و اعتراف
در لغت و اشعار و جمیع و علوم فقہ و حدیث و تفسیر امام است نقل است کہ وقتے شیخ
بر سببے بیمار بود و شربتے آب پوسے آورد و در بخورد و گفت کہ در خانہ خارا حادہ
افتادہ ہست تا با اصلاح نیارم چیزے مخورم آخر تا سیزدہ روز چیزے بخورد تا خبر
کہ کفار قراہت و حرم افتادہ اند و خلقے را بکشتند و حادثہ عظیم بر آید و وفات
وسے در سال سہ ہزار و ہشتاد و پنجم بوقوع آمدہ قطعہ از مؤلف

شیخ عبد اللہ برقی زہر و زہرانی آنکہ در علمش سیکار و دین فرق است سال چلش گنج طلبان اہل یقین
بکمال برقی و دیگر سید برق است شیخ ابو نصر سراج قدس سجدہ نام وسے عبد اللہ

بن علی طوسی است و لقب وسے فقہ و علوم شریعت و طریقت کامل و در ریاضات
و مجاہدات ثانی نہاشت و قنایت بسیار دار و چنانچہ کتاب لمحہ کہ در علم تصوف
آیسے ہست از قنایت و سبت و نسبت ارادت شیخ ابو محمد کاشانی است نقل است
کہ شیخ ابو نصر جوین در بغداد و رسیدہ بہ رمضان بود و دوسری تثنویہ خلوت گرفت و
راست در ویشان بوسے تہذیب گشت پس وسے ہر روز در غار تراویح پنج تم قرآن
کردے و خادم ہر شب قرصے از جو مخلو تمانہ شیخ بردے چون روز عید آمد اصحابا
راست کرد و یاران ہمسے بارہ قرص جوین در حجرہ وسے موجود یا قنند کہ احد
وزان تنازل نفرمودہ بود نقل است کہ شبے جن اصحاب بخدمت شیخ حاضر
بودند و سبب رستمان آتشل فرودہ سخن در توحید و معرفت میرفت شیخ راقت
خوش بود و بخاست و در آتش رفت و ہم بر آتش سجدہ کرد چون ہر برداشت

۱۳۱۹
 ۱۳۲۰
 ۱۳۲۱
 ۱۳۲۲
 ۱۳۲۳
 ۱۳۲۴
 ۱۳۲۵
 ۱۳۲۶
 ۱۳۲۷
 ۱۳۲۸
 ۱۳۲۹
 ۱۳۳۰
 ۱۳۳۱
 ۱۳۳۲
 ۱۳۳۳
 ۱۳۳۴
 ۱۳۳۵
 ۱۳۳۶
 ۱۳۳۷
 ۱۳۳۸
 ۱۳۳۹
 ۱۳۴۰
 ۱۳۴۱
 ۱۳۴۲
 ۱۳۴۳
 ۱۳۴۴
 ۱۳۴۵
 ۱۳۴۶
 ۱۳۴۷
 ۱۳۴۸
 ۱۳۴۹
 ۱۳۵۰
 ۱۳۵۱
 ۱۳۵۲
 ۱۳۵۳
 ۱۳۵۴
 ۱۳۵۵
 ۱۳۵۶
 ۱۳۵۷
 ۱۳۵۸
 ۱۳۵۹
 ۱۳۶۰
 ۱۳۶۱
 ۱۳۶۲
 ۱۳۶۳
 ۱۳۶۴
 ۱۳۶۵
 ۱۳۶۶
 ۱۳۶۷
 ۱۳۶۸
 ۱۳۶۹
 ۱۳۷۰
 ۱۳۷۱
 ۱۳۷۲
 ۱۳۷۳
 ۱۳۷۴
 ۱۳۷۵
 ۱۳۷۶
 ۱۳۷۷
 ۱۳۷۸
 ۱۳۷۹
 ۱۳۸۰
 ۱۳۸۱
 ۱۳۸۲
 ۱۳۸۳
 ۱۳۸۴
 ۱۳۸۵
 ۱۳۸۶
 ۱۳۸۷
 ۱۳۸۸
 ۱۳۸۹
 ۱۳۹۰
 ۱۳۹۱
 ۱۳۹۲
 ۱۳۹۳
 ۱۳۹۴
 ۱۳۹۵
 ۱۳۹۶
 ۱۳۹۷
 ۱۳۹۸
 ۱۳۹۹
 ۱۴۰۰
 ۱۴۰۱
 ۱۴۰۲
 ۱۴۰۳
 ۱۴۰۴
 ۱۴۰۵
 ۱۴۰۶
 ۱۴۰۷
 ۱۴۰۸
 ۱۴۰۹
 ۱۴۱۰
 ۱۴۱۱
 ۱۴۱۲
 ۱۴۱۳
 ۱۴۱۴
 ۱۴۱۵
 ۱۴۱۶
 ۱۴۱۷
 ۱۴۱۸
 ۱۴۱۹
 ۱۴۲۰
 ۱۴۲۱
 ۱۴۲۲
 ۱۴۲۳
 ۱۴۲۴
 ۱۴۲۵
 ۱۴۲۶
 ۱۴۲۷
 ۱۴۲۸
 ۱۴۲۹
 ۱۴۳۰
 ۱۴۳۱
 ۱۴۳۲
 ۱۴۳۳
 ۱۴۳۴
 ۱۴۳۵
 ۱۴۳۶
 ۱۴۳۷
 ۱۴۳۸
 ۱۴۳۹
 ۱۴۴۰
 ۱۴۴۱
 ۱۴۴۲
 ۱۴۴۳
 ۱۴۴۴
 ۱۴۴۵
 ۱۴۴۶
 ۱۴۴۷
 ۱۴۴۸
 ۱۴۴۹
 ۱۴۵۰
 ۱۴۵۱
 ۱۴۵۲
 ۱۴۵۳
 ۱۴۵۴
 ۱۴۵۵
 ۱۴۵۶
 ۱۴۵۷
 ۱۴۵۸
 ۱۴۵۹
 ۱۴۶۰
 ۱۴۶۱
 ۱۴۶۲
 ۱۴۶۳
 ۱۴۶۴
 ۱۴۶۵
 ۱۴۶۶
 ۱۴۶۷
 ۱۴۶۸
 ۱۴۶۹
 ۱۴۷۰
 ۱۴۷۱
 ۱۴۷۲
 ۱۴۷۳
 ۱۴۷۴
 ۱۴۷۵
 ۱۴۷۶
 ۱۴۷۷
 ۱۴۷۸
 ۱۴۷۹
 ۱۴۸۰
 ۱۴۸۱
 ۱۴۸۲
 ۱۴۸۳
 ۱۴۸۴
 ۱۴۸۵
 ۱۴۸۶
 ۱۴۸۷
 ۱۴۸۸
 ۱۴۸۹
 ۱۴۹۰
 ۱۴۹۱
 ۱۴۹۲
 ۱۴۹۳
 ۱۴۹۴
 ۱۴۹۵
 ۱۴۹۶
 ۱۴۹۷
 ۱۴۹۸
 ۱۴۹۹
 ۱۵۰۰
 ۱۵۰۱
 ۱۵۰۲
 ۱۵۰۳
 ۱۵۰۴
 ۱۵۰۵
 ۱۵۰۶
 ۱۵۰۷
 ۱۵۰۸
 ۱۵۰۹
 ۱۵۱۰
 ۱۵۱۱
 ۱۵۱۲
 ۱۵۱۳
 ۱۵۱۴
 ۱۵۱۵
 ۱۵۱۶
 ۱۵۱۷
 ۱۵۱۸
 ۱۵۱۹
 ۱۵۲۰
 ۱۵۲۱
 ۱۵۲۲
 ۱۵۲۳
 ۱۵۲۴
 ۱۵۲۵
 ۱۵۲۶
 ۱۵۲۷
 ۱۵۲۸
 ۱۵۲۹
 ۱۵۳۰
 ۱۵۳۱
 ۱۵۳۲
 ۱۵۳۳
 ۱۵۳۴
 ۱۵۳۵
 ۱۵۳۶
 ۱۵۳۷
 ۱۵۳۸
 ۱۵۳۹
 ۱۵۴۰
 ۱۵۴۱
 ۱۵۴۲
 ۱۵۴۳
 ۱۵۴۴
 ۱۵۴۵
 ۱۵۴۶
 ۱۵۴۷
 ۱۵۴۸
 ۱۵۴۹
 ۱۵۵۰
 ۱۵۵۱
 ۱۵۵۲
 ۱۵۵۳
 ۱۵۵۴
 ۱۵۵۵
 ۱۵۵۶
 ۱۵۵۷
 ۱۵۵۸
 ۱۵۵۹
 ۱۵۶۰
 ۱۵۶۱
 ۱۵۶۲
 ۱۵۶۳
 ۱۵۶۴
 ۱۵۶۵
 ۱۵۶۶
 ۱۵۶۷
 ۱۵۶۸
 ۱۵۶۹
 ۱۵۷۰
 ۱۵۷۱
 ۱۵۷۲
 ۱۵۷۳
 ۱۵۷۴
 ۱۵۷۵
 ۱۵۷۶
 ۱۵۷۷
 ۱۵۷۸
 ۱۵۷۹
 ۱۵۸۰
 ۱۵۸۱
 ۱۵۸۲
 ۱۵۸۳
 ۱۵۸۴
 ۱۵۸۵
 ۱۵۸۶
 ۱۵۸۷
 ۱۵۸۸
 ۱۵۸۹
 ۱۵۹۰
 ۱۵۹۱
 ۱۵۹۲
 ۱۵۹۳
 ۱۵۹۴
 ۱۵۹۵
 ۱۵۹۶
 ۱۵۹۷
 ۱۵۹۸
 ۱۵۹۹
 ۱۶۰۰
 ۱۶۰۱
 ۱۶۰۲
 ۱۶۰۳
 ۱۶۰۴
 ۱۶۰۵
 ۱۶۰۶
 ۱۶۰۷
 ۱۶۰۸
 ۱۶۰۹
 ۱۶۱۰
 ۱۶۱۱
 ۱۶۱۲
 ۱۶۱۳
 ۱۶۱۴
 ۱۶۱۵
 ۱۶۱۶
 ۱۶۱۷
 ۱۶۱۸
 ۱۶۱۹
 ۱۶۲۰
 ۱۶۲۱
 ۱۶۲۲
 ۱۶۲۳
 ۱۶۲۴
 ۱۶۲۵
 ۱۶۲۶
 ۱۶۲۷
 ۱۶۲۸
 ۱۶۲۹
 ۱۶۳۰
 ۱۶۳۱
 ۱۶۳۲
 ۱۶۳۳

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُهُ	وَالْحَقُّ مَوْلَايَ	وَالْحَقُّ مَوْلَايَ
وَالْحَقُّ مَوْلَايَ	وَالْحَقُّ مَوْلَايَ	وَالْحَقُّ مَوْلَايَ

[illegible]

لبنان و الشام و مصر و تونس
و الجزائر و ليبيا و سوريا
و العراق و الكويت و البحرين

۱
 ۲
 ۳
 ۴
 ۵
 ۶
 ۷
 ۸
 ۹
 ۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

[illegible][illegible]

بحالت بندگی و سے بدید ہوا رہا ہوئے کہنے کہ خیرے ازمن بخواہ و سے پہنچو است
 بود و سے خواہ پیش و سے الحاج بسیار کرد گفت اگرے خواہی خالصا بوجہ الشہر آزاد
 کن خواہ گفت کہ خیزین رسالت کہ ترا آزاد کردہ ام و حقیقت من بندہ تو تو خواہ کن
 بودے پس خواہ خود را و اول ع کرد و بخدا رسید و بخیریت یکے از مشایخ وقت
 حاضر شد اتفاقا آن شیخ مشرف برودتہ بود گفت یا ابوالخیر نظر تو بودم حصہ خود بگو و بجا
 بزوکہ طائوس الحرمین لقب تو مقرر شدہ است پس ابوالخیر بجرم کعبہ آمد و شصت سال
 محاورتہ حرمین کرد و ہرگز گاہیے از بچکیس خیرے نخواہست و غنیمتے بسیار کشد و
 ہر جا کہ خواستے او از امید و کہ شرف میداری باین روے کہ آن پیشانی سجدہ سکینے
 پیش خلق رسیدہ شوی و ہر گاہ کہ بروضہ مقدس نبوی در آمدے و گفت السلام علیکم
 یا رسول اللہین جواب آمدے علیک السلام یا طائوس الحرمین و فات و سے
 بقول صاحب الفیات الانش در سال سہ صد و ہشتاد و سہ و بقول صاحب الاخبار الاولیا

مسال سہ صد و ہشتاد و چار حرمے است از مولفہ شیخ حبیب خواہ اقبال سید

مصدر حق نظر اجلال بود	سال جلوس حبشی کیل گبو	یزمغیل جهان اقبال بود
الہذا یوزین دار فنا و فراموشی	جناح حبیب سید اقبال	بوصل او بخوان طائوس حرمین

فرم کن یزید سیر اقبال شیخ ابراہیم مشوخی قدس سرہ کنیت و سے ابو علی

سہت و از اجلہ مشایخ متقدمین انید او بود و با شیخ سمری سقطی صحبت داشت و در
 نفقات الانش مذکور است کہ و سے با یک پیرزن بے روا و فعلین در کوہ و را و راہ
 در ہر سال از بغداد بفرج تشریف بروے و در تمام راہ بغداد تا کہ مسئلہ بیوے سیبے
 گذرانیدے ہمہ سچ متادل نہ کردے و فات و سے و راہ سنبان سال سہ صد و

و ہشتاد و شش وقوع آمدہ از مولفہ شیخ دین مقتداے اہل کمال

صاحب حال قال ابراہیم سرور زار سال تر حابش گفت اہل کمال ابراہیم

شیخ ابو الحسن بن سہون قدس سرہ نام و سے محمد بن احمد بن اسماعیل
 بن سہون است و در مشایخ خطابت ناظر مخاطب بود باین سہون اشتہار داشت

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

<p> ۱. این کتاب در سال ۱۲۰۰ ۲. در شهر تهران ۳. در کتابخانه ۴. در سال ۱۲۰۰ </p>	<p> ۱. این کتاب در سال ۱۲۰۰ ۲. در شهر تهران ۳. در کتابخانه ۴. در سال ۱۲۰۰ </p>	<p> ۱. این کتاب در سال ۱۲۰۰ ۲. در شهر تهران ۳. در کتابخانه ۴. در سال ۱۲۰۰ </p>
---	---	---

[illegible]

و در شام سوطین بود و نسبت ارادت بشیخ محمود احمد کمالی که در شهر برلین میگوشت داشت
در سن ۱۲۰۵ قمری صاحب نفحات الانس میفرماید که شبی شیخ ابو بکر سماعی شنید و مطرب
این قول میخواند: القوم اخوان الصدق منهم منبت: من المودت لم یعدل یسبب
شیخ و در مجلس دروید آمد و مطرب هم از بوشی برخواست و بجای شیخ تکیه کرد و شیخ فرمود
که مطرب را بهین حال در بویا بکس که بروستی کرده است پیچیده و در گوشه تنهیم بنشین که دید
چون صبح شد مطرب بوش آمد و خود را در بویا پیچیده دید بانگ برآورد که ای مسلمانان
از بهر خدا اینچه حالت است که مطرب را از بویا برآورد چون رو بروی شیخ
آمد برآید خود شکست و توبه کرد و هر چه پویشید دید که از صاحب شیخ شد و بعد از شیخ
برجاء و شربت نسبت و نام آن مطرب بقول شیخ عبداللہ انصاری تحمیل طبرانی بود و وفات
شیخ ابو بکر سوسی در سال ۱۲۵۰ هجری قمری است قطعه از مکتوبات

داشت با ذکر و فکرانوسه	میر سوسی است سال حلیت او
و بعد از وفات شیخ ابو بکر سوسی بیکیال یعنی سال ۱۲۵۰	نیز ابو بکر سوسی

هشتاد و هفت ماه شعبان سلطان امیر ظہیر الدین سبکتگین بادشاہ غزنوی بعد سلطنت
بست سال و عمر پنجاه و شش سال و در غزنین وفات یافت مختصر احوال این بادشاہ
از روی تواریخ اینست کہ سبکتگین شخصی ترکی از امرزاده ملک ایران بود چون
سبب حوادث زمانہ گرفتار پنج افلاس شد التگین بادشاہ اورا خرید نمود و بنیاد التگ
سوزانی داد و بنیکیم اسحاق بن التگین فوت شد احدی از وزاران مملکت موجود نبود
از نیم سبکتگین نکاح خود با دختر التگین کرده قدم بر تخت سلطنت نهادیم لہذا اول
خلو بس برہند و ستان حملہ آورد و بر ارج جیال راجہ لاہور مقام نمود و بر پلتان مسخر گشت
و غنیمت بسیار نصیب لشکر طغر بک و سہ و بہر تہہ بنائے کہ خود راجہ لاہور عازم
ملک متعلقہ غزنین گردید راجہ مقصد اہل اسلام شد و او اسے خراج منظور کرد و مقابلہ
بوقوع آمد و دیکر راجہ ہائے ہند کہ با پدر راجہ جیال از قنوج و اجمیر و غیرہ آمدہ بودند
ہر یکت خورہ پس پاشند نہ از راجہ جیال مطیع الاسلام شدہ خراج سلطانی

چشمه
چشمه
چشمه
چشمه
چشمه
چشمه
چشمه
چشمه

در این کتاب	در این کتاب	در این کتاب
در این کتاب	در این کتاب	در این کتاب

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

۱۰۰	۱۰۱	۱۰۲
۱۰۳	۱۰۴	۱۰۵
۱۰۶	۱۰۷	۱۰۸
۱۰۹	۱۱۰	۱۱۱
۱۱۲	۱۱۳	۱۱۴
۱۱۵	۱۱۶	۱۱۷
۱۱۸	۱۱۹	۱۲۰
۱۲۱	۱۲۲	۱۲۳
۱۲۴	۱۲۵	۱۲۶
۱۲۷	۱۲۸	۱۲۹
۱۳۰	۱۳۱	۱۳۲
۱۳۳	۱۳۴	۱۳۵
۱۳۶	۱۳۷	۱۳۸
۱۳۹	۱۴۰	۱۴۱
۱۴۲	۱۴۳	۱۴۴
۱۴۵	۱۴۶	۱۴۷
۱۴۸	۱۴۹	۱۵۰
۱۵۱	۱۵۲	۱۵۳
۱۵۴	۱۵۵	۱۵۶
۱۵۷	۱۵۸	۱۵۹
۱۶۰	۱۶۱	۱۶۲
۱۶۳	۱۶۴	۱۶۵
۱۶۶	۱۶۷	۱۶۸
۱۶۹	۱۷۰	۱۷۱
۱۷۲	۱۷۳	۱۷۴
۱۷۵	۱۷۶	۱۷۷
۱۷۸	۱۷۹	۱۸۰
۱۸۱	۱۸۲	۱۸۳
۱۸۴	۱۸۵	۱۸۶
۱۸۷	۱۸۸	۱۸۹
۱۹۰	۱۹۱	۱۹۲
۱۹۳	۱۹۴	۱۹۵
۱۹۶	۱۹۷	۱۹۸
۱۹۹	۲۰۰	۲۰۱
۲۰۲	۲۰۳	۲۰۴
۲۰۵	۲۰۶	۲۰۷
۲۰۸	۲۰۹	۲۱۰
۲۱۱	۲۱۲	۲۱۳
۲۱۴	۲۱۵	۲۱۶
۲۱۷	۲۱۸	۲۱۹
۲۲۰	۲۲۱	۲۲۲
۲۲۳	۲۲۴	۲۲۵
۲۲۶	۲۲۷	۲۲۸
۲۲۹	۲۳۰	۲۳۱
۲۳۲	۲۳۳	۲۳۴
۲۳۵	۲۳۶	۲۳۷
۲۳۸	۲۳۹	۲۴۰
۲۴۱	۲۴۲	۲۴۳
۲۴۴	۲۴۵	۲۴۶
۲۴۷	۲۴۸	۲۴۹
۲۵۰	۲۵۱	۲۵۲
۲۵۳	۲۵۴	۲۵۵
۲۵۶	۲۵۷	۲۵۸
۲۵۹	۲۶۰	۲۶۱
۲۶۲	۲۶۳	۲۶۴
۲۶۵	۲۶۶	۲۶۷
۲۶۸	۲۶۹	۲۷۰
۲۷۱	۲۷۲	۲۷۳
۲۷۴	۲۷۵	۲۷۶
۲۷۷	۲۷۸	۲۷۹
۲۸۰	۲۸۱	۲۸۲
۲۸۳	۲۸۴	۲۸۵
۲۸۶	۲۸۷	۲۸۸
۲۸۹	۲۹۰	۲۹۱
۲۹۲	۲۹۳	۲۹۴
۲۹۵	۲۹۶	۲۹۷
۲۹۸	۲۹۹	۳۰۰

سید احمد علی خان صاحب

این کتاب را در روز جمعه ۱۲۰۰ هجری قمری در شهر تبریز
 در روز ۱۲۰۰ هجری قمری در شهر تبریز در روز ۱۲۰۰ هجری قمری
 در شهر تبریز در روز ۱۲۰۰ هجری قمری در شهر تبریز
 در روز ۱۲۰۰ هجری قمری در شهر تبریز در روز ۱۲۰۰ هجری قمری

[illegible][illegible]

علی مخدوم مجنونی لایا بودی در کشت المیچ پسر مودیکه روز سه شنبه در محاسن سے در آمده
 سارا زبانی توکل پسر شیخ در آنوقت دستار طبری تنکو بهر داشت دل و بدان دستار
 بایل شد پسرید یا المم معنی توکل حبیب فرمود توکل آتست که طمع از دستار مردان
 کوتاه کنی این بگفت و دستار از سر بر آورد و موبوے وے انداخت نقاست
 که وقتے جامه داشت و بر پند بود و بخانقاه عبدالعزیز فرمود آمد شخصی ویرایش داشت
 همیس خلق بر دے جمیع شاعر و بزرگان شفا کردند تا وعظ گوید شیخ بر ممبر بر آمد اول
 بجانب راست اشارت کرد و گفت اندک و باز بجانب چپ اشارت کرد و گفت و الله خبر و الله
 یعنی که در گفت عنوان اندر من اندک بر حوالی عجب پیدا شد و خلق بیکبار هم برآمد و بر رفت
 بر خاست و چندان اهل دل جان بحق سپردند و در همان شعله از منبر برآمد و بر رفت هر چند
 جنتند یا فتنه نقاست که در آخر عمر چندان درد در دل حق منزل شیخ پدید آمد که
 هر آخر روز بر بام خانه که حال از یک نزار وے است و آنرا بیت المفتوح نام کرده اند
 برآمے و روے موبوے آفتاب کردے و گفتے اسے سرگردان بادیه ملکات
 امر و چون بودی چون گذرانیدی فمسیح جاسے پر اند و بگهیں در دل تافته
 فمسیح جاسے از زیر در بر شدگان این واقعه هم چیزے یافته ازین جنس از منخان
 بسیار بگفتے تا آفتاب فرو رفته وفات وے در ماه ذیقعد سنه چار و صد
 و پنج هجری است از مولف رفت چون زینب خان بخلدیرین شیخ دقاق عاشق مشتاق
 هست این خط آن شاه زاهد زین ابوعلی دقاق نیز مر و بسال ترعایش
 گفت دقاق شهره آفاق شیخ عبداللہ الرحمان سلمی قدس سره
 نام وے محمد بن حسین بن محمد بن موسی سلمی است صاحب تفسیر حقائق و طبقات
 مشایخ است و سواے ازین دو کتاب دیگر تصانیف وے هم بسیار است
 که قریب بعد کتاب رسیدہ بود و در غلیظہ شیخ ابوالقاسم تفسیر آبادی است و ابوالقاسم
 مرید شیخ شبلی بود و شیخ ابوسید ابوالخیر بعد وفات شیخ ابوالفضل پسر خود
 بصحبت وے رسیدہ تکمیل یافت و فرقه خلافت پوشید وفات شیخ در ماه

[illegible]

بن علی داشت آن است و لقب شیخ الشیخ دارد و نسبت از اوت و سے لبره واسطه شیخ
 محمد بطامی برادر زاده و خلیفه شیخ ابانیر دبطامی میر سردار از اقربان شیخ ابو الحسن
 خرقانی است عالم بود و علوم ظاهر و باطن کلام شیرین و بیانی کافی داشت و صاحب
 کشف المحجوب میفرماید که من از شیخ عینیله که یکی از اصحاب و سے بود شنیدم که وقت
 در بطامی بلخ بشمار آمد هم کشت زاده و اشجاء آل نواح از انبوه بلخ سیاه گشتند و دوم
 بحر خوش آمدند و بلخ را وضع میکرد و زد مکن نبود شیخ ازین پرسید که اینچه شور است
 احوال بلخ بفرم شیخ رسانیدم برخواست و برام برآمد و دوسه لبوسه آسمان کرد
 نخی ایامی مذهب بلخ از زمین برخاست و تا یک ساعت پیش نماند و یکپس را نقصان همه
 بوقوع نیامد و فاست شیخ در ماه رجب سال چهارصد و شانزده و تقو لے چار صد

و مقتدره هم بریت از مولف شد چنانچه در میان فردوس قرن استیخ حق اگر محمد بن علی

یا حق محمود و سالتان نیز اادی عبداللہ محمد بن علی شیخ منصور و اھلنا

قدس اللہ سرور شیخ نعمانی نہایت بزرگ و امام عالم معلوم صوری و معنوی
 واقف و فائق و محقق بود و مذهب حنیفہ داشت و مرید شیخ احمد کو کافی بود و ماتہ پیر
 باوے صحبت داشت و فاست و سے در سال چار صد و شزده هم بریت از مولف

رفت چون زین دم در غلہ برین استاد بو منصور منصور و جہان سال ترحیلش رستم شد و ز قلم

زیدہ کامل آرام و معنیان ام بخوان سرور ابو منصور و سال میل آن شہ کون و مکان

مسعود و خانہ می شهید قدس اللہ سرور الفونی از سادات عظام علویت
 و لب او حضرت محمد حنیفہ بن علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ منتهی بشو زام والد ماجد مشن
 میر ساهون عطا اللہ علویت و نام والدہ ماجدہ و سے ستر محلہ خواہر سلطان محمد و
 سبکدین غزنو سے بود و رسم مبارکش میر مسعود است و در فواجی دہلی اورا پیر پلیم و در
 دیار خراسان رجب سال در بعضی جا اسپان غازی و با کے میان و بالا پیر
 و شہلا پیر نیز گویند و لقب مبارکش سلطان الشہید و سید الشہید است و اکثر ارباب
 بصیرت متفق شدہ اند کہ بعد از شراوت میر مسعود ہرگز در ملک ہندوستان بر تہ شہادت

سمونات را که از سنگ تراشیده بودند همراه خود بر در مسجد غزنین انداخت میر مسعود
 هم چو ای سلطان در غزنین شریف بر در و دیواران شرکان هند پیش تو ایده حسن مهندی
 وزیر اعظم سلطان آمد و درخواست کرد که اگر سلطان بہت سمونات را کہ مسعود داشت
 با واپس دہ دیون آن بہت زر سچ از باگیر و حسن سمندے برین معاوضہ راستہ
 شدہ عرض حال بہت سلطان نمود حضرت میر مسعود کہ در آنوقت حاضر ہو وقت بود
 گفت ایخوا بہ شہنشاہ میگوید کہ بروز شہر از رایت تراش و سلطان محمود رایت فروخت طلب
 کند حالاً محمود بہت شکم شہنشاہ را بدینا بہت فروخت خواہند گفت حسن مہندی ازین تقریر
 و مظلومت میبود تا آنرا کہ میر مسعود بہ خانہ سلطان محمود چہن از خیال آگاہ شد
 بیاس خاطر حسن مہندی کے روز کے سالار مسعود را در خلوت طلبید و گفت کہ بابا بدو پرتو
 و کجا ہل از فراق تو غمت می کشند بہتر آنست کہ چند روز آنجا بروئے و بشکار و شیرخول
 باشی بعدین در وزیر حسنک میکائیل را بجا حسن مہندی کے بوزارت نصب کرد و تہ پیش
 خود خواہم طلبید چنانچہ حضرت مسعود از سلطان محمود رجعت شدہ در کابل نزد پدر خود
 میر سہو شریف آورد و در آنجا با چند ہزار سوار سوار بار آورد و غزنی و ہر لمان گردید و از
 لمان و راجہ دہن و از آنجا در دہلی رسید و از دہلی بقیچہ فائز شد با نظرت آب گنگ
 بگذشت پس خواست کہ دہلی را مفتوح سازد و اول ستر داسے را کہ باہن حایل بودند
 را راجہ نمودہ قریب دہلی رسید و از آنطرف راستہ حیال راجہ دہلی بالشکرانہ مقابلہ کرد
 و تا یکماہ حرب واقع شدہ درین اثنا خبر رسید کہ ملک بھی بختیار و میر سیف الدین غوری
 و سید غزالدین و ملک دولت و میان رجب امرائے نامدار دولت محمودیہ از بدخوشے
 حسن مہندی وزیر دار الخلافت غزنین را گذارشتہ بہ خدمت میر مسعود آمدہ اند حضرت
 سالار و قوع از خیال را از مواہبات حقانے دانستہ باستقبال ایشان برآوہ و با عزت
 و اکرام تمام ہر یک را بہ لشکر خود آورد و چنان روز اتفاق حرب عظیم افتاد و میر مسعود
 غزالدین با چندے از جوانان شریف شہادت جہشید و سالار مسعود غازی کے
 با شرف الملک سخن بود و گوہال بہر شاہ حیال حاکم دہلی گزے بر میر مسعود انداختہ

محمد بن واکاسی وچراست بالشرکاء طلب رخصت فرمود و دوسے در آنجا رسید کارزار را
 نمایان بوقوع آورد و شهادت یافت چنانچه مقابر شهدا و آن سرزمین بسیار اندیش سیند
 عزالدین را که بعلن میر شمسار در و بان که ظفر سیکر لطافت قصبه گویانو و نواسه آن
 چنین کرد و او در آنجا ترو دامت تناسیته بجا آورد و شهید شد مرقدا و نیز در گویا مریز از گاه
 خلق است پس ملک فضل را باقر با سکه او بجانب بنارس و لوانی آن رخصت داد
 و سکه نیز در آنجا شهادت فایز شمسار پس ملک عمر و طفل را با صاحب ایشان بجانب
 سیدار و نقین کرد و ایشان در آن نواسه شهادت یافتند چنانچه مقابر ملک عمر و طفل
 در قصبه مجبور و نواسه آن زیارت گاه خاص و عام است و از آنجا میر سید قائم شمسار
 که در میان قصبه و دوسرا سکه و قصبه گشت و آسوده است و در جوار او بر اسم خواص و شایع و غیره
 و دیگر شهدا عظام خفته اند و از اصحاب ایشان کالج شهید یا دیگر شهدا در قصبه سده هور
 آرام پذیر اند و آنرا سید گندو کرنیست که نیند و سحره محابا بجانب نایب شمسار و سوا شهید و
 اشراف ممتاز اند و دیگر از اصحاب آنجا حاجی شریف است که مرقدا مقدس او در موضع
 انبلو در از اعمال برگشته و گذشته و دیگر از یاران جان نثارش قاضی طاهر شهید است
 که مرقدا در میان جگل متصل لغجست از اعمال برگشته و گذشته و دیگر از یاران
 فدا سکه حضرت پیر سید عبدالقادر شهید یا یاران خود و قصبه انبنی آسوده است الشرفی
 حضرت سلطان الشهدا مردمان عمر اسیان را بجا بجا بجا و غیر متعین کرد و خود و قصبه ستر که
 و نواحی آن شریف سید داشت بعد از چند روز بنظر رسید که ستر معلی مایه و سکه در کمال
 وفات یافت و میر مایه و علوی و لادش جنازه مادرش را در غزنین فرستاد و خود
 میرا به بدیدار فرستاد و چند روز در ستر که شریف می آرد چون نزد یک رسید سلطان الشهدا
 با استقبال برآمد و پدر عالیقدر را بمنزل خود آورد و دو بهمان سال سلطان محمود غزنوی
 بخت حق بدست و در باب غزنی غزنین و فون شد چنانچه خبر وفات سلطان محمود
 در سهند شایع شد و کفار از هر چهار طرف غلبه آورده خواستند که لشکر اسلام را از سهند
 سهندستان بر دارند از آنجا که سکه بجام منافق بود که بوقت بریدن ناخن ناخن گیر

[illegible]

با تجماندہ کر بر فرج سعادان تاخت آورد چون مشرکان فرار شدند باز شریعت آوردہ
 و بیایان باغ ایستاد سعادان باز مراجعت کردہ جائے خود قایم کردند تا جاسیکہ نظر کارسی کردہ
 غیر از کشتن خون چیرے بنظر نمی آید اتفاقاً اول وقت نماز عصر روز یکشنبہ تاریخ چهارم
 ماہ رجب سنہ پانچصد و بیست و چار تیر قضا در گلوسے مبارک سید الشہداء رسید و کلمہ
 شہادت گویدان از اسب مادیر خنک فرو آورد و سکنزد دیوانہ و دیگر خدمتکاران جزیرہ
 در روز رخت بر ستر از اثم الفقر قنوالہ خود بایندند و سکنزد دیوانہ سر مبارک را بر زانو سے
 اخلاص خود گرفته بنشست و زار بر آدمی گریست سلطان الشہداء اکیتر تہ شہم حق بین بگشاد
 و تبییہ کرد و کلمہ ہو بر زبان راند و جان بشاہدہ ہویت مطلق تسلیم فرمود و تقاضاست
 کہ چون کلمہ مطلق بادشاہ دہشتہ در برابر حج بمقام دفن میر سید رسید بزیادت مقبرہ مشہور
 و سے مشرف شد و بجاوران نقد و جاگیر بسیار داد و بتقیر روضہ عالیہ دوبارہ مشغول شد
 و تقاضاست کہ بعد شہادت حضرت میر سید و خورق فکر امات بسیار از و سے سر بر زدند
 کہ از احوالہ تحریر خارج اند و خلق انبجہ متعقد کر است و بیست و ہر سال بروز عرس خلق
 بشماہ الحلم ناسے در انداز اطراف و کناف ہندوستان بزیارت بابرکت آنحضرت
 می آیند و آنانکہ رفتن نمی توانند در ہر شہر علمہا سے فراوان بنام حضرت سالار تیار کردہ
 بحجم کثیر بنیاد و صاحب اخبار الانیار میفرماید کہ این برعت علمہا کہ در ہندوسی چہرے گویند
 در ابتدا بنو دیوانہ و وفات و سے چہار صد سال شایع گشتہ و گویند کہ در صدے نهم از
 سنہ سال ہجرت نبوی راہب از راہگان ہندوستان کہ اولاد داشت بر مقبرہ حضرت سالار گشت
 و بہزار نیاز مند سے نذر کرد کہ اگر حق تعالیٰ بمن پسرے عطا فرماید علم کلان قبول است
 کمخواب و آویزا سے زرد لفرہ ہمیا کردہ و برہ و ازہ خانقاہ عالیجاہ حضرت سالار
 لصب ساز و چون توجہ حضرت سید الشہداء و عطا سے او سچانہ تقائے در ہمان سال
 پسرے در خانہ سے متولد شدند و خود وفا کرد و علم کلان تیار کردہ بر دروازہ
 روضہ عالیہ لصب ساخت پس از ان روز این برعت شایع شد کہ شخصیکہ لا ولد میاشند
 بروج سید سالار توجہ شدہ نذر ساختن علم بنام و سے در دل خود مستحکم سے کتبت

گفت پس اللہ تعالیٰ سائر العیوب بنویشد شیخ ابوعلمی گفت اول تو خوش من را از من پیش
 سے الحال بشمار بقدر بیا سید کہ جابر کے سے پارہ شد و بر گشت پیش شیخ قصید
 خدای کی دعا مندا و نادعا کردی فی الحال بجال خود باز آمد قلمست کہ شیخ ابوعلی سیاه
 آنکس شخص بود و متنی شخصی را دید کہ کاغذ سے لوشته در دست داشت پرسید
 کہ این چیست آن شخص گفت کہ امام بونے علی مفتی وقت سید و سید دینی فتوے
 مختصر فرمودہ فرمود کہ این را باز پس پیش امام ببر و گو کہ در فتوے غلط کردہ آن شخص
 فتوے را باز پیش ابونے علی مفتی برد و اظهار حال کرد مفتی چون در فتوے تامل و
 غور کرد و دانست فی الحقیقت خطا کردہ بود مفتی برخاست و بخدمت شیخ آمد و عرض
 وفات سے در ماہ شعبان سال چار صد و بیست و چار ہجریست از کوفہ

بوعلی ابن عیاض و الاچاہ	از وجود حضرت برین حاکم	کمال تحصیل آن امام زمان
بوعلی شاہ شہداء آن چاہ	شیخ ابواسحاق بن شہر یار	کار و زونے

قدس سرہ نام سے ابراہیم داممل سے از فارس است و انتساب سے
 در بقون شیخ ابوعلمی حسین بن محمد فیروز آبادی الاکراست و مناقب و فضائل
 من بشیر از آنست و بحاطہ تحریر و تقریر در آمد صاحب کرامت و خوارق و زہد و تقوی
 و ریاضت و جامع کمالات صوری و مہنوی بود و بروز یکہ شیخ بسو لہ شدہ بود و
 ازان خانہ چون عمود پیدا شد رویہ آسمان پرست و شاخہ داشت کہ بہر طرف
 شاخے ازان نور میرفت و چون شیخ بحد بلوغ رسید و جذب عشق الہی سے را بسو
 خود جذب کرد از دن از دست بسہ شیخ سیکہ ازان عبد اللہ خفیف دوم حارث
 نکاحی سیوم ابو عمر داشت از خدا خواست کہ خدا یا مرا آگاہ گردان کہ یک
 دام شیخ ازین ہر سہ شیخ رجوع آرام شخصی را بخواب دید کہ شتر بار سے از کتب
 کتب خانہ ابو عبد اللہ خفیف نزو سے آوردہ چون بیدار شد دانست کہ
 جوالہ بخدمت شیخ عبد اللہ است و همان روز شیخ اکابر بیاہد و کتابہا سے
 شیخ عبد اللہ پیش سے آورد و شیخ بخدمت سے مشرف شد قلمست

دشمن گناہی داشت که انما سے ایمان و مریان و دوستان و قرابتیان شیخ بر آن
نوشته بودند چون وفات شیخ نزدیک رسید وصیت کرد که آن کتاب را در کفن
من بنده پس حسب فرموده شیخ آستان کرد و بعد وفات شیخ را بخواب و بدو گفتند
مستحالی یا تو چه کردی گفت: اول کرستم که با من کرد این بود که آن گناہی که
نام سے ایشان و در آن کتاب درج کردم همه را بنحشید و نیز هر کسے که بر سے حاجت
و بیجا برخاک من بیاید بر او رسد نقاست که یکے از وزیر سے سلطان یا شیخ ارشد
او سے داشت و بر خندید که در که شیخ چیز سے از سے بستاند قبول نفرمود و در
پیغام شیخ گفته فرستاد که چون چیز قبول نہ کرد سے امروز ازیر سے تو
خند بندہ آزاد کردم و تو اب آن بنو بنحشیدم فرمود از او کردن بندگان مذہب من است
بلکہ بندہ گردانیدن آزادگان مذہب من است و گویند کہ شیخ ابواسحاق شہر یار گزین
مناصر شیخ نجیوم علی جویری صاحب کشف المحجوب است لیکن با ہم ہر دو بزرگوار
ملاقات واقع شدہ وفات شیخ ابواسحاق در ماہ ذیقعد سال چهار صد و سی و شش

ہجریست از مولا

اسوی حجت شد و از دار فنا

شاہ جوہاں محبوب حیدر

مال وصل او چہ ششم از شہد

گفت دل حسن علی کا مکان

کا زونی زیب قطب اکبر

نیز ابواسحاق سلطان زمان

ساکت الی حبیب اصفیاء

از حال آن شہد دور زمان

نیز ابوالقطب الاصفیاء

وصل او شد از دل سرور

شیخ ابو منصور محمد حکیم

الفارسی قدس سرہ والد ماجد شیخ الاسلام عبداللہ انصاری سے است و مرید
سید شریف حمزہ عقیلہ و جد است ابو المنظر نرندی نیز حاضر اندہ شیخ الاسلام
سینہ یاد کہ ہفتاد و چند سال علم آموختم و نوشتم و در تیکار بیج بردم چون دیدم
اینہد اول حرف ابو کہ از پیر آموختہ بودم و وفات سے در سال چہ صد و
ہجریست و مرار پر انور در باج نزدیک فرما شیخ ابو حمزہ شریف عقیلہ است از مولا
منصور کہ پیر شاہ الفارسی پیش خدا قبول و منظرہ تاریخ وصال او سب در
دل گفت نہ بہ حبیب منصور شیخ احمد کدوری فارسی سترہ از خندہ علما سے

[illegible]

ولاسیاجون کنیز رفتند اصحاب پر رسیدند کہ این ہر دو کس کہ بودند گفت کہ کیے ابو الحسن
 حسد قانی و تہا نے ابو عبد اللہ درستانی نقیست کہ شیخ ابو سعید را در وقت اشعار
 بسیار اندوین ریاضی از انجملہ است ۵ چشم ہمہ اشک شد چہ از غم مگر نیست
 در عشق تو بے چشم میدید ز نیست ۶ از من اثر سے مانند این عشق از چہ نیست ۶
 چون من چہ مشتوق کشم عاشق کیست ۶ ہا میں ریاضے برای تپ زوہ دار و کج نیست
 لکڑ کا غزے نوشہ و لکڑے تپ زوہ بہ بند ریاضی اے در صفت و ات تو میرا
 کہ و سہ ۶ و زہیلہ جہان خدمت در گاہ تو بہ ۶ علت تو ستانے
 و شفا یم تو ہے ۶ یارب تو بفضل خویش سبحان و بدہ نقیست کہ شیخ ابو سعید
 گفتند کہ فلان کس بر روی آب میر و فرمود کہ منہل است شوکان آبی ہم بر روی
 آب میر و نہ گفتند کہ فلان کس در ہوا میر و گفت کہ زغن و زراغ ہم در ہوا میر و نہ گفتند
 کہ فلان کس در یک لحظہ از شہرے بشہرے میر و فرمود کہ شیطان نیز در یک نفس
 از شرق تا غرب میر میکند و چنین چیز را در حضرت حق چیزے عزتے و توقیرے نیست
 مراد آنست کہ در خلق نشیند و دودست کن و زن بخواد و بامردم در آمیزد و یک لحظہ از
 خدا غافل نباشد و لا دست با سخاوت شیخ بروز یکشنبہ غرہ ماہ محرم سال ۵۰۰
 و پنجاہ و ہفت و وفات در شب جمعہ چہارم شعبان سال چار صد و پچس ہجریست
 و عروے ہزار ہاہ سنست و بوقت وفات خود شیخ وصیت کرد کہ بعد وفات این ابیات

باو از بلندیش چہ از دین بخوانند	خوبتر چیست زین لہا لم کار	دوست با دوست رفت و بار بار
باشند اندوچ او سراپا نسج	مگر در نزد دوست عاشق زار	حالیچ وفات از بولف
بو سعید آن خیر دین فضل جہان	بہر عالم در دو عالم مقتدر	سلاکت مسوم شد تو لید او
چلتش آمد سنید	گفت دل و جانش شہید	میر محرم ابو سعید آمد ۵۰۰
کہ وے اہل دین سلطان	سال تر حاش لبید صدق	ایضا جوآن ابو سعید آمد و ہا
دیوان شد و بنا بخت رسید	عیان شد ز دل سال تحمل او	ولی زمین بو سعید
شیخ ابو عبد اللہ را کو قدس	سترہ نام وے علی بن محمد بن عبد اللہ	ست

[The page contains handwritten Persian text arranged in approximately 18 horizontal columns, reading from right to left. The script appears to be a historical form of Perso-Arabic calligraphy.]

که بر آید بر خواجه بکسر حضرت کرمه بود و خواست وی در راه رمضان

سائل خیار صد و پنجاه و یک چهریت از مؤلف

در بیان مین و سن روزگار و تاریخ زندگانی و تاریخ

شیخ ابوالفضل محمد بن حسن خلی قدس سره شیخ بود و سال بیت الحن که

در سینه است بر سر عقیده نو یک و شوق صاحب کشف المحجوب میفرماید که افتاد است سن در

طریق بار است است که عالم بود و علوم و تفسیر و روایات و کرامات ظاهر می

و با سطر بر سر شیخ صوری بود و از قرآن ابو عمر و قزوینی و ابوالحسن است

و نه شصت سال حکیم عزالت گوشت را میگیر سخت و نام خود در میان خلق گم کرده بود

و عمری در از یافتن خوارق و کرامات و کرامات بسیار است و لباس مقصود نه داشته

و شخصی که در محراب و بار عیسا که یکس را پیش یارای کلام کردن نبود و نیز صاحب

کشف المحجوب میفرماید که روزی حضرت شیخ و منوچهر دو تن بر دستهای مبارکش

آب بر میختم در خاطر من گذشت که چون کار با تقدیر و قسمت است پس چرا در میان

خدمت بزرگان می کنند و بارهای خدات بر دوش می دارند تا مقصود رسید شیخ بر سر

من نظر کرد و فرمود اے علی آنچه در دل اندیشیدی را بگو و بد آنکه هر گاهی را سببی است

چون حق تقاضای می خواهد که انسان خاک را تاج مملکت و نخست ویرا تو به و در و

نهی میت دوستی از دوستان خود مشغول کند تا خادم شود و بسبب خدایت گز است

حاصل کند و نیز صاحب کشف المحجوب میفرماید که وقتی شیخ ابوالفضل از بیت الحن قصد

دشوق داشت و باران می بارید و ما خادم در گل بشکل تمام میفرمتم چون و در اینجا

رسیدیم نگاه کردیم دیدیم که تعلین شیخ خشک بود و باعث آن رسیدیم سر بود که

ما سن قدم در راه تو کل نهادم خدا اے تقاضای پاسبان مرا از وحل نگذاشته

و اگر چه صاحب کشف المحجوب و نفحات الانس تاریخ وفات شیخ بیان نفرموده

لیکن در حاشیه نفحات الانس تاریخ وفات شیخ در سال چار و پنجاه و سه نظر در آمد

قطعه از مؤلف پیر ابوالفضل بن حسن خلی

ابو شیخ بهد صفا و کبار

پیر بر شریف در لاهور رسید شب بود بیرون شهر مقام فرمود با مردان که داخل شهر شدند
 دید که مردان جنازه فیض اندازده حسین زنجانی بر دوش می آیند که بهمان
 شب حسین زنجانی بر حجت رحمانی پیوسته بود پس همراه جنازه شد و بقیام در جنین
 تشییع کرده حسین را چون گنج حواله خاک نمود و خود بیرون شهر بجانب مغرب که حال حاضر پیرانوار
 در آنجا است مقام کرد و در عقیده الاولیاء مذکور است که چون علی مجبور برے در شهر لاهور
 قیام نمود مسجدی بقیام خانقاه خود تعمیر کرد و بنیاد محراب آن مسجد بستی بساجد دیگر
 قریب مایل سمت جنوب داشت فلنما لاهور که در آنوقت نوبت وقت بود و در
 بر شیخ اعراض کردند لیکن شیخ خاموش بود چون تعمیر شد روزی همه علمای
 شهر را جمع نموده و خود نام شده در آن مسجد نماز کرد بعد از نماز با حاضری وقت فرمود
 که به بنید که کعبه الله که ام مست است فی الحال حجابها از میان برخاست و کعبه بجا
 مسجد نمود اگر است که همه حاضرین بحشم ظاهر دیدند و قبر مبارک شیخ هم موافق مسجد است
 مطابق بالا سے مزار پر انوار شیخ گنبد نبود حالاً در سال یک هزار و دویست و هشتاد و هشت
 شخص حاجی نور محمد فقیر بتعمیر گنبد محل پر داشت و مسجد قدیم هم دوباره بحسن سے
 کلمه ارشاد فقیر تعمیر گشت و بحجر و کسبی حضرت مدوح بدین نوع درج تواریخ متقدمین است
 که حضرت مخدوم علی بن عثمان بن سید علی بن عبدالرحمن بن شاه شجاع بن
 ابو الحسن علی بن حسین اصغر بن سید زید شهید بن حضرت امام حسن رضی الله تعالی
 بن علی کرم الله وجهه بود و مخفی مباد که مقام پر انوار شیخ علی مجبور برے
 جائیت تبرک و بر فیض دلجای خلق که در ایام سلف و حال خلق خدا از خاک
 پاک آن مقتداے اولیا فوایدی دین و دنیوی حاصل می کند چنانچه خواجہ بزرگ
 حسین الدین حسن بنجر قطب الهند و فرید الدین گنج شکر قدس سرار هم و غیره
 اولیای کبار و مشایخ امار از مزار گوهر بار و فواید عظیم یافتند و مدتی
 دنیا خلوت گزین اندک که تا حال مقام خلوت خواجہ بزرگ اندرون حریم مزار
 و مکان چاک حضرت فرید بیرون خانقاه عالیجا موجود است و نقل است که وقتی خوابه

خزینة الاحصیا

شیخ ابوالقاسم فیضی	ابوعلی غزنوی شاه جوهر شیراکبر	که بر دلایع ایشان همه از اسرار محبونی	شیر قوال انداز بن فرزند زکریا
شیخ ابوالقاسم فیضی	ابوعلی غزنوی شاه جوهر شیراکبر	که بر دلایع ایشان همه از اسرار محبونی	شیر قوال انداز بن فرزند زکریا

شیخ ابوالقاسم فیضی قدس سره از اعظم مشایخ خراسانست رساله شیریه
 و تفسیر لطائف الاشارات از تصانیف ولایت مرید و داماد شیخ دقاق داود ستاد
 شیخ ابوسعید فارسی است و صاحب کشف الحجب و مبغیر مایه که امام قشیریه
 از اجدادش پرسیدم گفت که وقتی مرا پاره تنگ مطلوب بود و هر تنگ
 که از زمین بدست می گرفتم گوهری می شد و منی انداختم و فاش آن جامع الکمال
 با اتفاق اهل اخبار در ماه ربیع الاول سال چارصد و شصت و پنج هجریست از مولات

کشت راسی جوهر خلد برین	شیخ فیضی درین ابی القاسم	است و هاشم محمد علی قدس سره
هم چنین ابی القاسم	ایضا شیخ ابوالقاسم قشیری شیخ دین	از جهان چون یا از خلد جا
سال هاشم بن قاسم است	هم گو قاسم امام اصفیا	بیر از القاسم مقدس طیب است
ولایت آن مقتدا را اولیا	شیخ الاسلام عبد الله انصاری قدس سره	

تکلیت و ابوالاسماعیل و نام پدر و ابوشعور محمد انصاری و لقب شیخ الاسلام
 است و هر جا که در تفقات الانس یه شیخ الاسلام مطلق مذکور شده است مراد از وقت
 قریب و ارادت یحیی است پدر خود داشت و هاشم از هرات است
 و از اولاد ابوشعور است انصاری بن ابیولبت که صاحب حسل
 سید عالم صلعم بود و مست انصاری در زمان خلافت عمر رضا آصف بن قیس به
 خراسان آمد و در هرات ساکن شد و از اولاد و شیخ الاسلام از بزرگان و
 محدثان و مفسران عظیم الیه بود و در طریقت هم مقامات بلند و در اربع اجند و شصت
 و سیف بود که در عمر نه سالگی انتاعی کرد و دامادی نو ششم و بیج چهاره سالگی مراد بن
 عتق اند و سخن گفتن و اشارت عسکری من زیاده از شش هزار است و اشار
 نازی و فارسی بقدر کمال یاد و زرم و سه هزار حدیث نبوی در حفظ من است
 این از پدر است و اولاد است با سادات و سه بروز جمود و غریب آفتاب

[illegible]

احرام محبت آن شخص بابت و بنزل و سے سید سے در آنوقت از غایت غم و
اندوه از دنیا رفته بود پرده از رخسار برداشت پیر سے دید باز و سے نورانی در روی
سفید خون از دیده و سے دید بر رخسارش خشک شده آما سے خند بر او نمود را
از خنده و سے عجب آمد بجزیر و گشتین و سے کرد چون از آنجا باز آمد گر یان سے جو پیر
بو سے رسید و گفت ای جوان چرا سے گریئی مگر آیت از کتاب اللہ تو رسیده است
که آن کار کرده که این گریه تو اندوه من سوختگان است نه مانند دل سوختگان این بخت
و گزشت شیخ را ازین سخن در بر در و سو ز بر سو ز بغیر و و هر چه داشت بدو پیشانی
بختش کرد و بیرون آمد و سیاحت پیش گرفت گویند که مگر مدبر کامل را خدمت کرد و
با فقر محبت و در حرم کعبه و مدینه مطهره و بیت المقدس ریاضات کشید آخر برات
مرا حجت کرد و وفات شیخ ابو نصر در سال پانصد و چهل و ست و عمر یک صد و
بست و چهار سال و مزار بر انوارش در قافله آباد است قطعه از مولات

جون ابو نصر از جهان پر گشت یافت از رحمت الفردوس چای جملش قطب اللہ ابو نصر خوان

بزرگ روی میرز نبی الاولیا حجة الاسلام امام محمد بن محمد الفرائسی

قدس سره کتبت و سے ابو جابر است و لقب زین الدین و اصل و ست از توس
نور و مذہب شافعی داشت و انساب و سے در تصوف شیخ ابو علی فارابی است
و در اوایل حال و در توس و پیشا پور تحصیل علوم و تکمیل آن اشتغال نمود
بعد از آن با نظام الملک ملاقات کرد و قبولے تمام یافت و تدریس در مہ نظامیہ
نمود و را بوبے فتویٰ نمود و چندے در آنجا گذراند و بعد از آن با خشیان و خود مہ ترک کرد
در بیت اللہ رسید و بعد از اسے حج بنام مراجعت نمود و از آنجا بہ بیت المقدس و انجا
بمکہ و مدینے و را مکہ مدینے و آنجا بطن بازگشت و بسیار کتابا سے مفید تصنیف کرد
مثل تیار العلوم و جواهر القرآن و تفسیر باقوت جہل مجلد و مشکوٰۃ الانوار و کیمیائے
و غیرہ و از و سے صد فیہ خانقا سے بنا کرد و ببادت حق بطریق خبر مشغول
و مناسب نفحات الاسن میفرماید کہ شخصی از اکابران دین فرمود کہ روز سے

دسبب توبه و سوائے آن بود که سلطان ابراهیم غزنوی و فضل بن سلطان بنزیمیت فتح
 بیجینے انبار کفار از غزنین بیرون آمد و بود و سناے دروغ وے قصیده گفته بود و
 بنزیمیت نامیور بن سلطان رناند و در راه مجد و بی وید که شراب می خورد و بائی گفت
 که پیر کن قدیس کیو رے سلطان ابراهیم غزنوی می تا بخورم سائے گفت که وے
 مرد غایب است و بادشاه اسلام چگونگی گویا باشد و گفت مردی که ناخوش بود است
 انچه در سخت حکم او آمده است در تیر ضبط نیا و روه حال امیر و دانا ملک است دیگر بگوید و قدر
 گیر نیست و بخورد باز گفت قدیس دیگر کیو رے حکیم سناے شاعر پیر کن سائے گفت
 که سناے مرد فاضل و لطیف طبع است که نیست گفت نامبارک مرد نیست اگر
 کو رنوب و سوائے بگا و دیگر مشغول شد که ویرا بکار آمدے چند سخنان دروغ بکاغذ
 نوشت است و می خواهد که بان دروغ فایده حاصل کند و تمیذا ندر که او را بر سناے
 بکار آفریده اند سناے چون این سخن بشنید حال بر وے متغیر شد و تارک الدنیا
 شد و سلوک مشغول گردید و فقیر بسے اند و محروم و از شکوه و رفیقته الاولیا تحسین
 میفرمود که چون در حدیقه حکیم سنائی چند ابیات نامعقول و الحائے هستند از
 استماع آن در دل من تغیر سے و انکار سے از طرف حکیم سناے رود او بود
 چون بنزیمیت و اجمل شدم بخود و قرار دادم که زیارت جمیع اکابر اولیا حاضر شوم و بر
 قبر حکیم سناے نمودم و نامش بنویسید دیدم که در زیارت مزارات غزنی ام و شخصی میگردند
 که این قبر حکیم سناے است و دیدم که قبر سناے از رنگ سفید راست و براق قبر نوشته است
 بقره حکیم سناے شوقی چون چندین مشاهده کردم قصیدم که اشارت بانست که حکیم سناے
 سخن است علی الصباح که زیارت مزارات رفتم همان قبر رنگ سفید بر سر شمس
 که در خواب دیده بودم مشاهده نمودم و یقین شد که آن ابیات که در حدیقه هستند
 و الحائے سے دیگر از بدعتیان است و فاسد است که سناے از سال پیش در بیت
 بیج بجز بیت و همین تاریخ بر تخته مرمری بر انوار و سے کند و در آن از ملک
 چون سناے حکیم روشن دل گشت اند و بدید جهان مسعود شاه عالم حکیم مسعود گشت

بن محمد غزالی دوم محمد بن محمد غزالی سوم تاج عبد اللہ محمد بن محمد یحییٰ و شیخ عبد اللہ
براقا بیست و سوم سلوۃ الطالبین دوران کتابے ایسے حقائق و وقایع درج فرمود
است وفات وے در سال یا صدوسی چہر سبت و عمر شریفش نو سال

از مولف
خواجہ دین شیخ عبد اللہ سید یافت از دنیا چو رحمت قرار
سن سال و شش ماہی تقی است نیز عبد اللہ محمد تادار شیخ ابو نصر احمد جام

زمرہ میل قدس سترہ کنیت وے ابو نصر دام پدرش ابو الحسن است و اصل
وے از موضع ناحق کہ از توابع جام است مقتدرے اہل طریقت و گمان زمانہ قطب
فیوض الوقت بود و وے از فرزندان حریر بن عبد اللہ تحسین است کہ ویرا
امیر المؤمنین عمر ابن الخطاب یوسف ابن است نام کردہ بود و شیخ احمد اول اثنی بود
و در عمر سبت و دو سالگی توفیق رفیق او شدہ بکودہ رفت و در سترہ سال دریا
و مجاہدہ سید بر دو ہجرت چل سالگی بالدام ربانی و خلق آمد و ابواب علم لدنی بر او
مکشوف شد و زیادہ از سہ صد و عالم توفیق و معرفت و علوم اہل حکمت تصنیف کرد
کہ ہمیشہ عالم و حکیم را بران جاسے اعتراض نبود و انصاف تائید آیات متہ آئی و اثبات
سود و مطالبین بودند و اشعار غامضے در قصوف نیز دارد و چہل و دو فرزند حق
سبحانہ تھا سے بوسے عطا فرمود کہ سہی و نہ تیر و سہ دختر بودند و بعد از فوت
شیخ چہار و سہ و سہ دختر ماندند و این چہار زوہر پسر ہمہ عالم و کمال بودند و انصاف
و کرامات بودند و شیخ احمد جام کبر شہادت سالگی منفرمود کہ تا عالمی صد و ہشتاد و ہزار
مرد بر دست من توبہ کردہ اند و شیخ فہیم الدین عیسیٰ کہ از فرزندان شیخ است و در
کتاب رموز الحقائق سیر یاد کردہ تا آخر عمر بر دست مایم شش ہفتہ اگر کسی توبہ کردہ بودند
تقاضاست کہ شیخ ابو سعید ابو الخیر قدس سترہ توبہ داشت کہ از امیر المؤمنین صدیق
اکبر بوسے رسیدہ بودند و ران طاعت میکرد و آخر ایس گشت کہ آن خوفہ بفر کہ را با حمد
جام رساندند شیخ ابو سعید بوقت وفات بفرزند خود شیخ ملاہ وصیت فرمود
کہ بعد از وفات من بچند سال جو اسے لفظ بلند و بالا از زرق چشم احمد جام نام

[illegible]

و عقب از خدمت دے محرم خیرفت انداختھا با سخی و سرور و گنہگار و با تا طالب گشت
نقائصت کرد و قتی عمر بخش نبرد ازین مقدم سود ہزار بار ہا رسے صبیحہ عار حال
بود چون متعلقش از نیابت دے بالاسس شدند بالتماس دعا بخدمت آن
مقبول کمر با حاضر گشتند ہر زلسب سوال و گفتگو نہ کشادہ جو دند کہ آنحضرت
قدسے خاک برست خود از زمین برداشت و جو الایمان کردہ فہمہ بود کہ این
خاک پابہر بخور انید انشا اللہ تعالیٰ شفا خواہد یافت و ہیجان بوقوع آمد
و عمر بخش بہان روز حکم شافے حقیقہ شفا یافت نقائصت کہ روز سے مقدان
سود ہزار خدمت حاضر بود و فرمود کہ دو ریمہ شما اسب مادہ عہدہ پیش احمد بن ہار
سود ہست کہ بدہ خرید کنیم چون مقدان درین باب با محمد بن جعفر و امانتجو و سکر و
کلیا اسب مادہ نازان سکنا سے دہستہ سوار ساخت مقدان اطلاع ایستہ سید احمد
کردند فرمودند کہ اگر احمد اسب مادہ نمیدہد اسب مادہ خود خواہد آمد چون ساسے
گذشت اسب مادہ از خود برد و روانہ آن فیض از نازہ موجود شد و حضرت سید
بران سوار شدہ بمقام دیو کل تشریف آورو و چند سے در آنجا خلوت گزینہ نقائصت
کہ روز سے جو ندا مقدم دیو کل خدمت آنحضرت حاضر آمد و عرض کرد کہ سپید من
سے دیو کل کہ این دیو بنام دے آباد کردم از چند مدت مفقود و اخیر است
و حال کنی کہ بیا بدہ فرمود کہ امروز خواہد آمد و ہیجان بوقوع آمد نقائصت کہ روز سے
سید احمد بمقام دیو کل در خلوت بود و اسب بر اسے وضو میجو و وضو عہدہ سے خود بہر
زمین زدے احوال سپید آید بخود ارشد و ہیجان روز سے بدہستہ شد
پیچ جو بے در زمین نهادے اندر سر منبر شد و بجا کیک نہاد و خواند از غنیمت
سید سے تمیز گشت نقائصت کہ روز سے حضرت سید بمقام مذکور سے
کہ از وزیر آباد بفاصلہ بہشت کردہ است رسید چوباسے مادہ گاو آن دیو سپید
از سے شیر طلب کرد و داند و گشت کہ این مادہ گاو آن شیر ندارد آنحضرت
نما و ان خود ارشاد کرد کہ بچہ اسے مادہ گاو آن را برد و بیا نزد من برد و سستند

(Faint handwritten Persian script)

[illegible][illegible]

زنجانی از در بیان دلاہور آمد و خلق کثیر بحلقہ ارادت و سے در آمد و قیامت
 و نے پانچ سال ششصد سحریت از مہولف شیخ دین میر زندہ آفاق
 پیر واقف حسین زنجانی اسم از دل جو سال زنجانی گفت مہار حسین زنجانی
 سید احمد توختہ ترمز سے تم الاہور سے قدس سرہ از قدامے
 مشایخ عظام و سادات لاہور کے بود اول در ترمز سکونت داشت من بعد
 ایام سے رہائے و اشارہ غیبی از وطن مالوف خود عازم ہندوستان شد
 و در عین سفر و مصیبت سیدہ خود کہ اسامے گرامے آنہابی بی حاج و بی بی تاج
 بود ہمراہ داشت در راہ چون بمقام بلدہ کیج مکران رسید ترویج و تبلیغ
 بے بی حاج حبیبہ کلان خود را بشاہزادہ بہاوالدین محمد ولد سلطان
 قطب الدین محمد بادشاہ کیج مکران کہ از اولاد ایجاد شیخ ابوالحسن بہار سے
 قریشے بود بمحل آورد بعد از ان در ہندوستان تشریف آوردہ در لاہور بمحلہ
 چہل بی بی سکونت پذیرفت و ہزار ماطلبا سے حق را بحق رسانید و خلق
 کثیر از ان پیروشن ضمیر بہرہ مند دنیا و آخرت شد و بعد از تشریف آوردے
 در لاہور رسید شاہ زید برادر زادہ حقیقی و سے ہم در لاہور رسید و وے
 ترویج بے بی تاج دختر تانیہ خود بشاہ زید نمودہ بطرف ہندوستان
 حضرت فرمود شاہ زید بمقام سوانہ برہمن رسیدہ بشہادت رسید و قریب
 ششہ کرومن بے سپردے بجنگ پرداخت و منصور گشت و صاحب تذکرہ فلند
 کہ راقم ناقل سال سید احمد توختہ از ولایت میفرماید کہ سید احمد توختہ از تعداد
 عظام حکمنی است و نسب شریف و سے بچند واسطہ بعلی المرتضیٰ کرم اللہ
 وجہہ میرسد بہ سبط ربیع کہ سید احمد توختہ ترمز سے بن سید علی ترمزی
 بن حسین تانے بن سید حسین محمد سے بن سید شاہ ناصر سے بن
 سید موسیٰ بن سید علی بن امام علی اصغر بن امام زین العابدین رضی
 بن ابیہر المؤمنین سید الشہداء شہید کربلا سید کوثر بن امام حسین بن ابیہر

و سے اعتقاد کے حامل مجدد سے پیدا کردہ خلق کثیر و حلقہ ارادت در آمد
و در خطہ پنجاب قبول عظیم یافت و کرامت و جوارق بسیار ازو سے سر بر میزد
و نیز در آن ایام حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری شریف آرد لاہور شد
و در مزار گوہر باز پیر علی محمد دوم مجبور سے اعتکاف و رزید و باہم سید یعقوب
رنجانی نے خواجہ بزرگ معین الدین ہنم نہایت محبت و التفات و توجہ آید و پانچ
تا حال مقام شمسگاہ خواجہ بزرگ متصل مزار سید یعقوب زیارت گاہ خلق است
وفات سے باقوال سیر و صحیح در سال ششصد و چار ہجرت و شانزدہم ماہ جب کہ

مزار مولف

چون رنجانی ازین دنیا سفر کرد | محبت راز دی کردی محبوب
بسال حلت آن شاہ مطلوب | بگو سود دہندہ صدر دیوان
اگر غیر امجد کن پیر یعقوب | شیخ زور بہان صغیر بقیہ التئیر ازو سے

محمد سن سجدہ نام ناسے سے ابو محمد بن ابی الا بقر البقلی التئیر ازی است
سلطان العرفا و بران العلما و قدوة العشاق بود و در ہدایت حال سفر عراق
و حجاز و شام کردہ با شیخ ابو النجیب سہروردی در سماع صحیح بنما سے در
اسکندریہ شریک بود و خرقہ از دست شیخ سراج الدین محمود بن خلیفہ بن عبد السلام
بن احمد بن سال پوشیدہ است و در اطراف شیراز بریاضات شاقہ پر داشتہ
و صاحب ذوق و مذاق و و جد و سماع بود و و سے را مصنفات بسیار
چون تفسیر عرالیس و شیعہ شطیحات عربی و فارسی و کتاب الانوار
نے شرح الامرار و غیرہ تا پنجاہ سال در جامع عتیق و شیراز و عطف گفت و شیخ
ابو الحسن گردو یہ میفرماید کہ روزے در دعوت بعضی صوفیہ شیخ روز بہان
جمعہ دم ہنوزو سے را نمی شناسم در خاطر ام کہ من در علم و حال از روز
بر نرم شغلے روشن ضمیر بہ بہا و سے من نشستی بود بر خطر من آگاہ شد
و گفت اسے ابو الحسن این خطر از دل خود بدر کن کہ امروز ہیچ کس بی زور بہان
برابر نیست و او یگانہ زمانہ است شیخ ابو بکر ظاہر کہ از اصحاب شیخ روز بہان است

معاودت نمود و حسین خنک سواران نیز بر فاقه قطب الدین ایک و در همت
 اگر داشت چنانچه قطب الدین ایک خود در دے قیام نمود و میر حسین را کجا بست
 انجیر که خنکاه زانے پتور او و متعین ساخت چون میر حسین در انجیر رسید اور انجیرت
 خواجہ بزرگ شیخ معین الدین حسن بخاری محبت و اعتقادے عظیم پیدا شد
 و هر دو بزرگوار با هم محبت چمرانه میداشتند چون انجیر کے کثیر از اہل ہند حسین
 سی میر حسین بخاری دست خواجہ بزرگ حاضر شد و خلعت اسلام پوشیدند ازین
 سبب مردم ہند آذنیار با حضرت امیر خداوت دلی داشتند و منتظر وقت
 بودند کہ میر حسین را بشہادت رسانند تا روزیکہ خبر وفات سلطان قطب الدین
 ایک در انجیر رسید و در آن روز اہل لشکر حضرت میر در انجیر اجماعی ہو دند و خود با ہم
 مند و در قلمہ سہلی بود چون شب شد سادات با جماع کثیر از چار طرف
 بمقابلہ میر حسین نر آمدند و حضرت میر را با چند اصحاب و احباب و سے بشہادت
 رسانیدند چون صبح شد خواجہ بزرگ با مریدان خود بر سر نقش ہائے
 شہداء تشرف بردہ نماز جنازہ ادا کرد و میر حسین را با جمیع شہداء بر بلند ری کوه
 مدفون ساخت و این واقعہ بقول صاحب مساجع الاولایت در سال ششصد

دوہہ بوقوع آمد از مؤلف	چون حسین از عالم دنیا حین رفت در خلد برین باز بزمین
گفت مرد سال ز حلیش حسن	میر والی سید و اسے حسین نیز قطب الاولیائے شہید
بہت سال حلت آن نوچین	سید شیخ عزیز الدین کے کسم الہامور کے

قدس سترہ از سادات عظام و اعظام علما و کبرائے اولیائے اہل
 شریعت و طریقت است بقول صاحب رسالہ تحفۃ الواصلین اصل پکا از بغداد است
 و سلسلہ طریقت و سے بچند واسطہ بسید الطائفہ حنفیہ بغدادی قدس سترہ
 ملحق می شود اول از بغداد و در گم معظمہ شریف برو تا دوازده سال در انجا
 قیام فرمود و بجاورت بیت اللہ مستکف ماند و بخطاب پیر کے مخاطب گشت
 بعد از ان یاغیائے ربانے از گم معظمہ عازم ہندوستان شد و در سال پانچ

سال شصت و دو از ده چهر سیت و قبر در مری از صفات مهر است از موقوف
 چون از جهان شیخ بن کونان تاریخ آن مرشد مقتدا ^ا کے برائے حسن الخلقی کون قمر
 ذکر برائے حسن رهبر اولیا شیخ محمد الدین بغدادی کے روح کفیت و سے
 ابو شریف محمد ابو سعید و نام نامی و سے شرف الدین ابن ابو یزید بن ابو الفتح
 و اصل و سے از بغداد است از اجله اصحاب و اکمل خلفائے شیخ نجم الدین کبری بود
 و شیخ نجم الدین کمال عنایت و محبت حق و سے مبذول میفرمود و سبب شرف
 آوردن و سے از بغداد در خوارزم بدین سبب است که بادشاه خوارزم از خلیفه بغداد
 طبیعی معانق براسے معالج خود خواست خلیفه بغداد شیخ محمد الدین را که می و بار
 ماحده و سے طبیب کامل بودند نزد بادشاه خوارزم فرستاد چون در خوارزم آمد
 بمخدمت شیخ نجم الدین کبری حاضر شد از عارفان حق شد و آنکه می گویند که و سے
 امر بود چون بمخدمت شیخ نجم الدین حاضر شد اهلے ندارد بلکه و سے مردمی هم
 و صورت لطیف داشت و شیخ اولی را بمخدمت و منو کنانیدن مامور کرد و بعد از آن
 بمقرب رسید که روزی که در عالم سکر میگفت که تا بیضه بطویم برکنار دیر افتاده
 و شیخ نجم الدین مرغم بود دانهما که خود برافرو و آورد تا از بیضه بیرون آمدیم چون
 بطویم در دیر باریتم و شیخ برکنار ماند شیخ نجم الدین چون ازین سخن آگاه شد
 گفت که محمد الدین در دیر یافته است و در میان حق خواهد شد ان شاء الله تعالی
 مردمان آن سخن بگوش محمد الدین رسانیدند چون شنیدند بر سعید بمخدمت سعد الدین
 عمو و آمد و تصرع بسیار کرد و گفت و فیکه شیخ را وقت خوش باشد خبر و کنی
 تا بمحضرت آیم و عذر و سے بخوایم شاید که ازین دیر یا جان سلامت بریم تا آنکه روز
 شیخ نجم الدین را وقت خوش بود سعد الدین بمحمد الدین خبر رسانید محمد الدین طشتی
 بر آتش کرد و بر سر نهاد و در مجلس شیخ رفته بجا که کفش بپا و شیخ در و سے
 نظر کرد و فرمود اسے محمد الدین چون بنیاز آمد و ایمان و دین سلامت بود
 و دیر یا بمر و و ما نیز در سر نو از دنیا برویم و بلکه سرگامی سواران ملک

باب کہ مناظرہ و مباحثہ کر دے برو سے غالب آمد سے بدین سبب طائفتہ الکلمے
 خطاب یافت بعد از ان لفظ طائفتہ بحجت کثرت استعمال حذف شد و میرا شیخ
 وے تراش نیز می گفتند سبب آنکہ نظر مبارک وے در وجود میر کہ بیفتا وے
 بمرتبه ولایت رسیدے چنانچہ روزے سو اگر سے بجا نفاہ وے در آتش و در آن
 حالت خوش داشت نظر کیا اثر وے برو سے افتادے الحال بمرتبه ولایت رسید
 و شیخ پرسید کہ از کدام ملک سہتی گفت کہ از فلان اقلیم اور اجازت و ارشاد نوشہر دار
 تاد و ولایت خود قطب ارشاد شد نقاسبت کہ روزے بازے در ہوا و نبال شکستہ
 کردہ بود ناگاہ و رحالت و بعد نظر فیض اثر وے بر خشک فتاد برگشت و باز اگر فتنہ
 بخیزد وے فرو آورد نقاسبت کہ روزے شیخ بدر خاقانہ ایستادہ بود کہ
 ناگاہ سگے آنجا رسید نظر شیخ بحالت و جد برو سے افتادے الحال بخیر و شد
 و از غمر بگوستان رفت و سر بر زمین سے مالید و ہر جا کہ سے آمد وے رفت
 ہمہ سگہا سے شہر گرد و او حلقہ کردہ سے نشستند و دست بردست او زندہ میشد
 سے ایستاد و گرد و او طواف می کردند چند روز بزیست بعد از ان وفات کرد
 شیخ فرمود تا اورا دفن کردند و بر سر قبر وے عمارتے ساختند چنانچہ قول
 مولوی روم در بنیاب شاہد حالت شہر یک نظر فرما کہ مستغنی شوم ز اباجی جنس
 سگ چو شد منظور بجم الدین سگان را سردست و مخفی بباد کہ شیخ نجم الدین در فضیلت
 و طریقت و تصوف فرد زمانہ و بگاہ محفل بود خوارق و کرامت وے در تمام عالم
 مشہور اند و نسبت ازادت وے برو طرف اہمت یکے از شیخ عمار یا سر بہ شیخ
 ابو القاسم گر گائے میرسد دوم از شیخ اسماعیل مصری مجدداً تکمیل و از وے
 محمد بن داؤد و از وے بابو الباس ادریس و از وے بابو القاسم بن یحییٰ
 و از وے بابو یعقوب طبرے و از وے بابو عبد اللہ بن عثمان و از وے
 بابو یعقوب بن جو رہے و از وے بابو یعقوب موسیٰ و از وے ابو الوہاب
 زید و از وے یہ کیل بن زیاد و از وے بابو المؤمنین علی المرتضیٰ بن و شیخ

[illegible]

و سگما در نسل خود برگزیده با کفار مجادله و مقابل نمود و شهادت یافت گویند که وقت شهادت کامل شخصی از لشکر موافقین بدست گرفته بود و بعد از شهادت دیگران نتوانستند که آنرا از دست شیخ خلاص کنند آخر آنرا قطع کردند و اگر چه هزار اکس نیز بغیر فیض اثر شیخ بود چه تکبیل رسیدند لیکن از اعظم خلفا سے و سے شیخ محمد الدین بن ادراس و سعد الدین حموی و ابوالکمال جندکای و شیخ رستم الدین سبط الاوسیف الدین باخرزے و نجم الدین رازی و شیخ کمال الدین گیلانی و مولانا ابی الدین ولد مولانا جلال الدین مولوی رومی رحمۃ اللہ علیہم جمیع مشہور و معروف ترند و سلسله عالمی که درین منسوب بودست قطعه از مولف

شیخ کبری جناب نجم الدین	بیر عالی مکان و سله والا	گفت سرور نبیال ترغابش
نجم الدین کبیر و ابوبکر	ایضا شد جواز دنیا و آخرت	شیخ نجم الدین کسبه رهنما
و بصل و مقصور کبیر شد عیان	هم بخوان مادی و دینی معتدلا	هم بگو کبری و سله حق کبیر
سین سال رحلت آن پیشوا	باز شد نیر اکبر بخوان	هر سال وصل با کس سرور

شیخ یونس بن یوسف شبانه قدس سره کفایت و ابوجعفر است صاحب اسرار و مهارت و کرامت بود و از صحبت عوث الا عظم شیخ محسن الدین عبدالقادر جیلانی رضا فایده ما برداشته و خرقه خلافت از شیخ علی عیسی و سله از تلامذ الخارصین ابوالوفاء و سله از شیخ ابوجعفر شینک و سله از شیخ ابوبکر لطایف قدس سره از هم داشت و شیخ ابوبکر لطایف او یسے حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی الله عنه و فیض باطن از ارواح پر فتوح و هی کسب کرده و خرقه عالمی که حضرت صدیق اکبر در واقعہ شیخ ابوبکر لطایف عطا کرده بود از شیخ علی عیسی شیخ یونس رسید و بعد از سله غالب شد و وی امام طریقت بود که خرقه عالمی بوسیله منسوب بودست و فاست شیخ یونس در سلخ واقعت در سال شصت و نوزده هجری است و مراد پیر انوارش در باب الخوارق از مولف

رحمت چنانی است و الا ازین دنیا	یونس بن محمد معتدلی دو جهان	مجلس یونس قدس سره بایر فایده
--------------------------------	-----------------------------	------------------------------

در این کتاب از شیخ کبری و ابوبکر و شیخ محمد الدین بن ادراس و شیخ سعد الدین حموی و شیخ ابوالکمال جندکای و شیخ رستم الدین سبط الاوسیف الدین باخرزے و نجم الدین رازی و شیخ کمال الدین گیلانی و مولانا ابی الدین ولد مولانا جلال الدین مولوی رومی رحمۃ اللہ علیہم جمیع مشہور و معروف ترند و سلسله عالمی که درین منسوب بودست قطعه از مولف

شیخ محمد صادق شیبانی سیرت نامہ کہ شیخ فرید الدین عطار مرید صحبت شیخ صفوان بود و چون شیخ صفوان بسبب ظهور کلمات بے ادبی کہ بنسبت حضرت عفت الاعظم بر زبان آورده بود گرفتار بنجمہ بلا گردید شیخ فرید الدین عطار ہمراہ وے بود و ولادت یاسارت شیخ فرید الدین در ماه شعبان سال الفصد و سیزده و وفات باتفاق اہل خبر در سال شصت و سبست ہشت و یا ہفت است و صاحب خیر الواصلین سال وفات وے شصت و سبست شش و ہجری فرمودہ کہ از دست کفار تا مار شہادت یافت و بوقت شہادت سن عمر وے یکصد و چارہ سال بود و مرد در روز شہادت و خیمہ پوش

از بیوہ	شہ عالم مرید الدین عطار	و حمید العصر مصوفی مصف
فرید الدین ولی محبوب اوی	نوجوان تولد آن شاہ سنی	کجو مدتی مرید الدین مقبول
کہ گردو سال عقل از نقل پیدا	ایضا فرید الدین ابو حمید العصر	کہ بود مرید ابرار محرم اسرار
فرید قطب ہانی است سال تعلیمش	بجو دو سال و مالش ز فرودین عطار	کجو حبیب بن امیر سال بر حلیش
بقبول غیر کتب و صحبت اخبار	شیخ بہاء الدین قدس سستہ مرید شیخ نجم الدین	

کبر سے است و از اعظم خلفائے وے محمد بن حسین بن احمد الخطیب الکبری و اولاد او امیر المومنین صدیق اکبر فرمود و مادر وے دختر علاؤ الدین بن محمد بن خورزم شاہ است گویند کہ پدر و دختر با شہادت بنجمہ علیہ السلوۃ و السلام الملک اکبر و دختر خود را بحسین بن احمد پدر شیخ بہاء الدین کالج کردہ بود و شیخ بہاء الدین و از ان متولد شد کہ در زمان خود قطب الوقت و صاحب ارشاد بود و شیخ شہاب الدین سہروردی صحبت و استانہ داشت و حضرت شاہ رسالت علیہ السلام و تہتہ در واقعہ اورا السلطان العلما مخاطب ساخت و وے حکم بنوعی صلحہ ملقب سلطان العلما لقب گشت تعلیمت کہ چون شیخ بہاء الدین مرجع خاص دعائم شد جمیع از علما چون امام فخر الدین رازے و غیرہ بروے حسد بر دند و وے را بہ ہمت خود جری سلطان وقت ستم کردند و وے از شہر بلخ ہجرت کرد و در آنوقت مولانا جلال الدین رازے پسرش خود سال

لورنج الحجاب و در دلج الحجاب نام مذکورہ ام مندرجہ سے ملکہ اور انظم السلوک نامک
پس حسب الحکم نبوی سے این بانظم السلوک نام کردہ ام وفات شیخ در سال
شعبہ صدوسی و در بحر میانی شیخ دوم ماہ جمادے الاول است از مولات

این فاضل جناب پیر نسیم | بمقداسے جهان خدا آگاہ | رفت چون از جهان بخدا برین
سال و ما شایان خدا آگاہ | شیخ ابو عبد الدین کرمانی سے قدس سرہ از

اعلائے شایخ و علما سے صوفیہ مرید شیخ رکن الدین سخا سے است و دوسے
مرید شیخ قطب الدین سرور دوسے دوسے مرید شیخ ابو الجیب سرور دوسے دوسے
و نصیب شیخ حجت الدین بن العرب سے بسمیرہ کہ شیخ حجت الدین جد کتاب فتوحات
سیکے اندوسے حکایت با نقل کردہ است و در باب ثامن از فتوحات ہی گوید کہ شیخ
ابو عبد الدین کرمانی نے گفت کہ در جوانی روز سے یا شیخ خود ہمراہ بودم و او در
عمار سے تشبہ بود و زحمت شکم داشت تا بجای رسیدم کہ آنجا میارستائے بود
تجدد شیخ در خواست کردم کہ اگر اجازت باشد از تقاضا سلطانے دارومی بستانم
کہ نافع باشد چون اضطراب مرادید اجازت داد و برقم دیدم کہ شخصہ و خیمہ نشین است
و پیش دسے شمع افروخته چون مرادید برپا قیاس است و اکرام کر و حال شیخ باو سے گفتیم
سے الحال دارو سے حاضر کرد و دین داد و با من بیرون آمد و خادم شمع سے آورد
و سوگند یو سے و آدم کہ باز کرد و بازگشت چون پیش شیخ آدم و دارو سے حاضر
کردم و ذکر احترام و اکرام آن شخص کہ کردہ بود و بعد من رسانیدم شیخ تقسیم نمود
و گفت اسے فرزند چون اضطراب مرادیدم لاجرم ترا اجازت دادم چنانچہ آنجا
رسیدم ترسیدم کہ شخصہ کہ امیر آنجا است قیاسات نکند و تو شہر مند و مو
تا چادر بیکل خود بیرون بخدم و لہو ورت و سے بر آدم و در موضع سے
نشستم و اکرام تو کردم و دارو سے کہ جو آدم من و آدم تقاسم است کہ
شیخ ابو عبد الدین بابا باجال ظاہر سے پہلے تمام بود روز سے نظر در رو سے
شاہد سے سیکر و شیخ خمس الدین تبریز سے از دوسے پر رسید کہ در چہ کاری گفت

در آنوقت استغفر بخشدی و او را از زمین بالائی بروم و فرومی انداختم تا آنکه ریزه ریزه
 میفتد که وے اول در دلی نگار من کرده و صاحب اخبار الاولیا میفرماید که هرگاه
 که شیخ بدینی مشغول شدی بند بد جسم وے از هم جدا گشته و بعد رفع احوالت باز هم
 پیوستی و شیخ بدینی در عهد خواجه قطب الدین نخبیاریات بود چنانچه هر روز گرد
 چون بدست سلطان آل چنگیز خان اسیر شد و چند روز مسو دیگر قندار قید
 قید خانه گرسنه و تشنه ماندند آخر خواجه قطب الدین نخبیاریک یلینه نامها
 گرم از بغل بر آورد و شیخ محو شد یک بدینی یلینه آفتاب آب بکرامت از خرقه
 طویش پیدا کرد و تمام قیدیان را آب و طعام دادند از آنرو خواجه قطب الدین
 نخبیاریک کا که شیخ صوفی نخبیاریک بدینی مخاطب گشت و فاس شیخ در سال

ششصد و سه و هشت است از مؤلف بدینی صوفی صفا کثیر است

دست او بود قطب رباعی است چون از زبان بکدر بر زبان آفت مهر در دلی لاشه

شیخ رضی الدین علی لالا قدس سره لقب وے شیخ رضی الدین
 و نام وے علی بن محمد بن عبدالمطلب لالا و اصل وے از غزنه است
 و جد وے عبدالمطلب پس حکم سناسه غزنو وے است و وے مرید شیخ نجم الدین
 کبره است و صحبت شیخ احمد سیوسه و خواجه ابو یوسف بهمدانی و دیگر مشایخ
 سید و ملکه از یکصد و هشت و چهار شیخ کمال خرقه تبرک حاصل کرده بود چون در عهد
 آمد صحبت ابو الرضا رجب هند وے قدس سره که هزار مجرا انوارش در
 آینه از توابع حصار شهر مشرف گشته شانه محاسن رسول مقبول صلی الله علیه
 و سلم که براس وے نزد شیخ ابو الرضا امانت بود گرفت و فاس وے
 در سوم ربیع الاول سال ششصد و هجده و و و هجریست و قبر وے در غزنه است
 ابن روضه سلطان محمود غزنو وے انار الله بر ثانی و صاحب خفیه الاولیا میفرماید
 که من در آن روضه متبرک رسیدم و زیارت فرمود شیخ رضی الدین علی و دیگر بزرگواران
 مثل شیخ ملک بار پرند و خواجه شمس الدین و شیخ اهل تبریزی و حکیم سناسه

[illegible][illegible][illegible]

قوت مظلوم و صحت مشرب ترا امتحان می کردم و در نه سرستان عشق حقانے ط
 بابا دہ ظاہر سب چه کار قنانت کہ در او بی شیخ شمس الدین چون بقونید رسیدیم بکلیس
 مولانا سے روم رفت مولانا یہ کنایہ جو من شمشہ بہ طلبا سے علم سبق میداؤد کتاب
 چیت ہمیش خود نہادہ شیخ پرسید کہ اینچہ کتابا بہا است مولانا گفت کہ این
 قسمل و قال بہت شیخ کتابا بہا را و دست گرفت و ہمہ را بموجب انداخت از وقوع
 ایحال مولانا بسیار تاسف شد و گفت ایدرویش اینچہ کردے کہ بعضی از ہمہا
 قوی و اندر بر گوارہ بودند کہ باز یافتن آنہا ممکن نیست شیخ چون مضطرب مولانا بدید
 دست در آید کرد و ہمہ کتاب ہا را یکجاں یکجاں بیرون آورد و بجا لیکہ آب حوض
 بہ پہنچ سیکے از آنہا اثر نہ کردہ بود مولانا پرسید کہ اینچہ بہرست فرمود کہ این بجا است
 ترا ازین چہ خبر زان روز حضرت مولانا مستند شیخ شد و با ہم محبت یکا ملکت گوم داشتند
 و وفات آن صاحب الکمال است با اتفاق اہل خبر در سال شمسہ ۷۵۱ و پنج ہست
 و واقعہ قتل آنحضرت بجز بطور درج کتب ذمی نہ ہا است کہ شبی شیخ شمس الدین
 یا مولانا جلال الدین در خلوت شمشہ بود شمسے از بیرون در شیخ را اشارت کرد
 تا بیرون آید شیخ فہ الحان برخاست و بمولانا گفت اوداع اینہا مرا براسے
 گشتن بیے خوانند مولانا گفت اے لہ الخلق و اے صہا راک اللہ رب العالمین
 شیخ بیرون آمد و بہت کس قاتلان شیخ کہ در کین گاہ ایستادہ بودند شیخ کاروان
 را ندید شیخ لغزہ بز و چنانچہ آنہا بہوش افتادند و سیکے از آنہا شیخ علا و الدین
 محمدی بودند فرزند ناخلف حضرت مولانا کہ بدراغ انہ لیس من اہلک التام داشت
 چون آنہم بہوش آمدند غیر از چند قطرہ خون اسبج ندیدند از آن روز تا این غایت نشانے
 از آن سلطان بابے پیدا نیست و آن ناکسان کہ قاتلان شیخ بودند در اندک
 زمانے ہر یک بہ بلا سے عظیم مبتلا شدند و ہلاک گشتند و شیخ علا و الدین محمدی
 ناخلف مولانا را علت جذام پیدا شد و در تہاں ایام فوت کرد و حضرت مولانا
 بمبارہ و سیکے ہم تشریف نہ برد و بعضی برانند کہ شیخ شمس الدین تہریری و جنیب

وفات شیخ محمد الدین بروز خدیو الفیض سال شصت و پنج هجری است و مدت
 عمر وی شصت و سه سال و نوزاد گویا بر بارش در بحر زمانه است از موالف
 سیدین چون ابن سیرک هموم رفت خندان بخت گلزار پیشواے زمانه سید الدین
 مهت اربع واصل آن مرد بازنه دل متقی رقم کنین سال رحیل آن شه ابرار
 شیخ ابو الفیض حبیبیل سینے قدس سره از کبار مشایخ و اعلا علم بزرگان
 صوفیه است صاحب مقامات عالیہ و احوال سینہ و کرامت و خوارق بود و در
 اوائل حال رزقے کو دے و با شمال چند قطاع الطریق تا مال مساندان لغات
 بردهے روزے در کین گاه فاقله شسته بود شنبه که باقےے گفت که ما
 صبا حب العین علیک عین یعنی اے آنکه چشم بر فاقله دارے منیدانے
 که دیگرے را چشم برست چون شنید در دے عظیم از دل برخواست فی الحال
 نائب شد و بخدمت شیخ ابن اللمح سینے پیوست بتوجه شیخ طلعت دل و منور بطن
 شد و بدرجات ولایت رسید نقاست که روزے بقصد آنکه از بحر انیم اور شیخ
 البحر رفت و دراز گوشے با خود داشت اورا شیر بدرید چون بزم جمع آورد و خواست
 که بر دراز گوش بار کند دید که شیر در دراز گوش را طعم خود ساخته و رسایه درخت خفته
 است نزد شیر رفت و گفت دراز گوش مرا کشته و بخور دے حال انیم خود را باز بخورم
 گر بر پشت تو آفران بزم بر پشت شیر نهاد و براند تا نزدیک شهر رسید پس بزم را از
 پشت شیر گرفت و آزاد ساخت نقاست که روزے طبیعت وے از دے
 عطر طلب زند و دے بر دوکان عطار رفت و عطر طلبید عطار ضرور بود
 دانست که این درویش عطر قدرے قلیل خواهد خرید گفت نرو من عطر نیست
 شیخ قرار نرو که خواهد بود ان الله قالے فی الحال هر عطرے که در دوکان عطار
 بود خشک شد و آوند با خالے ماند عطار سبب است شیخ بن اللمح رفت و قال
 خود بگفت وے شیخ ابو الفیض را نرو خود نرو و بسبب آنکه اظهار کرامت
 کرد و سیاست کرد و از خدمت خود تمجید ساخت هر چند

که شب احد بود و در حال انقراض خود وفات می رسال ششصد و پنجاه و چهار و بعضی بجای

طاهره شش روز بخیر میسر بود و انداز مؤلف	ابو الحسن آن شاذلی بیکبر
بهاگه طلق شیخ و ده بیان	سال ترجمش بقول غلغله
من انش بقول اهل حق	ابو الحسن عارف امام دین بخیر
از تهر اکبر حسین آمد عیان	بجم الدین راز سکه

از حله خلفا کے شیخ نجم الدین کبر کے است کہ شیخ ترتیب سے جو الہ شیخ محمد الدین
کر وہ بود و صاحب تصانیف است چنانچہ کتاب مصاد العباد و تفسیر بحر الحقائق از
تصانیف و دست و دگر کشف حقائق و شرح و دقائق فوسے تمام بود و
نقابت کرد ویرا و سقے با شیخ صدر الدین قونی و مولانا جلال الدین و
انفاق با قاضی افتاد و وقت نماز شام بود او را با ماست قایم کردند شیخ در هر دو
برکت سور و ایهام الکافرون بخواند چون نماز تمام کردند مولانا جلال الدین گفت
که باعث خواندن سورہ کافرون در هر دو رکعت چه سبب بود شیخ تبسم کرد و گفت
یکبار براسے خود و یکبار براسے شما وفات شیخ در سال ششصد و پنجاه و چهار
بجم السبت و مزار پر انوارش در بغداد است قطعه تاریخ از مؤلف

فخر نجم الدین جوین فانی مرا	فصل اول در تصدیق عقل و تمیز
غارت جی نظم دین ابدال نیر	عین الزمان جمال

عظمای خلفا کے شیخ نجم الدین کبر کے است بسیار دانشمند و فاضل بود و در علوم
ظاهر و باطنی و نظیر در اوایل عزیمت صحبت شیخ کرد و از لطائف
علوم نقل و عقلی کتابها بخود برداشت و روان بشد شب خواب دید
که شیخ یابو سفیر باید که این پشته را دوش خود بنماید و چون بسیار شایسته گشت
در دریا انداخت و بخدمت شیخ حاضر شد شیخ تبسم کرد و فرمود ای جمال اگر ان
پشته را از دوش نگی انداختی ترا هیچ قایدہ نمی شد و در یک ال بدین شیخ
کاش بیکمیل رسانید و عین الزمان خطاب کرد و بقرین رخصت ساخت

१२५५

بادشاهان در رکاب تو بودند پس همچنان بوقوع آمد وفات و در سال
 ششصد و پنجاه و هشت هجریست و عمر هفتاد و سه سال و قریب آن است از وفات
 فاضل کفر شیخ سید الدین بانته چون از جهان بخت باز گشتن الوار و شمس الوار است
 سال تاریخ آن شیر ابرار باز در بگو بوطت او سیف سیاه نالاکت کفار
 شیخ زاهدی قدس سره از عظام مفسرین و کبرای محدثین است و تفسیر
 زاهد از عمده تصانیف و بیست که بزبان عربی و فارسی لاتینی است و وفات
 و سه در سال ششصد و پنجاه و هشت هجریست از مؤلف

شد چو از دنیا بخت جای گیر زاهد والا و بیله زاهد متقی حق و صالح است و نیز
 زاهدین متقی زاهد حضرت سید محمد لاهوری قدس سره

نام اصل و سید ابی غفار حسینی است از اعظم سادات و کبرای شیخ
 وقت بود آبای کرام و در خوارزم تشرفی می داشتند چون شهر خوارزم از
 دست چنگیز خان بقتل و تاراج رسید سید جمال الدین والدیاج و سید از خوارزم برآمده
 رو به بندوستان نهاد و در لاهور نمانده سکونت پذیر شد و قبو له عظیم یافت مکانی
 لاهور و جوق جوق بخدمت و سید حاضر آمده مشرف بارادت شدند و بعد وفات و سید
 سید ابی غفار قائم مقام و سید چون بنایت خلیق و شیرین کلام بود و مخاطب
 خطاب سید شده گردید بلکه محله سکون و سید هم بنام و سید مشهور گشت بابت آبای
 انتخاب بچند واسطه حضرت سید الکوئین امام حسین میرزا بدین طریق که سید ابی غفار
 سید شمس بن جمال الدین بن سید محمد بن سید کریم الدین بن سید نور الدین بن سید آدم
 بن سید علی جعفر بن سید محمد بن سید یوسف بن سید محمود بن سید احمد بن سید
 ابوبکر و الکر شمر بن جعفر بن سید محمد الجواد بن امام علی رضا بن امام موسی
 کاظم بن امام جعفر صادق بن محمد باقر بن سید العالمین علی زین العابدین امام الکوئین
 حسین بن علی بن وفات و در سال ششصد و هشت و یک هجریست
 زاهدان و زاهدان از شهرت و عزت است از مؤلف

[illegible]

ظاہری اور باطنی ہے یا قند و اشعار پر از مضامین بحر حقیقت و توحید می گفت و دوے و سوسے
 نامزد او بود که در شش سبک که هر سه روز و روزہ افطار کے کرد و در فطرات الانس و کونسا
 که مولانا سے دوم و عشر شش سالگی روزے بروز جمعہ با چند کوکان کسب عمر بر بام
 خانہ خود یازنے کے کر دیے از آن میان گفت کہ بیامید ازین بام بر بام ہمایہ جہنم
 مولانا سے فرمود کہ انقدر حرکت از مکان و گروہ ہم بوقوع سے آید بادر کہ بسوے آسمان
 بر جہنم این گفت و بسوے آسمان بلند شد تا از نظر کوکان خارج شد کہ دید کوکان فرار
 بر آوردند بعد از خطبہ باز آمد و کوکان گفت کہ بوقتیکہ آن سخن باشما گفتیم دیدم کہ جماعتی از
 شہر نیشاں مرا از شما گرفتند و بگرد آسمان با گردانیدند چون آواز شما بلند شد از این
 جایگاه فرود آوردند و منقول است کہ مولانا سراج الدین قویوے اگر چه صاحب
 شریعت و طریقت بود اما حضرت مولانا خوش بنو و چون شنید کہ مولانا گفته است
 کہ من با ہفتاد و سہ مذہب کے ام خواست کہ مولانا را بر بخت اندوختہ است کند پس
 شخصے را از مقر بان خود فرستاد کہ بزرگساز از مولانا بپرسد کہ تو چنین گفته اگر اقرار کند
 اوراد شما مبادید و بر بخت اندوختہ پس بیاد روز مولانا سوال کرد کہ شما گفته اند کہ من
 با ہفتاد و سہ مذہب کے ام فرمود کہ گفتہ ام چون شنید زبان بکشد و دشنام دادند انکہ
 خواست داد مولوے فرمود کہ با اینکہ کہ تو می گوے نیز کے ام آتش خیمہ شل
 و برشت منقول است کہ مولوے در آخر وقت خود با یاران خویش منیر بود کہ
 از رفتن من غمناک نشود و ہر وقت و ہر آن من باشما ام و فی الحال مراد و
 تعلقت کے با جسم دوم باشما چون از جسم خود بشیدم آن تعلق نیز باشما
 خواهد بود و نیز منظور علاج بعد از مد و بجاہ سال بر روح شیخ شہید الدین عطار
 تھکے کرد و مرشد و سے شد و در سن ہر وقت بر شما متجلی است منقول است
 کہ مولوے وقتیکہ بکاشتر شریف میردہ در راہ نیشا پور آمد بسبب خواہش شہید الدین
 عطار رسید و سے کہ کتاب اسرار نامہ ہوسے داد کہ درام مطالبہ خود و استی و لا دست
 با سادہ حضرت مولوے سے ببارج ششم رجب الاول ششصد و چار و فات

[illegible]

و فرمود کہ پیش از او در میان بالام ربانی این سیزده بیت نظم کردم پس حضرت مولوی
 متوجع بہ تمام در نظم شد و شوق شاد و گاہ گاہ چنان بود کہ از اول شب
 تا صبح خبر مولانا ملا سے فرمود و شیخ حسام الدین سے نوشت چون جلد
 اول با حسام رسید زوجہ شیخ حسام الدین چلیے وفات یافت و در نظم
 متنو سے توفیق بوقوع آمد باز بعد از دو سال شیخ حسام الدین بخیریت مولانا بایر مزگی
 فرماے نظم متنو سے استعد عائد و بیانیچہ در آخر جلد ثانی بآن اشارت
 فرماتا ہے **۱** مدحتے این متنوی تاخیر شد بہ پہلے بابت تاخون شیر شد
 بعد از این تا آخر کتاب مولوی سید فرمود و حسام الدین سے نوشت نقلت
 کہ روز بے شیخ حسام الدین بحضرت مولو کے عرض کرد کہ وقتیکہ احباب این
 متنو کے رائے خوانند و اہل حضور در انوار آن مستغرق ہوں گے میں کہ
 جہاں سے از غیب و در بات و شمشیر باد دست گرفتہ حاضر ہوں گے شہر و مہر کہ از
 سر خلاص رہا نمیکند بیخ ایمان و شاخاے دین اور اسے بزند و نشان کشان
 لبقہ سے بزند مولو سے فرمود کہ ہجیانست کہ دیدے و فرمود **۲** دشمن خریف
 ایفہم در نظر شد مثل سہرنگون اندر سقر و اسے حسام الدین تو دیدی حال او
 حق نمودت پاسخ احوال او بد لقا گشت کہ چون مولانا بر حمت حق پیوست بروی شہم
 حسام الدین چلیے با جمیع اصحاب پیش سلطان ولد فرزند مولانا رفت و گفت
 می خواہم کہ بعد ازین بجایے پدر شہینی و مخلصان و مریدان را ارشاد کئے
 و شیخ را بشنیں ما بانشے و من در رکاب تو غاشیہ برداری کنم و این بیت بخوانم
۳ برخانہ دل و بیان آن کیت استیادہ بہ بر تخت شد کہ باشد جہر شاہ و شاہنرادہ
 از اتماع این سخن سلطان ولد بیا رہگرسیت و گفت ہجیانکہ در زبان والد خلیفہ
 و بزرگوار بودے ہجیان حالام خلیفہ و بزرگوار ماے و جہاں پیرم تو مبارکباد
 وفات شیخ حسام الدین چلیے با احوال صحیح در سال ششصد و ہفتاد و سہ
 ہجریست **۴** مولو **۵** چو رفت از عالم دنیا بخت حسام الدین مرحوم و مغفور

ششصد و نود و یک است | از مؤلف | چون عقیق الدین از دیار

یافت از فضل غذا در غلبه | سال پیش تمام گوی و مخران | هم عقیق دین کامل رہنما

شیخ نور الدین عبدالرحمان اسفراینی شیرازی قدس سرہ اسل و

از کسری اسفند از توابع اسفران و در طریقت مرید شیخ احمد جو رقاے است

در تسلیم طالبان و تربیت مریدان و کشف و قایع ایشان شائے عظیم

داشت شیخ رکن الدین علاء الدوله فرمود کہ در آخر زمان اگر نہ وجود باکرت

شیخ نور الدین عبدالرحمن بودے سلوک بالکل محو گشتے اما چون حقیقتاے

انظروں راتا قیامت با ستے خواهد داشت ویرا محب و مباحث ولادت و

در ماه شوال سہ ششصد و سی و ہفت وفات در شب یکشنبہ چارم جادی اول

ششصد و نود و ہجیت | از مؤلف | نور الدین احمدی شیخ عظیم

محقق و مرشد روحی زمین | نور الدین نورانی آمدند کدش | ولت او عبدالرحمان نور الدین

ہم خرد گشا بسال طلتش | نادی مہدی منور نور الدین | نور الدین لک

یار بران قدس سرہ از اعظم مشائخ دہے است و اصل و اصل از ارات

و ندانجا بار شاد پیر و شفیع خود در دہے آمد و قبوے عظیم یافت و سلطان

غیاث الدین بلبن بادشاہ دہے از مقتدان وے شد و وے خرقہ خلافت

و اجازت طریقت از شیخ عزیز الدین دانیال خلجی و وے از شیخ علی خضر

و وے از شیخ ابوالحاق گارز و وے داشت تقلیدت کہ چون شیخ

نور الدین لک یاز و حمد غیاث الدین در شہر و دہے رسید بیکار

آب کہ قریب مکان شیخ ابا کیر طوے قلندر بود وقت ام کرد و شیخ ابا کیر

طوے کی آنہم درویش صاحب معنی بود بمنزعت وے برآمد و گفت

کہ درین زمین بے اجازت بادشاہ و مرشد خود قیام کردن نتوانے برد

و فرمان بادشاہے و اجازت نامه مرشد خود بسیار ورنہ از پنجابر خیزد و

براء خود پیش گیر پس شیخ نور الدین اول لہالم طیر از دہے بمقام تہمتہ

[illegible]

۱۹۹۹
 خزانہ
 ۱۹۹۹
 خزانہ

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
---	---	---	---	---	---	---	---	---	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	-----

[illegible]

گرم و آفتاب تمیز تشنگی بر باغلبه کرد فل بر لاک ندادیم لیکن حسب فرموده شیخ
منتظر باران بودیم اندین اثنا پاره ابراز یکطرف کوه پیدا شد و بلند گردید و بر سر آمد
برای دید چند آنکه سنا کدایش تند آب خوردیم و با خود گرفتیم و روان شدیم چون گاهی چند
برخیزیم از باران اثری نبود و وفات شیخ در ماه رمضان سال مفتح و هفت
هجریست و مدت عمرش زیاده از نود و سال بود و بادشاه مصر از غایت اخلاص
که بودی داشت خود جنازه و بی را بردوش گرفت از مکه

ابن مطرب شیخ عبدالرشید	پیشروش بودند سیران جوان	چون شتی بود آن شکوفا
سال تحلیس هشت اند عیان	ایضا ابن مطرب قیاب عبدالرشید	شیخ دنیا و دین شه کونین
عقل سال و سال او سر بود	قطب و الامجا و حیرین	قطب الدین عکاسه

قدس سره جامع علوم ظاهر و باطن علامه عصر و حید الدهر بود و در وقت
خوننا بی خود داشت اکثر علمای دین بنا گردی و بی تحری می کردند
کتاب شیخ شمس که قطبیه نام دارد از تصانیف و بیست و وفات و بی

در سال مفتح و ده هجریست از مکه	شیخ قطب الدین علامه ولی
شد یزدین بن یزید و سیرین	شاه ابرار است سال و فصل او
یز قطب الدین تاج اهل دین	

شیخ حافظ الدین شمس قدس سره نام و والد و بی احمد است از علما
علمای وقت بود و تفسیر مدارک التنزیل و حقایق التاویل و کثیر فقہ از تصانیف
و بیست و وفات و بی در سال مفتح و ده هجریست از مکه

شد زوار فنا سجد برین	لا تقرب دین و متقی شمس	انحران خود گو بتا بخش
هم بفرادگر آتقی شمس	شیخ سلطان ولد قدس سره	فرزند رشید

مولوی جلال الدین روسی است و صاحب سجاده پیر و خلیفه و بیست
و علوم ظاهر و باطن از والد خود کسب نمود و نیز از شیخ حسام الدین
حلی و شیخ شمس الدین تبریزی فایده های عظیم حاصل کرد و شیخ
صالح الدین از کتب سبب که پدر تاج الدین و بی خود از ادات تمام داشت

نیز فایده بار داشت و از خلفای دوسے نیز شمار گردید و جماعے شنیدہ و رفقا است
 و سنے در سال مفقود و نشانزدہ پیریت و قبر موضع منگو است و گوئے است
 که از شاخ فردوسیہ اعلیٰ در ہندوستان آمد و نسبت او بسلسلہ فردوسیہ در ہند
 شاخ گشت و اولیٰ در عہد ولایت خواجہ قطب الدین بختیار بید آمد و در وہلے
 سکونت و وزید و عمرے در از یافت از مؤلف است | شیخ بدر الدین ہر قندی بول
 بند چوروش از جہان از جہان | و صاحب القدر بدر الدین بول | ہم دلی بدر قندی بول
 شیخ نجم الدین اصفہانی کے قدس سرہ نام دے محمد الشہین احمد بن محمد
 اصفہانی است صاحب مقامات بلند و مدارج ارجمند شاگرد و مرید ابو العباس مہر
 السادے است و مدنی مجاور کہ معظمہ بماند و صاحب نفحات الانس مسافر مایکہ شخصے
 از علما بن گفت کہ پد خود را بیمار گذار شتم و بیج رستم مکر رسیدم و حج گذاردم انا
 خاطر من بہت پریشان بود با شیخ نجم الدین حال خود بگفتم سخت متوجہ شد
 بعد از ان گفت پد تو از بیمار سے صحت یافت و بالائے سر خود مسواک میکند
 و کتابی خود را گرد خود نہادہ است و شکل و حیلہ دے چنین بیان است و سہ نشانیہا می
 پدید من بمن نشان داد با وجودیکہ اورا گاہے ندیدہ بود پس تاریخ رونوہا یہ آنروز
 بنوشتم چون بوطن رسیدم و دریافت کردم بہرہ راست بود و نقلت کہ در تمام
 عمر زن نخواست و نہ طعامیکہ زن بدست خود بختہ باشد تناول مسعود و نقلت
 کہ دے تا وقتے کہ در مکہ بود در مدینہ زلفت مردمان بروے اعتراض میکرد و شخصے
 حمزہ نام از اولیاء فرمود کہ من در راہ مدینہ میرفتم و در خاطر مملوہ کرو کہ باعث حبس
 کہ شیخ نجم الدین در کہ بنیاد و بدینہ مشرف نمیشود ناگاہ سربالا کردم و دیدم کہ شیخ
 نجم الدین در ہوا بجانب مدینہ میرود و مرا آواز داد کہ یا محمد بادل خود چہ حکایت
 کے کہی و یقین تصور کن کہ من ہر روز مشرف زیارت روضہ منورہ نبوی شوم
 و وفات دے در راہ حجاز دے الاول سال مفقود و نسبت و یک کہ منظرہ بوقوع آمد
 و عمر من ہضاد و بہشت سالان بود | از مؤلف است | صورتی عجیبہ و خوشتر و زیباتر

نماز میگرداد و بادشاہ فی الفور از راه فرط شوق پادشاہ و بخند دست آن بزرگ را حاضر فرمود و
 حتی نیست آن بزرگ کہ با بیل شاہ نام داشت مشرف باسلام شد و اہلبیت و امرای حکومت
 ہم سلمان مناجات دوزخ دیگر یافتہ امراء و وزراء و عام خلافت گردید و در غلایق بہیست
 حضرت شاہ حاضر آمد و بشرف اسلام مشرف گشتند و بادشاہ پادشاہ آن پیر حق آگاہ
 خانقاہی بکنار دریا بنیاد نہاد و این اول خانقاہی است کہ در شیرعزت و محلہ
 سکین آن جناب بلنگر یا بلبل بنام نہتہار در دینار مسجدی سے عظیم الشان حکم آن پیر و شیخ
 در شیرعزت گردید و خواجہ محمد اعظم صاحب تواریخ اعظمی کہ بتاریخ دوم سے مشہور است
 میفرماید کہ سید والا جاہ بلبل شاہ میفرماید کہ مقتدا سے مراقبت دادہ است کہ بی توت
 و اسباب بعیش بگذراند و ہمین بدان بے انقطاع روح ہزار البقا بروم و این بدان
 تا ابد الابد محافظت کنم را چون این ہر سہ امر بہت نبوی سے موافقت نہاد و مرتکب
 نمیشوم اقامت و اطاعت سنت نزد من بہتر از عبادت ہزار سالہ است و اظہار
 کرامت و خوارق و قات با بلبل شاہ بقول صاحب تاریخ مذکور در سال
 ۸۵۰ قمری و ہفت ہجریست و تاریخ و قات کہ در کتاب مذکور است اینست
 فقیر عمال تاریخ و صل حضرت شاہ بلبل قدس گفت خاص الکہ و
 سلطان بنحو شاہ کہ بعد مشرف شدن باسلام از پیشگاہ پیر و شفیق بنظر سلطان
 صدر الدین مخاطب شدہ بود ہم بہمان سال ازین در پر لال اقریاء فرمود و
 نبویست و دو سال پیش بادشاہ سے کرد و بیرون ہزار گوہر بار بلبل شاہ

مدفن یافت تاریخ و قات بلبل شاہ از مولانا پیر و شفیق بلبل شاہ	شیخ دین متقی کشمیر	ارجمالش چو از خود مستقیم	الفت نامی و کے کشمیر
تاریخ و قات رنجور شاہ	شاہ رنجور شاہ	مروج الاسلام	کرد چون جان فدا برا حق
شاہ عین الکرم گجو سالش	ہم بخوان شاہ بادشاہ حق	شیخ نجیب الدین	
فردوس سے مرید و خلیفہ شیخ زکریا الدین فردوس سے است و نام والد ماجد سے	خواجہ غلام الدین بود بعد وفات پیر و شفیق بر سدا شاہ نبویست و بہت		

پناہ دہ و وفات شنبہ جولیت دوم رجب المرجب سہ ہفتصد و سے
و شش ہجریست و مدت عمر پختا و ہفت سال و قرونے در مقبرہ شیخ عماد الدین

عبدالوہاب است فی طبعہ ہمار شیخ از مؤلفان

کہ بود اندر جہان ہنگام راہ حقانے از مرگن الدین بن ابی علیہ تاریخ تولدش

نام خلدہ سال زوایش گویہ روز و اگر آنجد کے اردو کن الدین سنائی شیخ اوجہ الدین

اصغر ہائے قدس سترہ از خلفائے عظام شیخ اوجہ الدین کرمانی است

از کبار اولیائے علم جو بود و اور اولیائے اشعار سہست و ترقیات مشتمل بر حقائق

و ذرایق و متنوے بر وزن و اسلوب حدیثہ شیخ ثنائے دار و این شمار از شمار

سے او حدیث شصت سال سخنتے دید ہد تاشے روئے نیک بخشی دیدہ وفات

رے در سال ہفتصد و سے و ہفت ہجریست و مر از پیرانوار در تبریز سہ سال از مؤلفان

اوجہ الدین شہر و کتبی زبان مقتدا سی دین شہر و تفسیر سال وصال بن شہر والا ہستم

کشت پیر صاحب کج کبیر باز عمار امغانے حق طلب ہمیشہ کبیر یا سیر کبیر

شیخ حبیبیت اللہ بابر سے قدس سترہ از علمائے کرام و فقہائے

والا اسنام صاحب علم و حلم و ہذ و تقوے و خطاب شرف الدین مخاطب بود

و کتاب تفسیر اسرار التزویل از تصانیف ولایت وفات کے در سال ہفتصد

و سے و ہفت ہجریست از مؤلفان

شہر دین شیخ اکبر حبیب اللہ وصال ایک آن مادی عالم رقم کردم مظهر حبیب اللہ

شیخ احمق مغربے قدس سترہ ہمدرد و خلیفہ شیخ محمد منیر ہے است

و سلسلہ از ادب شیخ محمد پیر و سے محبت طوالت عمر ہذ و واسطہ شیخ ابو دین

مغربی منتے مشہور و در تحفۃ النجاس آورده کہ شیخ احمق بعد وفات شیخ محمد پیر خویش

ناچار روز بسر تربت او بود و ہر روز خادم بخد مت می آمد و مبالغہ بر اسے خرج لنگر

مے طلبید و سے پیش مرقد شیخ میرفت و مبلغ نقد خرج لنگر از پانین مرقد

بیافست و خوالہ خادم سیر و بر دینیم در خاطر من او لنگر بر اسے خرج لنگر ہر روز

<p>چهارمین فصل در بیان این که چنانچه</p>	<p>چهارمین فصل در بیان این که چنانچه</p>
<p>و در میان آنها</p>	<p>و در میان آنها</p>
<p>و در میان آنها</p>	<p>و در میان آنها</p>
<p>و در میان آنها</p>	<p>و در میان آنها</p>
<p>و در میان آنها</p>	<p>و در میان آنها</p>
<p>و در میان آنها</p>	<p>و در میان آنها</p>
<p>و در میان آنها</p>	<p>و در میان آنها</p>
<p>و در میان آنها</p>	<p>و در میان آنها</p>
<p>و در میان آنها</p>	<p>و در میان آنها</p>
<p>و در میان آنها</p>	<p>و در میان آنها</p>

قدس سرمدہ الشاہ میر شاہجی و اولیائے کبرائے ہندوستان است در زہد
و دیانت و اخلاص و عبادت و تقویٰ و ارشاد فرید و وحید بود و چنانکہ
کہ کسی ذکر مناقب حضرت کن و اورا تصانیف عالیت چنانچہ مکتوبات و
ملفوظات کہ معبدن المعانی موسوم است و کتاب ارشاد السالکین شرح
ادب المریدین اندا شہر ترین تصانیف و لیت روئے مرید شیخ نجیب الدین
فردوسے و روئے مرید شیخ رکن الدین فردوسے است و در او اہل شیخ
شرف الدین شہیق ارادت حضرت سلطان المشایخ نظام الدین بدوئے
بدینے آمد قضا و در آن ایام سلطان المشایخ برکت حق پیوستہ بود و چون
شیخ نجیب الدین فردوسی در پہلی ایود کو بلا زمست و ہی رسید شیخ نجیب الدین بہ قابل
و سے برآمد و گفت کہ از سا کہ سال منتظر بودم کہ حصہ نصرت تو سپردنی ست و چون نصرت
پس شیخ شرف الدین فرید کو شد و نعمتیکہ خاص حصہ او بود و کثرت و بجانب حق
و در اثناے راہ و ربایان بہار در آمد و بر کوہ را جاگیر سالہا سال خیریت و عبادت
مشغول اند و بطوریکہ یکسپہان حال و سے آگاہ بنود و سوائے مولانا نظام الدین
مغربے مرید حضرت سلطان المشایخ کہ گاہ گاہ در آن بیابان بد ملاقات و رفتے
و گویند کہ شیخ عمر در زیافتہ بود کہ از عند سلطان المشایخ تا وقت تشریف آوردے
میر سید شریف سنانے جہانگیر از ہمنان زندہ بود و در طاعت اشرفی
آوردہ کہ در آخر حیات از شیخ شرف الدین شیرے پرسیدند کہ امامت بخانہ
کہ کند فرمود کہ فرما سیکہ تارک السلطنۃ حافظ قرآن میر سید اشرف نام درجیا
خواہد رسید او امامت کند پس ہچنان واقع شد و صاحب محارج الاولایت
میر سید کہ چون شرف الدین شیرے را در قبر نہادند شیخ دست از قبر بر آورد
و بالا کرد و بطوریکہ یکسپہانے از کسے بخوابد جمیع اصحاب از وقوع این معنی متحیر
شدند و بخیریت میر شرف جہانگیر سنانے برائے این مشکل التجا آوردند
و سے سر در مراقبہ نہاد و بدو حانیت شیخ شرف الدین متوجہ شد و فرمود کہ شیخ

این را چشم پاطن عطا فرمود و عالم ملکوت بر او سنکشت گشت و مرالشناخت اینجا بنیک
که کردیم بهتر از آنست که در حق و سب بدینواستم و دے لبر انمیر سید وفات
سید اسحاق بقول صاحب نخفته الواصلین در سال مہر تقدوس ہشتاد و شش ہجری
کہ مورخان متقدمین سال وفات وے لڈسم اللہ الرحمن الرحیم اخذ کردند
و این قطعه درج رسالتحقہ الواصلین است قطعہ سید اسحاق وے کریم
گشت جوزین، دہر بحبت پیغم سال وصال عجیب زول پسیم اللہ الرحمن الرحیم
و لبی وفات آنحضرت را در گذر تھ متصل دہلے دروازہ در شہ لاہور دفن کردند
کہ مرز پرانوارش تا حال زیارت گاہ خلق است و مزار اصل بیگ صاحب
ثمرة المقدس در ذکر وے تحریر میفرماید کہ بعد وفات سید اسحاق بر مقد پاک
وے نہال پیارہ کہ در بہار و خزان مدام سرسبز بپاشد و این نہال از ادویہاے
مقرزے ملک ہنداست برست و مزار پر لاوار در زیر آن نہال پوشیدہ شدہ نہایت
وے بر سپر سید اسحاق بنر شہتار یافت و برگاہے آن نہال اکثر مردم بیمار
بطور تبرک میبردند وے خوردند و شفای یافتند و دے بہین طور گذشت
ہنس نمید شخصے از امرایان لاہور متصل مرقد محلے جویلے خود کتمیر نمود و مزار
گوہر بارہنہم در جوبلی خود داخل کردہ در یک حجرہ بحال خود گذاشت و آن
منہاں بسبب سرد وے ہوا و گرے آفتاب خشک شد آخر در سال یکہزار و شصت
در عهد شاہجمان بادشاہ نواب وزیر خان حاکم لاہور در آنجا بناے تعمیر مسجد جامع
آغاز نهاد و مزار آنحضرت را در محکم مسجد گذاشتہ عمارت ساخت کہ موجود است
تا ریخ از مولف سید اسحاق حرطاق نور ذوالجلال آنکہ نقلش سید دین شہر افغان گشت

سال تراشیش چہستم از ول پرورش	نام نورانی شاہ ابو اسحاق گفت	ایشا سید اسحاق شاہ با کمال
سنفل از مهر رویش مرواہ	سال تراشیش سردر کن رقم	سید محمود میران بادشاہ

امیر کبیر میر سید علی ہمدانی قدس سرہ نام پدرش شہاب الدین
بن محمد مرد شیخ شرف الدین محمود بن عبد اللہ میر وقائے کہ از اعظم خلفاے

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

و سلطان قطب الدین برادر سلطان شهاب الدین باو شاه کشمیر با خلاص و درست
 و اقتدار کامل ہر روز بخدمت بابر گشت آنحضرت حاضر فرمودند و ہر ایت و سیاف و
 بیچون سلطان سابق از راہ کلم و قوسے و وزن را کہ آن ہرزو با ہم خواہر آن حقیقت
 بودند بر خلافت حکم قرآنے بجایہ کلج خود آورده بود بوقت حضرت میر تائب شد
 و یکے را از آن ہرزو طلاق داد و غرض کہ احکام شریف غرا بطیفیل آن محبوب
 اکبر یا کشمیر رواج یافتند ہزاران گرامان لا یقتل و بر راہ آورند و سلطان کہ پیش
 انین لباس قوم کفر علی شہید آنرا باہر و بنے حضرت بسید ترک داد و طلعت
 طریقیہ اسلام پوشید و چون حضرت میر از راہ کمال شغقت و مہربانی نے
 سلطان قطب الدین کلام مبارک کہ نے الحقیقت تاج شاہنشاہی بود عطا فرمود
 سلطان ہرزو را و ب عظیمہ آنجناب قبول کرو و بر تاج خود نہاد و بوقت
 اجلاس دربار شاہی ہمچنان بر تاج بادشاہ موجودے بود ملکہ این سنت
 تا آخر سلطنت فتح شاہ بادشاہ در اولاد و سے ہماں کہ ہر یک بادشاہ بوقت
 اجلاس آن کلام والا جاہ را بالاسے تاج خود سے نہاد و آخر فتح شاہ آن کلام
 را در کفن خود و پیر و با خود بگور بر و بعد از ان فرما تر و اسے اولاد قطب الدین
 ظل پذیر گشت و سلطنت کشمیر ازین خاندان منتقل شد و قصہ و فاست
 آن جامع الکمالات بدین تہید و ج تواریخ اعظمی است کہ حضرت میر سلسلہ بار
 سیر راج مسکون فرمود و بہر سہ بار در کشمیر سہم رولن افزا گشت بہر تہ سیدوم چون شریف
 از اسے داشت بعد توقف چند ماہ در سال ہفتصد و ہشتاد و شش ازین شہر
 غم تر حیل کرد و از کشمیر بسوا و کبیر رسید و بہرست حق پیوست و بوقت
 آخرین بسم اللہ الرحمن الرحیم خواند و جان بجان آفرین سپرد و چنانچہ تاریخ
 وفات آن عالی درجات ہم از اعداد بسم اللہ الرحمن الرحیم بر آورند و بعد
 وفات آنجناب در باب و دفن فیما بین سلطان محمد و اسے ملکی و خدام
 آنجناب بزرگ عظیم بوقوع آمد کہ سلطان محمد سبھا است کہ کنش مبارک آنجناب

[illegible]

و کرامات بود و هم کتاب جناب میر کشمیر شریف آورد و همین جا توطن گرفت
و در موضع جنت بر گنبد کماورد از مصنفات باره مولای قریب موضع کیا آمد آموخته است
نوم میر سید کمال صاحب حال و قال بود و حسب الاجازت حضرت میر کشمیر
طوطن گرفت و بعد از آن خلق معروف ماند و در کشمیر میر سید قطب الدین بود
چنانچه سید کمال ثانی از عظمای خلقاے آنجا بود و مدت مدید در کشمیر
عبادت و ریاضت مشغول ماند و عمر او تقدیر و در موضع نایک کس خطه
کشمیر زیارت گاه خلق است نجم سید جمال الدین از یاران و ساز و رفیقان
میر از حضرت میر بود حسب الاحتدای سلطان قطب الدین حضرت میر اورا
برائے تعلیم ادب و دین اجازت توطن کشمیر داد و وے از دل و جان درین کار
غیر معروف ماند و بعد رحلت بحال آربوت مدفون شد ششم سید فیروز المعروف
سید جلال الدین بسیار بزرگ صاحب عصمت ظاهر و باطن بود و با
میر و کشمیر و کشمیر سکونت ورزید و در موضع سنو متصل زعفران زار
توطن گرفت و بها انجا مدفون شد هفتم محمد کافلم الشهور سید قاضی صاحب
ریاضات کامل بود و کرامت طے ارض بسیار باند و بے یو قوع آمد
چنانچه درج تواریخ عظمیه است که وے حواله دار کتابخانه حضرت میر بود و
کتاب فتوحات مکیه در قصبه پان پور حضرت میر از وے طلب کرد چون کتاب
در قصبه طائفان بقا صله دور تر از پان پور بود و وے در یک لمح در طائفان رسید
و کتاب بنده مست حاضر ساخت و وے بتجانه لته پور که در آنوقت شهرت
عظیم داشت ویران کرد و سکنای آنجا را مسلمان ساخت هشتم میر سید رکن الدین
و فخر الدین هر دو برادران حقیقی بودند و در موضع او بر مدفون اند نهم شیخ محمد
قریشی که بتجانه بجنانه را که یک لک روپیہ بر عمارت آن صرف درآمد و بود ویران کرد
و شصت و شصت بیت ملکین کلان بدست خود شکست و مسجدی جامع
در آنجا تعمیر ساخت و بها انجا مقام کرد و بها انجا دفن گردید میر سید مراد و سید عزیز

پیر و شریف حضرت امیر کبیر در سال فتنه شصت و شش هجری است از مولانا
 شیخ شرف الدین شریف و در جوانی یافت از وی در حق علم دنیا شرف از جوانی چون شریف و در جوانی
 گفت سرور ال دین مولانا شریف شیخ مظفر بنی قریب قدس سره مرید و خلیفه شیخ
 شرف الدین نجفی غفر له است و شیخ شرف الدین او را در مکتوبات خود امام مظفر بنی قریب
 و در مناقب الاصفیا آورده که شیخ شرف الدین میرزا مریدان از صد شهرار زیاده
 داشت و از آنجا که صد کس و اصل و علم از ایشان سیر کس محبوب الله و مریدانند که یکی
 مظفر بنی و دوم ملکزاده مظفر سعید مولانا نظام الدین حصاریت نقلت که پدر
 شیخ مظفر بنی شیخ شرف الدین بنی در اوایل حال بدست عهد و در سلطان بود
 بعد از آن تارک شده بهرم خود نوشت که من تارک الدنیا شدم اگر تو افقت میکنی
 اطلاق و اسباب تفویض فرزندان کرده پیش من بیا آن غنیقه شیخ مظفر و شرف الدین
 پس از خود گفت که پدر شیخ تارک الدنیا شدم من با و موافقت می کنم و میروم
 شما مال اطلاق خود به ضبط و در آید ایشان گفتند که ما نیز باید موافق ایم بدینا
 و اسباب آن کار در ایام پس مادل و اطلاق خود و تاراج داده با و الله نزد پدر خود
 آمدند و اگر چه شیخ شرف الدین مرید و خلیفه شیخ احمد چرم پوش بهار است بود
 اما شیخ مظفر می گفت که شیخ احمد مردی بزرگ و صاحب کرامت است اما علم
 نادر و اعتماد و اعتقاد من بر کسی است که او علم داشته باشد چنانچه نزد
 شیخ شرف الدین میرزا حاضر شده مریدش و ملوک و خود را که با و بی محبت
 و دے داشت طلاق داد که خیال او اکثر اوقات مارج شغل می شد
 و بحالت تجرد بخی مشغول گشت نقلت که روزی شیخ مظفر بنی دست پر خود
 نشسته بود که شیخ منهاج الدین حاجی در آن مجلس حاضر گشت و سخن
 در فضیلت حج گوید شروع کرد و حج کعبه را از فواید شیخ فضیلت و او از اجتماع
 این سخن شیخ مظفر بهرم برآمد و با و بی محبت آغاز نهاد و گفت که لطیفیل خدمت
 شیخ کعبه نزد طالب می آید پس چه حاجت که حج کعبه بر خدمت شیخ ترجیح دهی باشد

و بھی از دست استمزد او می جست وفات و بی بروز چشمتبہ سلخ ماہ محرم سال
 ہفتصد و ہولہ و یک ہجریست و قبر در موضع آکیاوست از مٹولف
 جانب شیخ زاہد عبد حق | کہ بود در اولیا نامے کرے | چو از دنیا فرود میں برین رفت
 بنالاش شد نماز دوم نامے | خواجہ شمس الدین حافظ کشمیر از سے
 قدس سرہ مسکن و سے شیراز کہت و سے لسان انبیت ترجمان الاسرار است
 بسا اسرار غیب منائے حقیقت از زبان حق ترجمان و سے ظاہر گشتند و عارف
 ثانی عبد الرحمن جامی قدس اللہ بآسار السائے میفرماید کہ ہر چہ معلوم نیست
 کہ وہ بے دست ارادت بدست گدازم پیر و بگیکر وادہ است و در مصروف
 بکدام شیکے از طائفہ صوفیہ بنسبت بخود درست کردہ اما سخنان و سے پیمان
 بر مشرب اینطائفہ واقع شدہ اند کہ سچکپیل اتفاق نقیاد و خواجگان صوفیہ
 متفق شدہ اند بریکہ ہر سچ دیوان در بقصوت بہتر از دیوان خواجہ حافظ
 شیراز سے نیست و تمام خلق خواجہ حافظ را صاحب کشف و کرامات میدانند
 و چون کسی بخواد کہ بکسی کار سے یا سے از حال تا قبل خبردار شود اول فاتحہ بروج
 پاک خواجہ خواندہ متوجہ تمام کتاب دیوان حافظ را سے کشاید و از مضمون
 بیست اول ہر چہ کہ ظاہر شود و اورا خال کشود گے کار خود میداند چنانچہ فقیر
 بے لاندہ داراشکوہ و سفینۃ الاولیا تحریر فرمودہ کہ جہان گیر بادشاہ
 آذر ونگے از والد خود جدا شدہ و را کہ آیا میبود و ترود داشت و را کہ بلا از
 پدر خود حاضر شود یا سے روز سے دیوان خواجہ حافظ طلب کرد و بدین
 نیست خال بکشاد و از اول صفحہ این ابیات برآمدند ابیات
 چنانہ در پیغمبر دیا خود بشاہ | چنانہ خاک روہ کوئی یا خود بشاہ | غم غری غمت چو بر نمی تابم
 بشیر خود و دم و نہار یا خود بشاہ | زخمان سراپوہ وصال تو | رندگان خداوندگار خود بشاہ
 جو کار عمر بیکت باکان اولی | کہ روز واقہ پیش نکاز خود بشاہ | بود کہ طغی انل منہولن شود حافظ
 و گزیناہ ابد سرسار خود بشاہ | باو شاہ جہان گیر یا ما سے | این خال نے محال ہے تا مل

از دست استمزد او می جست
 و بی بروز چشمتبہ سلخ ماہ محرم سال
 ہفتصد و ہولہ و یک ہجریست
 و قبر در موضع آکیاوست
 از مٹولف
 جانب شیخ زاہد عبد حق
 کہ بود در اولیا نامے کرے
 چو از دنیا فرود میں برین رفت
 بنالاش شد نماز دوم نامے
 خواجہ شمس الدین حافظ کشمیر
 از سے
 قدس سرہ مسکن و سے شیراز
 کہت و سے لسان انبیت
 ترجمان الاسرار است
 بسا اسرار غیب منائے
 حقیقت از زبان حق
 ترجمان و سے ظاہر گشتند
 و عارف
 ثانی عبد الرحمن جامی
 قدس اللہ بآسار السائے
 میفرماید کہ ہر چہ معلوم
 نیست کہ وہ بے دست
 ارادت بدست گدازم
 پیر و بگیکر وادہ
 است و در مصروف
 بکدام شیکے
 از طائفہ صوفیہ
 بنسبت بخود درست
 کردہ اما سخنان
 و سے پیمان
 بر مشرب اینطائفہ
 واقع شدہ اند
 کہ سچکپیل
 اتفاق نقیاد
 و خواجگان
 صوفیہ متفق
 شدہ اند
 بریکہ ہر سچ
 دیوان در
 بقصوت بہتر
 از دیوان
 خواجہ حافظ
 شیراز سے
 نیست و تمام
 خلق خواجہ
 حافظ را
 صاحب کشف
 و کرامات
 میدانند
 و چون کسی
 بخواد کہ
 بکسی کار
 سے یا سے
 از حال تا
 قبل خبردار
 شود اول
 فاتحہ بروج
 پاک خواجہ
 خواندہ
 متوجہ تمام
 کتاب
 دیوان
 حافظ را
 سے
 کشاید
 و از
 مضمون
 بیست
 اول ہر
 چہ کہ
 ظاہر
 شود
 و اورا
 خال
 کشود
 گے
 کار
 خود
 میداند
 چنانچہ
 فقیر
 بے
 لاندہ
 داراشکوہ
 و
 سفینۃ
 الاولیا
 تحریر
 فرمودہ
 کہ
 جہان
 گیر
 بادشاہ
 آذر
 ونگے
 از
 والد
 خود
 جدا
 شدہ
 و
 را
 کہ
 آیا
 میبود
 و
 ترود
 داشت
 و
 را
 کہ
 بلا
 از
 پدر
 خود
 حاضر
 شود
 یا
 سے
 روز
 سے
 دیوان
 خواجہ
 حافظ
 طلب
 کرد
 و
 بدین
 نیست
 خال
 بکشاد
 و
 از
 اول
 صفحہ
 این
 ابیات
 برآمدند
 ابیات
 چنانہ
 در
 پیغمبر
 دیا
 خود
 بشاہ
 چنانہ
 خاک
 روہ
 کوئی
 یا
 خود
 بشاہ
 غم
 غری
 غمت
 چو
 بر
 نمی
 تابم
 بشیر
 خود
 و
 دم
 و
 نہار
 یا
 خود
 بشاہ
 زخمان
 سراپوہ
 و
 صال
 تو
 رندگان
 خداوندگار
 خود
 بشاہ
 جو
 کار
 عمر
 بیکت
 باکان
 اولی
 کہ
 روز
 واقہ
 پیش
 نکاز
 خود
 بشاہ
 بود
 کہ
 طغی
 انل
 منہولن
 شود
 حافظ
 و
 گزیناہ
 ابد
 سرسار
 خود
 بشاہ
 باو
 شاہ
 جہان
 گیر
 یا
 ما
 سے
 این
 خال
 نے
 محال
 ہے
 تا
 مل

[illegible]

چند روزی که در این شهر بودم	از این شهر که در این شهر بودم	از این شهر که در این شهر بودم	از این شهر که در این شهر بودم
از این شهر که در این شهر بودم	از این شهر که در این شهر بودم	از این شهر که در این شهر بودم	از این شهر که در این شهر بودم
از این شهر که در این شهر بودم	از این شهر که در این شهر بودم	از این شهر که در این شهر بودم	از این شهر که در این شهر بودم
از این شهر که در این شهر بودم	از این شهر که در این شهر بودم	از این شهر که در این شهر بودم	از این شهر که در این شهر بودم

در سال شصت و یک بود که از راه گنجینه سکنه در پوره مسجد جامع و در آنجا التیمیر سید محمود و در تهمیر
 آن سخی بلخ بکار برد و این سخی سید سید سید و دو دستون دارد و در ارتفاع و چیل
 و در غرضه سست و در غرضه سه سال با تمام رسید و سواست آن دیگر سید سید طالب
 و مکانات عالیشان را در کشمیر بنا نهاد و تقاضاست که چون میر سید محمد سید سید
 بود و او سست حج کعبه دارد و خطبه کشمیر است و بتمام کونلاب جائیکه حضرت میر کشمیر رحمت
 حق پیوسته بود و رسید و رفت اقامت است این در این یافت بر سست و در جوار هزاره پدر
 بنر گوار دفن گردید و واقعه وفات میر محمد بقول صاحب تواریخ اعظمی در سال شصت
 و نه و فوج آمد و سلطان سکنه ریت شکن بود سلطنت ریت و پنج سال و نه ماه و
 شش روز در سال شصت و ریت وفات یافت و در عهد که امیر تیمور بود و فتح
 عربت ایران و عراق و عمان و غریمت محبوب هند و غلظت گردانید و سلطان سکنه
 باستماع التیمی شاهی خان پسر خود را که بود حصول سلطنت بطلب ازین لایا این
 مخاطب شده بود و بیارگاه امیر تیمور با شایسته خجیب فرستاد و اظهار متابعت نمود
 امیر تیمور بطهور این امر بسیار خوشنود شد و حکومت کشمیر بدستور بود از زبانی
 داشت و بخدمت شاهیانه نواخت و بعد وفات سلطان سکنه سلطان علی پسر
 بر تخت سلطنت کشمیر قیام فرمود و مدت شش سال و نه ماه سلطنت کرده تارک
 گشت و کار سلطنت خود را سلطان شاهی خان یعنی زین العابدین برادر خود و خود
 منوره عازم سست بیت الله گردید چون بمقام پیکل رسید زوجه سلطان علی که دختر
 راجه جبرون بود شوهر را بر ترک سلطنت ملا میگرد و مانع حج آمد و محرک لشکر گشت
 سلطان علی گفته آن کافره باز و بکشیم نه ازین لایا بدین باستماع این خبر
 بالمشکر عظیم از باره مبوله گذشت و راه پیکل و گرفت بود و قابل و مجاهد زین العابدین
 قتیاب گشت و سلطان علی مقید شد و در حالت قید وفات یافت از سولت

رفت از ویبای و زن اندر جهان	چون محمد سید اهل یقین	گشت تاریخ و مال او و حیان
نهران عاقل محمد میر وین	تاریخ وفات سلطان سکنه	شده جواز فعل خدای متعال

۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

[illegible]

شک که طالب خدا باشد و باشد که نرومن بیاید تا او را بخوار رسام نقاست
 که چون اول منزل رسیده در شهر مالکپور واقع شد شیخ محمدم حسام الدین و راجی سید
 حامد و شاه سید و یکی بنشیند بودند شیخ حسام الدین فرمود که شیخ عبداللہ سافر است
 و ما میمانیم مناسب است که بیداریم اما چون در حالت سنجاع هر سه بزرگوار
 جامعاً ساعی خود بقول الان بخشیدند و بود که چنانچه دیگر موجود نبود که پوشیده بودند اتفاقاً
 بهالوقت مریدیکه جامع قبایضه و از بنجد مستطیع شیخ حسام الدین گذرانید شیخ آنرا ماسه کرده
 ابرو قبا براش سید و از شاه و اسرآن بشاه سید و واد و پند را خود پوشیده
 و بلبل س از انا تم الفقر فوالله روان شدند و سر مبارک شیخ حسام الدین بر بند بود
 و در اثنا س راه مریدیکه دیگر چند بزرگ پان در میان دو دو برگ نهاد
 پیشش آورد شیخ برگ س پان تحت کرده دو دو برگ بجای کلاه بر سر نهاد
 بر سنی کهنه انوراه گرفته بجای کمر بند بر میان بر لبست چون شیخ عبداللہ از
 آمدن ایشان خبردار شد از خمیه برآمد و گفت میترسم که مبادا از آتش فقر شیخ
 حسام الدین خیمه بساط من بسوزد پس در سایه دراخته با هم نشستند و شیخ
 عبداللہ موافق رسم خود اظهار کرد که تو چه فرموده مرا چیزی عذایت کنی که تا طاهم
 و الا بجز من از پیران خود یافته ام حاضر شیخ حسام الدین از کمال استخفاف و فروتنی
 بتواضع تمام گفت که من چیزی ندارم که اثار کنم و آنچه که از پیران خود یافته ام
 هنوز از مطالبه آن فارغ نشده ام که چیزی دیگر از شما بگیرم شیخ عبداللہ را از طماع
 انجواب با صواب حالتی خوش دست واد گفت الحمد للہ که در بندستان یکست
 عارفی کامل دیدم که بهای عیش از کونین در گذشت است بعد از آن شیخ
 عبداللہ بجانب جوپور رفت و آنجا شهرت یافت و شیخ قاضی میر و دیگر بزرگان
 خدمت او تربیت یافتند و نقاست که روزی سلطان ابراہیم شرفی بمیریت
 شیخ عبداللہ عالم نمود که شنیده میشود که شما دعوی حق غالی می کنید چنان
 چیزی که ظاهر نمیکند شیخ فرمود که حق بستیواند لغات هر کس را برای کارهای آخریده است

[illegible]

مقدمه از موعودان صوفیه است و در کجرات سکونت داشت عالم بود و با قوم ظاهر
و باطن صاحب تحقیقات و بالذات پتانجیه تفسیر حماسی که بصفت ارباب از و تالیف
موصوف است از تصانیف و لیست و رساله نیز دارد مسمی با و کتبه التوحید
که لغایت موجز و منظم و افشاده و فاست و در سال شصت و سی و پنج است

مقالہ از مولف شیخ دین محمد بن علی جویری
مسائل و مسائل جواریہ جستم گفت کا لعل علی کجاست

همایکی قفس سینه بود و فاضل یگانه بود و در میانم و این میگفت داشت
و تفسیرهای که کتاب مقبول اهل عالم است تالیف کرده و لیست و فاضل

و سه در سال شصت و سی و پنج به وقوع آمد از مولا شمس الدین صاحب زاده
والی ملک دین علی و پسرش علی محمد شمس الدین صاحب زاده

تبارہ قاسم النوار قدس سرہ کے اصل سے ان آذربایجان شاہ و مولانا شاہی
و کے تبریز راویں حال نسبت ارادت شیخ صدر الدین آروبی سے داشت
بعد از ان صحبت شیخ صدر الدین یہی کہ از مریدان شیخ او حیدر الدین کرمانی بود
یہ سید و صحبت خواجہ بہار الدین نقشبند ہم پیوست و وہ راویان اشعار
مشہر بر حقانین و معارف و اسرار و فارات و کے در سال شہ قند و کے وفات
ہجری ۸۵۷ است و قبر در خوجہ جام واقع شدہ است قطبہ از مؤلف

چو شد در غلده آن جویم خنخور	خود از بهر سال انتقالش
شیخ زین الدین خوا	نئے قدس سرہ

عنایت دے ابو بکر است جامع بود میان علوم ظاہرے و باطنی و از اول
تا آخر بوفیق الہی بر جاہ شریعت و متابعت سنت یافتہ بود و در طریقت مرید
شیخ نور الدین عبدالرحمن قرطبی بصری و دے مرید شیخ سیف نورانی
و دے مرید شیخ تاج الدین حسن مشہری و دے مرید شیخ محمود صفہا نے دوی
مرید شیخ عبداللہ الکرے و دے مرید شیخ علی بر عیش و دے مرید

[illegible][illegible][illegible]

خانوادہ حضور شاہ بریلوی الدین مدار استفادہ کردہ بود در جواب آن مکتوبے
 باین نوشته است که حاصل کلام آن اینست که یکیش نواز و میان مشایخ عظام
 اویسے است که اکثر بزرگان درین خانوادہ بودند و سوار سلسلہ ایشان خواجہ ابی
 قرنی است که عجب باطن از سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم تربیت یافتہ پس ہر
 دوسے را کہ از باطن حضرت سرور کائنات و یا از روحانیت دیگر اولیا تربیت و تشویق
 دادند و ظاہر بہ پیر سے ارادت نیارند و اورانیز اویسی خوانند پس حضرت شیخ حضرت
 بریلوی الدین ہمہ پیر اویسی است کہ در باطن تربیت از روحانیت حضرت خیمبر نبوت است
 ہر چہ پیش شیخ ابوالقاسم گر گانے و شیخ ابوالحسن خرقانے نیز اویسے اند و شیخ
 نظام الدین گنجوی سے نیز اویسے بود و نیزین باطنی از روح نبوی صلی اللہ علیہ
 یافت و خواجہ حافظ شیرازی سے کہ مقتدا سے محرومان روزگار بود نیز باین دولت
 مشرف شدہ و بختاب لسان الغیب مخالف طلب گشتہ خواجہ محمد رشید حمۃ اللہ علیہ
 در سلسلہ مدار یخ و سفیرانیکہ میگوبند بدہ امیدوار رحمت کردگار محمد رشید صلی اللہ علیہ
 جمانے کہ من درین سلسلہ اجانت یافتم از برادر خود محمد نقی و دوسے از شیخ سید الدین
 محمد و محسنی البخاری سے و دوسے از حاجی الحرمین الشریفین ابایزید و
 از شاہ فخر الدین زندہ دل و دوسے از سید جمن بختی و دوسے از قطب الاشیاء
 بریلوی الدین مدار و دوسے از حضرت شاہ ربیع صلی اللہ علیہ وسلم اجازت یافت
 و گویند کہ چون شاہ مدار و رہند وستان تشریف آورد اول زیارت حضرت
 خواجہ بزرگ در اجسید رفت و بر کوہ کوکبا یکے بلین نشست و بعد از حصول
 استفادہ و اجازتہ بجانیب کاپلی تشریف برد و صاحب معارج اولو لایست
 شجرہ النہاب پذیرد و دوسے شاہ مدار بدینطور تخریر نہ بود کہ شیخ حضرت
 بریلوی الدین ہمہ پیش شیخ علی است و نام والدہ ماجدہ و دوسے بیٹے سے صاحبہ بود
 و شیخ بریلوی الدین از اہل قریش است و نسب پدر و سہ پندرو اسطرہ با بیٹے
 ہر پندرو سہ اللہ رحمۃ متقی می شود و نسب مادر و سہ ابوبکر الرحمان بن عوف

جو شانیدہ بنے ایک بعد مدد حق تناول فرمودے و تا دوازہ سال حوزہ آنرا
 ہمسہم کرکے منو و بیک کا سہ شیر می گذرانید و ہرگز یکام و متابعت نفس نہ فرست چون
 شیر را ہم موجب لذت نفس پروردے دانست آنرا ترک کرد و تا دہم سال بر
 قدرے آب جو الکفا نمود و تابست ہشت سال نان فکہ تناول نہ ساخت چون حضرت
 میر محمد فرزند ولید میر کبیر علی ہمدانی و درو کشمیر گردیدہ بخد مت و سے حاضر آمدہ
 امدت آورد و استفادہ تامہ نمود و حضرت میر کمال غایت و مہربانی نمود بحال کشند
 اطاعت بیکران کردہم گا کہ میر محمد پروانہ سمیت بیت اللہ شد شاہ نور الدین بخیر
 حسین سلاست و شیخ بہاد الدین و شیخ سلطان کبیلہ و بابا حاجے او ہم
 کشمیر کے حاضر شدہ تکمیل سید انتمائے مقامات سلوک فائز شدہ قطب الاقطاب
 قطب کشمیر گردید و آنکہ حالات ملازمت شاہ نور الدین بابا میر کبیر سید علی ہمدانی مشہور
 ہر زبان عوام است تحقیق نہ پیوستہ و صاحب تواریخ غلطیہ فرماید کہ شاہ نور الدین
 ولی ماوراء بود و بابا ہم حمل و سے رجال النیب بخیر مت والدہ ماجدہ و حاضر گشتند
 و سلام سے گفت بی بی الی و سے مجذوب کشمیر کہ ذکرش بجائے و سے خواہد آمد والدہ
 آنجناب ایشادت تولدین فرزند ارجمند و اولاد باسعادت آنحضرت
 بقول صاحب اسرار الابرار و تواریخ غلطیہ در سال مہم قد و پیچاہ و وفات
 آن جامع الکملات در سنہ مہم قد و جیل و دو ہجرت و بوقت فرخ بابا انظر الدین
 کہ از کمل خلفائے آنجناب بود و بر بالین حاضر آمد و عرض کرد کہ اگر کدام آرزو سے
 در دل حق منزل باشد از ثناء و فرمائند کہ حاضر کنم گفت آرزو سے من حق است
 یا غیر حق کار ندارم پس سہ بار کلمہ حق حق حق بر زبان آورد و جان بحق تسلیم کرد و بابا
 زین الدین و بابا بام الدین و بابا الطیف الدین و بابا الفیر الدین و بابا قیام الدین
 در شہر آسودہ اند از خلفائے کالمین شاہ نور الدین اند قطعہ از مؤلف
 ناب نور دین محتاب عالم کہ در شہر دو عالم بود منظور از مراد حقان نور دین
 ی تولید پاکش در مسطور از شمس الکافین جواری الشہد دوبارہ ہادی حق نور پرورد

اولاد کرد و شیخ فرمود که از برکت اسم یحیی یا قیوم پنج پسر ترا نصیب شوند و ما بنده طایع
 بعد کلان خود بمن دست و پایی قبول کرد بعد از آن شیخ اسحاق بولایت خراسان
 تشرف یافت و در آنجا سیصد سال در آنجا سیر نمود و باز بدین آید و در آنجا شریفی
 عظیم یافت و از آنجا باز بقصبه میر گشت و همانجا بر لب چون زیر درخت نشین
 که خشک شده بود اقامت کرد و بچند آدمی شیخ درخت سرسبز شد و زمین سبزی بر گشته
 شهرت گرامت و از حد گشت پس مہمان همیشه زنار دار و بخندست آید و عرض نمود
 که از برکت انفس مبارک شما از حق تعالی پنج پسر بمن عطا گردیدہ اند شیخ فرمود
 کہ سپہ کلان بن باید و او روز دیگر ہمیش شیخ را مہمان خود کرد و سپہ کلان را مخفی کرد
 و غلام بچہ را کہ ہم عمر سپہ کلانش بود با چہا بچہ خود حاضر آورد و با اسحاق منبر نمود
 کہ من سپہ کلانت را می خواہم و اشارت لغلام بچہ کرد و گفت کہ سپہ کلان من است
 شیخ او گفت در خانہ تو مخفی است ہمیش گفت شما را در خانہ خود آورده ام و ہر جا
 کہ باشد بگیری پس شیخ با او از بلند گفت کہ فرزندم قوام الدین چرا حجاب می کنی
 نزد من بیا آن سپہ لبیک گو یاں حاضر شد و سر در قدم آورد شیخ او را در منبر زند
 قبول کردہ با خود در قصبہ کہتو برد چون عمر قوام الدین بخت و پیچ سنا سنے
 رسید بر دست حق پیوست و از وفات او شیخ را بسیار قلق و اضطراب و دا
 با تفتی آورد و او کہ ترا بہتر از قوام الدین فرزند من خواہم داد کہ سلسلہ تو از تو
 روشن شود اتفاقاً قاضی ہمدان امام وقت عصر باوے تمدد شہر دہلی پیدا شد
 و عالم تارکین گشت و زن تاریکے دایہ از مالک زادہ ماے اشرف دہلی سپہ را
 از خانہ صاحب خود بیرون آوردہ بود و بسبب تاریکی راہ خانہ خود گم کردہ از سپہ
 پیدا شد سپہ بچہ دیگر افتاد و در آنجا قافلہ فرو آمدہ بود میان آنجا عہ رفت
 چون شب شد و باو فرو نشست اہل قافلہ سپہے صاحب جمال دیدہ او را نزد خود
 داشتند و علی الصبح سپہ را ہمراہ خود گرفتہ بجانب میانہ دو آب روانہ شدند
 و اہل سپہ از دست اہل قافلہ دست بخیب سناج کہ بملک میان دو آب برائے

برابر بعین شصت و سبت و یک خرما و یک مشک آب براس طهارت همراه خویش
 در حجره بزرگ و دروازه حجره مسدود ساخت چون بزرگمرد از حجره برآمد علوم گردید که در
 چهل روز چهار خزان تناول کرده بود و بعد از آن از کتب و مسافرت و در دلی رسید
 و در مسجد جهان خان گویشتن از و انجمن است اتفاقا سید جلال الدین مخدوم جهانیا
 در آن ایام نیز در وسیله رونق افروز بود و روزی وقت صبح و آن مسجد رسید
 هنوز از پاسکے فرو نیاورده بود که شیخ احمد از حجره فرو آمد و سادات خدمت دریافت
 حضرت مخدوم را و با یکدیگر گفت و در گوش او گفت که ای جوان از تو بوسه دوست
 می آید چون هجوم خلق بسیار شد شیخ احمد از انجا برآمد و تا دوازده سال تقدم تجربه
 در عالم گشت و زیارت حرمین الشریفین فائز شد و باز بدین تشریف آورده سکونت نمود
 چون در سنه شصت و یک امیر تیمور گورکان بر سر دلی رسید و سلطان محمود میره فرزند شاه
 از شهر برآمد و جنگ نمود و آخر تاب مقاومت نیاورده و بعد از تحصین قلعه دلی بجا
 کجرات رفت امیر تیمور حکم کرد که تمام خلق شهر دلی و توابع دلی را اسیر سازند این
 شیخ احمد هم در اسیران شهر اسیر گشت اتفاقا در آن ایام در دلی قحط عظیم افتاده و
 در خانه که شیخ احمد را اسیر و محبوس کرده بودند چهل کس دیگر نیز در آنجا مقید بودند شیخ احمد
 هر روز یک یک نان گرم از غیب با هر یک محبوس میداد و بعد از چند روز این کار است
 شیخ پیش امیر تیمور نقل کردند از شیخ را با چهل کس محبوسان بجنود خود طلبید و بفرستاد
 و چهل کس خلاص کرد و حکم داد که هر کس را که شیخ میفرماید از قید خلاص و بفرستد
 مردم بشناخت خلاص یافتند و امیر تیمور را بخدمت شیخ اعتقاد تمام پیدا شد
 چون امیر بعد از هفت ماه بجانب لایت معاودت کرد شیخ احمد نیز بسبب خلاص یافتن
 و امرای دلی تا سمرقند همراه بود و چون از انجا برگشت خبر اسان آمد و از انجا در شهر
 کجرات رسید ظفر خان که از جانب سلطان فرزند شاه حاکم قدیم نرواله بود بعد از
 سلطان محمود سلطان محمد بادشاه تمام ملک کجرات شد و خود را منظر شاه نام نهاد
 و مقتدر با خلاص شیخ بود و تشریف بری شیخ را در انجا عنایت نموده و خود است کرد

صاحبزادی جامعہ خضر علیہ السلام نشان داده بود تباریخ ہفتم شہر ذوقعدہ شہسود ویزندہ
 ویزندہ کے کشیدہ و شہر معظم احمد آباد بناماند و مسدود و سخت پورہ لیکن محکمہ ہر یک
 برابر قصبہ کلان است و در دور قلعہ طرح انداختند و دیوار حصار بناست استحکام بنا
 نہادند چون قلعہ شہر برابر قد آدم رسید از تیغ برافنا و سلطان احمد از نیوا قعہ پیرہم
 شدہ بخندست شیخ رخت و شیخ بذات خود در آنجا رفتہ متوجہ شد در عین توجہ صورت
 شخصہ جوگی رو برد آمد و گفت کہ نام من مانک جوگے است و این مقام از ان
 من است و شاہ چو احمد ابن شہر را بنام خود بنا نہادہ اند تا آنکہ نام من سہم در نام شہر داخل
 و دیو اقلعہ قیام پذیر نخواہد شد پس شیخ احمد یک حملہ امانک جوگ نام کرد و دوبارہ
 تعمیر حصار شروع شد و با تمام رسید و شہر احمد آباد آباد گشت چون عمر شیخ احمد از صد
 تجاوز کرد شیخ صلاح الدین نام را چو پت پیر را کہ از صغر سن بجای فرزند تربیت
 کردہ بود جانشین خود کرد و خرقرہ خلافت عطا فرمودہ و عمر کفید و یازدہ سال حجت
 حق پیوست و صاحب تباریخ شرح جلالے و معارج الولاہت آورده کہ ولادت
 شیخ احمد کند و در سال ہفتصد و سی و شہت و عمر کفید و یازدہ سال و وفات
 قبل از زوال بروز پنجشنبہ دہم ماہ شوال سنہ شہسود و چهل و نہ در زبان سلطنت
 سلطان محمد بن سلطان احمد بادشاہ گجرات است و نیز صاحب معارج الولاہت
 تباریخ ولادت شیخ محمد دوم اولیا و تباریخ سنین عمر لفظ قطب و تباریخ وفات آن نمیک
 ذات محمد و قطب الاولیا تحریر فرمودہ و مرقد شیخ در موضع سرکینج کہ بفاصلہ
 یک فرسنگ از احمد آباد است بجانب قبلہ واقع شدہ از مؤلف

شیخ احمد بود مرغوب خدا	انہائے حق فقیر بے نظیر	احمد آفاق احمد مجتبیٰ
سرور ازین مصرع توفیق شد گزیر	سال میلش الٰہک عالمی بخوان	شد و ہالش مقدر احمد امیر
و شیخ احمد میفرمود کہ چون زیارت روضہ منورہ حضرت شاہ رسالت بعدینہ مشرف شدم		
امام خان جہانے و شیخ تاج الدین سرکینج و یک کس دیگر و محبت ایند رویش		
بودند و مسجد نبوی فرود آمدیم بوقت شام یاران در نظر طعام افتادند و		

و سے کچھ بڑا بکیر شیخ منیر بائے ولایت اور دو ہمہ اعیان و اکابر و امرا سے
جنہر اعیان ساخت لیکن شیخ جمال را طلب نکور روز دیگر شیخ جمال نکمایت کرد
و گفت کہ ہمہ اعیان و اکابر بشہر را طلبیدید و مرا کہ یار ہمد و مولس محرم بودم از طلب محرم
داشتید شیخ تم کہ و فرمود کہ جمال ہالین طعام منیر بائے ولادت سکت مودہ بود
سگان دنیا را طلب کردم و ترا کہ حویلی آدمیاے جون میطلبیدم و فاست وے

در سال شصت و پنجاہ و ہشت ہجریست از مولف جمال جہان شیخ اکرم جمال
کرم شہ با جمال بہشت بلایخ جز جیل آن شاہ دین نداشت کہ عابد جمال بہشت

مولانا جمال الدین پورا سے قدس سرہ کفایت وے ابو ترید است
کویار کسب علوم ظاہر برکت متابعت سنت و رعایت شریعت بجائے رسید
کہ صاحب کرامات و مقامات بلند شد و وے اگرچہ بظاہر دست ارادت پیپر
ندادہ است اما اولیسی است و بفیض روح یز فوج حضرت شاہ نبوت صلعم مستغفر
یستغید گشتہ چنانچہ میفرمود کہ ہر گاہ کہ مرا مشکلی بوقوع آید حضرت رسول صلعم شہ
علیہ سلم ہو مطہر غمر سے دفع میفرماید نقاست کہ روز سے شیخ از اصحاب خود
نمائندہ طلبید و گفت امروز شانہ میکنم کہ حضرت رسالت پناہ صلعم مرا امروز فرمودہ است
کہ یا ابوبکر یا عمر یا حسن خود را شانہ کن کہ سنت منت و شیخ اعتقاد وے بجد منت
شیخ ظہیر الدین بسیار داشت و بجد منت وے نیز رسیدہ بود اگرچہ دست بہجت
موسے ندادہ است و صاحب فحاشات الا انہ میفرماید کہ روز سے با جناس عتہ از
دوستان بزیارت مولانا جمال الدین پورا سے رفتم وقت بازگشتن شمعے
از اصحاب من در دل گذرانید کہ اگر شیخ را کراستے ہست بیاید مرا قدر سے
کشتش عطا فرماید چون روانہ شدیم شیخ اشغف را آواز داد کہ کیساعت باش
از اندرون یک طبق موزی بیرون آورد و بوسے داد و گفت از داو کن کشتش مرا
معذور دار کہ در باغ من درخت کشتش نیست و فاست شیخ در شب و دوشنبہ
دہم ماہ و فقیہ سال شصت و ہشت زد و است از مولف شہ جہان جمال الدین

ظاہر ہے شفیق و در کتاب جوہر الامرار کرامات آن خرد مفصل و شرح مندرج است
 انکسرت کہ شیخ شمس الدین مسیح و شام با تباع طریقہ شیخ زین الدین خواہی
 مذکور ہر مشرف و میاں و لہجہ شیخ بہا و الدین عمر نیز ارادت داشت و در اوایل
 حال او را جناب خود سے دارد حال شد کہ از ہوش برخفت و چند نماز نماز سے فوت
 شدند و سیف و خود کہ در آن بہوشی مشایخ عظام مثل زین الدین و بہا و الدین عمر بن
 توہم سیف و در آن توہم ہر کسی بہوش بنیادیم آخر شیخ الاسلام احمد جام بصورت خواہی
 ابو الکلام جد خود و بر من ظاہر شد و نفس مبارک بر من و امید ہے الحال بہوش آیم
 نو پختہ ہائے نماز ہائے فوت شدہ خود پیر ختم نقلت کہ شیخ شمس الدین بہ
 تصنیفات شیخ محی الدین بن العربی مقتد بود و مسئلہ توحید موافق آن بر سر منبر تقریر
 مے کرد و یوں ہیج کہ اندرے را بران مجال انکار نبود و شیخ سعد الدین کا شفرے
 و شیخ جلال الدین ابو زید پور راسے و غیرہ عزیزان وقت در محاسن ہی حاضر میشدند
 و وے سماع را دوست داشتے و در خالت سماع و جہر فرمودے و در محاسن سماع
 و عطا وے اگر کسی را خطرہ در دل خطور کردے وے نے الفور بخواب آن پر و حتی
 و لتے خاطر وے نمودے و فاسات آن جامع الکمالات بروز شنبہ بہت و
 ششم جہاد سے الاولے سال شہادت و شہادت و سم ہجرت و مزار پر ابزار در
 ہرات نزد یک مسجد جامع قریب مسجد شیخ ابو زید مدظلہ سے و عارف نامے مولانا
 سعد الرحمان جاسے ابن اشعار در تاریخ وفات وے درج نفحات الانس فرمودہ است

شیخ اکمل قدوہ اکمل کہ بود	اہل صوفیہ را بمنی رہنمون	خواجہ شمس الدین محمد کر عیش
آسمان پوشیدہ و لعل نیکو	ساخت جادو سقا قدس شہم	ضمیمہ زوار خطہ امکان برون
چرخ دہن چون پایہ قدس	سال انجمن بریل چرخ دہن	قطعه از مؤلف
رفت شمس الدین زین فنا	سال نقل و بصیرت یقین	ہست شمس الدین امیر مہربان
نیز شمس الدین محمد پیر دین	شیر شمس الدین مادی زبان	کن بیان ہم سال میل آن
مولانا جلال الدین	محلہ قدس سترہ از عظام	محمد بن و کبر سے

بدین نوع و در تاریخ عظمی است که چون سادات بهقی اختیار امور سلطنت و کشمیر
 بکنی یا نقیذ امرا سے ذرا بار بقتل ایشان مستعد شده در زمانه بادشاه بر سر ایشان ریختند
 و بسید حسین وزیر را با چاره ده کشتن قیقتش بقتل رسانیدند و همانوقت جسمی از مستعدان
 و صومعه محمد امین هم رسیده آنحضرت را بهم که از سادات بهقی ابو شهید کردند و آنحضرت
 بوقت آخرین اشعار فی البدیهه بر زبان آوردند و منم آن زندگان و سیاحتی فتنه
 حکم کن این مرد جهان بشما بخشید اگر از عشق تو اقامت برو و گو بروند لیکن این سترخان گویم کجی
 ایضا من غم ز مصلحت الی و کار میداد یقین گشتن من هست بگناه کنون بیا و شمر کن
 مزار من تاریخی علامان تمکد شود بگناه و فرمود که بر آغوش من نهاده از غیظ ظلم بر شود بر آن
 مرگش ز بند و بنجاک سپار ندیش علی الصباح دیدند که تخته صندلین بر روی وریا
 رو بروی خاتمه بر آب موجود است برداشتند و مرغسل دادند و در خانقاه دفن
 کردند و اندوخته شهادت سلیم ماه و تقیر سال شصت و هشتاد و نه بعد فوت سلطان
 زمین العابدین بیازده سال بوقوع آمد وفات سلطان زمین العابدین در سال
 شصت و هفتاد و هفت و شصت و شصت تاریخ وفات و سده و پنج تواریخ عظمی است
 نقل است که بعد وفات آنحضرت شخصی از معتقدان و سده ملادولت نامی قریه
 از وزیر بادشاه اجاره گرفت و بسبب که زدگی و نقصان زراعت نقدان عظیم
 برداشت و چون وزیر از آفت ارضی و سگای کار سده نداشت همه آژانها البیت او
 بموضع اجاره برگرفت و سده محتاج باره نان گشت شبی شش مل مزار شریف رفت
 و ناالان و گریان خواب رفته در خواب دید که حضرت میر محمد دوم حمزه و شیخ بهاء الدین
 یکجا تشریف میدادند و میفرمایند که وزیر ظالم مرد خاندان شاه نورالدین است بر سر
 شفاش این شخص نزد شاه نورالدین باید رفت پس هر سه بزرگوار از آنجا
 حمزه دست حضرت شاه نورالدین رحمه الله علیه رفته شفاعت و سده کردند
 فرمود که اشب آن ظالم را تنبیه خواهم کرد چون صبح شد وزیر ملادولت را نزد
 خود خواند و البی که گرفته بود همه واپس کرد و رضائمه و محال نمود و از مولف

مقامات عالیہ و جامع علوم شریعت و طریقت بود خلقے کثیر متفق بر ولایت عظمت و سبب اعجاز و عو قی و حاجتے کمال داشت و بوقت خواندن قرآن مراحتے دست دادے و از خود رفتے و اورا القاب نفیس بسیار است بجز آن اخلاق حسنے و تفسیر حسینی است کہ در نظر علماے عصر و مشایخ دہر لغایت مطبوع اقتادہ وفات وے در سال ہنصد و دہم ہجریست و این شیخ سمیع مولانا عبد الرحمن جائے بود در جہان پس عطا وے خلقے کثیر حاضرے شد و نہایت میر سید از مؤلف

میر دین صاحب علم التین عالم مہموم محمد حسین شیخ بود سال و شان عثمان

نیز زخند دوم محمد حسین شیخ جلال الدین بن عبد الرحمن سیوطی رح

از کبرائے علما و عظامے تھا و افاضل محدثین و مشرین وقت خودست و

احدے را از مفاضلان وقت باوے تاب مقام و مباحثہ نبود و تفسیر در المنثور

بولغت اول جلالین از تالیف و تصانیف و دست و دیگر کتب عمالے شب کہ

وے تصنیف کرد زیادہ از چار صد جلد بہتند و وے و تفسیر مولفہ خود فرمودہ است

کہ در قرآن مجید دو جائے مجتمع نیامدہ سوائے دو مقام یکے عقدۃ النکاح حتے

دوم ہوا لایح حتے و دو کاف و دو عین سوائے مناسک من التبع غیر الاسلام

دیگر کسے جانپادہ و نیز تحریر فرمودہ است کہ دو آیات شریف در قرآن مجید

جاوے تمام حروف تہجی اندیکے انزل علیکم من بعد النعم و دوم محمد رسول اللہ

والدین مودہ شد و علی الکفار و زبگان دین این ہر دو آیات را قطبین گویند و نیز

فرمودہ است کہ در عند سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم سہ کس اصحاب انصار

بآن یکے سہا بن جبل و دم عبادت بن الصامت سوم اوے بن کعب

سہارم ابو الدرداء انصار یکے پنجم ابو ایوب انصار کے جمع کردن قرآن مہم و

وفات وے باقوال صحیح در سال ہنصد و یازدہ بوقوع آمدہ از مؤلف

چون عزالدین بجزو جلال است نہ و نہا سو جنت روان سال تاریخ وصال از جناب

فاضل افضل مشہور سرور غیا پس جلال الدین مقبول خدا دوستدار حسن جلال الدین

صمد بن برنج سے پہنچے دوسرے برنج سے پہنچے تھے قتل ہوا اللہ راہ فرما دے می دسید فرود آیا
مولانا حضرت شاہ رسالت جیلے اللہ علیہ وسلم ہر روز کھڑا تنگہ ریادہ می کردند اور
روز روز دینم دوازده تنگہ شیدا را براہ خدا یاد و ایشان سید اوندو ہر روز ہر دو
براہ و ختم قرآن کتا نمیدہ دعا میکردند کہ دو سبجانہ تارے موت شہادت نصیب
الیشان کنند آخر پیمان بود قوع اند کہ شیخ زین الدین را در سہ اند و بست و بست
شیخ از غلامان نافر جام زہر داد و شیخ زیر الدین ہمراہ سلطان ابراہیم در سہ
نہند و می و زور دست کہ قتل بہتادست رسید کہ مرار تیراوار ہر دو نیز کہ اور دہی قتل

تاریخ وفات شیخ زین الدین از مؤلف	شیخ زین الدین شہید با حفا
چون زندہ یافت و حبس سید ہر تار بخش شرفی از فلک	لغت زین الدین عالم شہید
تاریخ وفات شیخ زین الدین از مؤلف	شیخ زین الدین قلیل راہ حق
وصف او بہر دست از لغت سید سال تجلیش چہستم از حسن	لغت طالب بندہ دل عاشق سید

شیخ یوسف قتال قدس سرہ فرید فاضل جلال الدین لاہوریت
کہ ہر او بود و در او یل شیخ یوسف بمقام ہفت یل کہ از عمارات سلطان و قتل
بود و مقبرہ او ہم در آنجا است مشغول میو و ریاضات شاقہ کے کشید ہر سال آنجا
شخصے از اولیاء کہ او ہم جلال الدین نام و امانت نمت ولایت نزد خود داشت
بہر وقت او رسید چون و کے ہم طالب بود و حد نمت از و کے گرفت و بکرتب
والا رسید وفات و کے در سال نہند و می و ستر کے است از مؤلف

یوسف قتال شاہ بانجھال رفت چون از درون یاد جان	طالب فاضل سالک کن رستم
یوسف ثانی ولی حق بن بخوان	مولانا شعیب قدس سرہ عالم و عامل در ظاہر

و باطن کامل و در غلط و تنگہ و در سخن و تقریر بی نظیر بود و بوفیقہ او و غلط
گفتی یا قرآن خواند سہ یکس اجمال عبور از ان راہ نبود کے اگر چہ باہر ان بر سر
و یا کار ضرور کے در پیش داشتی ایستادہ شد کے واکا بر علماء و علماء و مجاہدین و غلط
و کے جافر شد نہ کے واصل نمود لانا از لاہور بود و الیہ ہجرت مولانا مہتاب الدین

مسافر تہ بسیار کرد و نمیشد ایافت گویند کہ و سہ را مرتبہ نقل ارواح کہ مرتبہ الیت
از مرتبہ انفس فانت نفس ماطۃ السانی حاصل بود و بجهت آن از اکثر احوال
تفران مانعید و بحقیق خیرو اوسے و گویند کہ و سہ در تخریجہ قرآن فسرید البکر
بود و در ماحدہ قرآن را پیش آن مبر و کائنات علیہ السلام و مصلوۃ تجویز نمود و بکشتن
عبدالقدوس گفتگو سہ کہ از اولیای زمانہ بود و قرآن را پیش و سہ تجویز نمود
و مدستہ مدبر در خانقاہ و سہ بدو وفات و سہ شب چہارم ذمہ ماہ محرم سال الفصد
و جمیل دیار بحر لیت و مقبرہ او در و سہ عقیق مقبرہ عالمی خواجگان قطب الدین

مختار ساروشی است از مولفان	سلیمان ولی دادی مستفی	سفر کرد چون از جهان جهان
نور تباه رحیل آن شاهین	به شاه ولایت یلکمان عیان	و گریه سلیمان سخن جمیل
نگو و وصل آن شیخ عالی مکان	شیخ حمیدین خوار ز	عمر قدس ستره

در طریقت مرید حضرت محمد دوم و مرید اعظم شیخ است و در دنیا شاه علی میرداد و در شیخ رشید الدین
اسفرائینی و مرید شیخ عبدالقادر انشایی و مرید شیخ اسحاق خلکانی
و مرید شیخ علی سید است از کبار متأخرین و بزرگان دین و صاحب کرامات
اجمند و مقامات بلند بود و وفات حاجی محمد محمد دوم اعظم پیر و تفسیر شیخ حسین
خوارزمی در سال هفتصد و سی و هفت و وفات شیخ حسین در ملک شامی
در سال هفتصد و بیست و شش و بقول بعضی در سال هفتصد و بیست و شش میرزا









تاریخ وفات مخدوم اعظم حاجی محمد از مولف	پیر اعظم حاجی سبت الحرم
گفت تاریخ وصال او خرد	نامی مخدوم سلطان ابوالی
نارنج وفات شهریار مولف	مرید حضرت مخدوم بود اهل کمال
عسین و اسفر زم زم که آن	سید رفیع الدین بیغموسی رح
قطب انبیا است نه سال دعا	

جامع بود میان فضائل حبیب و آبا سکه کرام بود که همه علما و اهل حق و مذمیه
سحابین الدین صاحب تفسیر است از احادیث و او است که سالها سال مجاور مدینه
منوره بوده است و علیم حدیث و تفسیر شد گرد مولانا جلال الدین دوالی است

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم	الحمد لله رب العالمين	والصلاة والسلام على سيدنا محمد وآله
وآله الطيبين الطاهرين	الذين هم خير البرية	عليهم السلام

[illegible]

<p>  </p>	<p>  </p>	<p>  </p>	<p>  </p>
<p>  </p>	<p>  </p>	<p>  </p>	<p>  </p>

اقطاب و اخوان رسید و چه مرحوم و چه از سادات عظام نیشابور بود و چون از آن
 در میند و مستان تشریف آورده قیام پذیر گشت و گویند که شیخ محمد غوث
 قدس سره بمقتضای چهاردی سلاسل بود و سیاحت بسیار کرده و از شایخ عظام هر
 خانواده فیض یافته حاصل نمود و بخرقه اسے خلافت ممتاز گشت و در دولت سیاحت
 کوزه آب مقدار سیو برکتی برداشتی و بمصلحت درین راه و عیال و دست گردید
 و در جسم بفرات صفت داشت و صاحب اختیار الا خیار و معجز بود که شیخ
 محمد غوث پادشاه بر فراز اولی بقصد ارادت بخدمت شیخ حمید رفت شیخ حمید
 برینا بست و او را در کنار گرفت و گفت یا شیخ محمد غوث ما فرین وقت پرید
 که این شخص را بے آنکه این مرتبه رسیده باشد غوث خواندن چه معنی دارد و فرمود قال
 نیک است که پدر نام پسر خود شاه عالم می زند اگر چه او در آنوقت شاد عالم نمی باشد
 و نقلست که در اوایل شیخ محمد غوث از اهل دعوت بود و در ملکه کلچر ریاست
 دعوت اساسی آتی نموده آن کار را چنان بحال رسانید که در میند نشانی
 خود نداشت آخر کار آن کار را بیکار تصور نموده بکار عفا و باطن پر داشت
 و دین کار چنان سعی و جهد نمود که کسی از اقطاب وقت ندیده نصیر الدین
 بهایون بادشاه از مستقدان و سکن گشت و و در حالت عروج حال خوشی
 کتابچه موعود بمراج نامہ تصنیف کرده بود و در آن کتاب سب مقامات عالی
 عروج خود درج کرده چون بادشاه بهایون محزون را یست گشت و از پسند
 بطرف ایران رفت بعضی حامدان مراج نامہ شیخ را نزد شیر شاه بادشاه
 بردند و لبرض رسانیدند که و درین کتاب کلمات خلاف شرع و غیر فیه است
 شیر شاه در پے آزار و بے شد پس شیخ از گو الیار به گجرات رفت کما اگر است
 هم لبر اوت و بے برخاستند و محض فرستادند مستقد قتل و سب نمودند و در آن
 حال شیخ و حبیب الدین گجراتی که مرفق علمای و مشایخ گجرات
 بعد بخدمت شیخ ارادت هم داشت لبرض رسانید که چون محاسب علمای

[illegible][illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

مستاد سید دین بخش بود که غلام از باز آمد و از هر جا که راست بود آشفته برده بود باز نهاد
و بیشت و صاحب تواریخ اعظمی میفرماید که بایا قدس هر دو سکه در اواخر حال
نجد مست شیخ محمد و هم غزو حاضر شده بهیت کرد و داخل طریقه سهروردی گردید و خرقة
خلافت یافت و حضرت بابا داد و دو خواجه حکایات کمالات و ذکر خوارق و کرامات
و سکه در تصانیف خود بسیار درج فرموده و وفات او سکه تواریخ حکیم نام و وقت
سال نصد و هشتاد و شش هجری است و صاحب تواریخ اعظمی در تاریخ وفات
و سکه میفرماید که شیخ دین بود و درین شهر اندر عهد خویش و نیز خویش شیخ دین بود آمده و تاریخ سال

قطعه از موقوفه	شیخ اقدس مقدس عالم	آنکه خویش بدو جهان قائم است
حلقه است بخون الافوار	بزرگ محمد و مقدس سلام	سید غیاث الدین

کیلائے لاہور سکه قدس ستره دما بنزاده بلند اقبال سید عبدالقادر
کیلائے لاہور سکه است که ذکر خویش اول در سن نصد و چهل و دو و بنان دان
عالیه قادر به مرقوم شده و سکه بود بزرگ و متقی و پارسا صاحب جذب و
شوق و ذوق و در مردمان بنام دولت شاه آشفته داشت و موضع بیست
دولت آباد بجای خرننگ بیرون لاہور آباد کرده و سکه بود و اگر چه آنجا اباجار شد
و خلافت لبلیله قادر به از پدر به الیقیر خود داشت اما از دیگر سلاسل هم بهره
کمال و حصه وافر حاصل کرد و مردمان او را بر سلاسل نظام می خوانند و نسبت
آبادی و سکه چند واسطه در میان سکه حضرت محمود بیست و شیخ عبدالقادر بیست
سیر سید به خط دین که سید غیاث الدین دولت شاه بن سید عبدالقادر شاست
بن سید جمال الدین بن سید جمال الدین بن سید یوسف بن سلطان شاست
بن سید ادهم بن سید محمد و بن سید اسماعیل بن سید رافع بن تلج الاقطاب
سید فتح نصر بن قطب الافاق سید عبدالرزاق بن غوث الاعظم شیخ عبدالقادر
کیلائے قدس الشریعه العزیز و ذالک و باجده سید غیاث الدین ارغشت
میر کفایت خان امیر جمالیو سکه سید بهار کسب و از طین عفت و سکه

که بسبب اعتقاد بهایون بادشاه باو سے عداوت دے داشت از گوا الیاء
گجرات ز سید علما سے گجرات ہم با اعتراض مضامین رساله سحر ارج نامہ مولفہ سید
محمود لیاوت و نزاع دے برخاستند و در باب قتل آن جناب محضرے نوشته ہدایا
یا اتفاق مواہر خود را بر این ثبت نمودند و شیخ علی متقی گجراتی ہم کہ صاحب علم
ظاہر سے ویانکے بود و پاس احکام شریعت سے بر کاغذ محضر نامہ کہ در باب قتل سید
محمد غوث تحریر شدہ بود فتوے نوشت و مہر خود را ثبت کردہ پیش بادشاہ
فرستاد بادشاہ و قتل شیخ تامل نمود و فرمود کہ تا وقتیکہ بر این محضر مہر شیخ حضرت
وصیہ الدین نقشب نگرو حکم قتل ناخذ نمیشود و کاغذ فتوے را نزد شیخ وجیہ الدین
فرستاد شیخ وجیہ الدین برابر دریافت انجامال بخدمت سید محمد غوث تشرفین برود
بیدار اولین فریقہ حال و قال آن صاحب کمال شدہ کاغذ فتوے و اپارہ حشا و
بیعت نمود و بعدا سے عصر جواب داد کہ قسم شما بکلمات شیخ و معانی آن نہیں
والحق و قاضی شریعت انجہ حکم کردہ آید راست است اما این معاملہ باطنی است و
و سراج الشیخ در عالم واقع بوقوع آمدہ و حالات واقع را بہالم ظاہر اعتبار سے نیست
و وفات آن جامع الکمالات نقبول صاحب سفینۃ الاولیاء و فخر الواعظین حج سال
نصیب نمود و بہشت و مزار پرانوارش در احمد آباد زیارت گاہ خلق است از مولفہ

[illegible]

مولانا محمد کر شاگرد رشید عارف نامے مولانا عبد الرحمان جاسنی جو تحصیل
 علوم و فنائن کے کردار و بیجا کام اور استاد مخاطب بخطاب جاسنی گرویدید
 ازان بجنڈ جاقویہ حقیقی بریاضت و عبادت پر داخست و مدنی باریکار
 مصروف ماند و نسبت اولیٰ بروحانیت حضرت امیر کبیر علیہ السلام مہمانی
 حاصل کرد و از کاملین وقت شد و بمن بعد یاد اود شرفیائی ارادت و محبت
 سجدت شیخ کمال الدین حسین خوارزمی حاضر شد و بہر تہائے وئے ارادہ
 تشریف نہر قند مصمم گردید تا بخدمت حسین خوارزمی مستفیض شد و الدین و
 اوجب تہاد کہ در این باب مانع آمدند از روحانیت امیر کبیر مامور شد کہ مانع
 حال سے نشوند و شیخ یعقوب بہر شوق کشمیر یا در سفر نہادہ غایز سمرقند شد
 و بیرون دوزارہ خانقاہ مقام کرد و شیخ حسین بہم از تشریف اورے وے
 بحالم باطن مطلع شدہ حتیٰ الباب باستقبال برآمد و ہمہ کاب خود بروز خانقاہ
 برد و بہر ارادت خود مشرف ساخت و بکار پیغمبر کشتی مطلع خانقاہ مامور فرمود
 در اندکن مانہ بکجیل و بیت وے جہد بلع و سعی موفورہ بکار بردہ خندرقہ
 خلافت پوشانید و بکشمیر رخصت نمود و بچہ رسیدن کشمیر ابواب ہدایت
 و ارشاد و تصرف خدا داد و بر آئیناب مفتوح شد و فوج فوج سالکین حقیق
 جوق طالبین باستفادہ رجوع آوردند بعد مدتی باز سوداے اوراک
 خدمت پیر روشن ضمیر دامن گیر حال شیخ شد و از کشمیر تہر قند رسیدہ باتفاق مشرف
 ارشد بچہ بن اشرفین تشریف برد و از انجا پیشہ مقدس رفت چون در آن
 ایام شاہ طہماسپ مغولے کہ مذہب شیعہ داشتند و از غایت تعصب عداوت
 شخصے کہ از اہل سنت و آئینا برستہ تقبل رسانید و شیخ بابا دوست شاہ
 ملاقات کرد و با طہماسپ خوارق و کرامات اورا تسلیم خود ساخت و بہر
 قتل اہل سنت باز داشت من بعد از مشرف بہ بغداد مشرف شد و از شیخ آیت
 ابن محمد حبیبہ مبارک امام الامیر و ابو حنیفہ کوئے رضی حاصل کرد و

امراے اکبرے بود کند عالمی بر مزار گوهر بارش تعمیر ساخت که میخواست از موقوفات
 چونان مرغ غوث از دافنا کرد دولت رفت در اخیان جامع فیض است تا کیش بگو
 بناج کامل سید ابرار خوان شیخ عبدالحق جاسے قدس سلسلہ شریف بامرام
 الشامی از اولاد ماجد شیخ الاسلام احمد جام است و در موقوفات زندگان
 از اربع ہر است است سکونت داشت حاجب مقامات بلند و راجح احسن
 صاحب سفینۃ الاولیاء سیف بید کہ عارف حق آگاہ ملا شاہ میفرمود کہ چون
 عبداللہ خان از یک از ماور النہر بارادہ شیخ خراسان روانہ شد و در زندگان
 نجدت آنحضرت حاضر آمد و براسے فتح قلعة التماسے و عاکر فرمود کہ بعد از دہ روز
 و نہ ساعت این قلعة مفتوح خواهد شد انشا اللہ تعالیٰ التعلیل بکار نباید بود چنانچہ
 بوقوع آمد کہ شیخ فرمودہ بود و نیز حضرت ملا شاہ زبانے والد خود نقل مسکود
 کہ شبی بعد بہ شیخ عبدالحق رفقہ دوسے در آن وقت ارادہ فتنہ زیارت از خواہ
 عبداللہ انصاریسے داشت چون شب تاریک بود بخادے فرمود کہ چراغ روشن
 کند اتفاقات روغن چراغ ہم نرسید پس چراغ را بایک کدوہ وقتیکہ باب
 دہن خود زبندودہ در چراغ نہادہ روشن ساخت و چراغ بدست خود گرفتہ
 روانہ شدہ و راہ قریب یک فرسنگ بود و باد تندسے و زنیچیان چراغ روشن
 چون بزار حجاجہ عبداللہ رسید بجز در سیدن چراغ گشتہ شد و زیارت بارہاں چراغ
 روشن کرد و بہمان طریق کہ رفتہ بود باز بجا سے خود آمد و وفات آن جامع الا
 در سال کہ از پنج ہجریست از موقوفات

رفت چون در خلد زین دار قما
 گشت عبدالحق بحق مہول حق از خود شد سال تہ طیش عیان ماہ تا بیان قلب حق مقبلا حق

میر محمد بن احمد کشمیرے قدس سترہ از اعظم خلفائے شیخ یعقوب
 ہونے کشمیرے بعد وفات شیخ بر سوار شد و نشست و در ترک و تحبہ پر
 وافر بود بگاہ روز گذار شد و در توکل فردنہانہ بعد یکہ تمام سال گزرا و سوار بر یکاہ
 کرد کہ گزرا نہادے از بارسند عابے واسے بیلے از کشمیر در آنجا شریفیت برد

منقود الخیر است و صریح تاریخ وفات آنجناب کہ درج تواریخ عظمیٰ است این است

سہ لمحق حق قطب تاج اولیاء کمال از مولف

از بیان کمال کمال اہل حال شمع نور عارف گویا تاریخ او نیز سالک تاج عرفائے کمال

مولانا شاہ کہ اس کے تسمیر کے قدس سترہ اول شہر کشمیر سکونت

داشت و بکار دیادے مشغول بود و زبے گذرش در خانقاہ شیخ احمد قادری

انقاد و شیخ مخدوم موسیٰ کہ از اہل خلقت شیخ احمد بود متوجہ حال وے

شد و وے را بسببے خود جذب کرد فی الحال بخدمت وے حاضر

شد و مہر دیگر وید و دور و قہ اندک تحصیل ظاہرے و باطنے یافت و در زہد

در ریاضت و طاعت و عبادت و کشت و کرامت اشتہار یافت و خلق

خدا نوج در فوج بخدمت بابرکت وے حاضر شد و ترفیہ ب ارادت شدند و

حال وفات ان جامع الکمالات بدین تمیز درج تواریخ اعظمیٰ است

کہ شب پنجشنبہ سال یک ہزار و سب و چار بوقت نصف شب و از خواب

استراحت برخاست و تجدید و نمود و بچہ خانقاہ نشستہ بذکر نفی و اثبات

مشغول گشت چون در ذکر گرم تر شد زمین خانقاہ در جنبش آمد و زلزہ عظیم نمود و شد

و ہمہ اہل محلہ در سکنای قریب جوار بیدار و خبر دار شدہ و ہمہ خانقاہ آور و در اذان وقت

تا پچاشت پنج بذکر و مشغول ماند و بعد از ان سر بسجود و منادہ و حیان

بجان آفرین تقدیر نمود و قطعہ از مولف

از دنیا یافت و در باب حق باز بقدر حق اربع فصل است تاریخ دیگر بارہ بخوان شکوۃ انوار

شیخ حبیب الدین خوشتر کے کشمیر کے قدس سترہ اول از

تاجران عالمے شان کشمیر بود چون داعیہ طلب حق و انگیزہ حال وے شد

بخدمت شیخ یعقوب علی کشمیرے حاضر شد و مرید شد و تارک الدنیا شد و عبادت

در ریاضت اشتغال نمود و مورد فتوحات ظاہرے و باطنے گشت و خرقہ

خلافت و استغراق بچذب دسکریہ بچہ حاصل کرد کہ از دنیا و اہل دنیا

باقیہ اسے پہنچا دیا اسے کرمندہ این امر در آن شهر در آن وقت خاص خصوصاً منبر و
 شیخ محمد کے گشت و میگویند کہ زیادہ از دو صد کہ وقت جماعت نماز بعد از نماز
 بے حاضر میشدند و فاش آن جامع الکرامات بقول صاحب تواریخ اعظمی
 در سال یکیزار و سبست و شش و ہزار پراوارش در دفعہ سنورہ بابا و کشمیر ^{۱۹} یافت
 در شیخ محمد موسی ثانی و سہ اشہد از دنیا فرودس برین سال ترمیشتر ہر شہر و میدان
 فتح رہنما ^{۱۹} دین شیخ محمد شریک کشمیر کے المشہور لشوک پایا
 قدس سہ اول از دنیا بے دار آن خطہ کشمیر بود و من بعد از وادارت نہیں جز
 و استعراق و امر و حال و سہ شہزاد ایل متشکل حمل بردیوانکے و جنون فہود اورا
 بخدمت خواجہ مسعود کشمیر کے بردند و شیخ اورا بچہ خاص خود و لیاقت مشغول کرد
 و مرید فہود عنایت بیخایت بحال و سہ سہزاد داشت تا از کمالان وقت شد
 و باین مراتب فائز گردید کہ خواجہ مسعود حلیہ مریدان خود را برائے تربیت و تکمیل حوالہ
 دے کہ چون مرشد راست و رش و فاش یافت دے ہر سہ از شاو شہست
 و ہفت سال بہدایت خلق معروف ماند و فاش و سہ بقول صاحب
 تواریخ اعظمی بتاریخ نسبت و یکم ماہ محرم سال یکیزار و سبست و ہفت بود و قوع آمدہ
 در مقبرہ مرشد و فرود و نون شد از مؤلف تریف از جہان حوالہ بخت شہست
 خبر د سال الفیض و المصنف البتہ کہ شیخ زین الدین ہست دوبارہ بخوان اہل عرفان تریف
 ستاہ نسبت الشہر حصار کے کشمیر کے قدس سرہ این پورک
 اول در حصار سکونت داشت و در او از سلاطین چکان کہ از اہل شیعہ
 فرمان روا کے خطہ کشمیر بود و در کشمیر آمد و در محلہ حمیمیل سکونت و زید و سوا کے
 بکار عبادت معبود حقیقی بکار کے دیگر کار کے نہ داشت و زید و سوا کے
 شخصے از مشہوران شہر حسب الطالب کے تشریف برد و بحیر و جوزدن لقمہ طعام
 قبض احوال قلب غایب حال و سہ شد چون چند روز برین حال بگذشتند
 با جاگشت و پنچہ صفت میزبان کہ در آن زمانہ علم شہست و کشمیر می افراخت

[illegible]

خود ارشاد کرد که ایشان قبولیت این بنده خاک را نیست که چون چهل روز از دنیا
میرفتن شصتی شوند از کورده آتش استیگر که دوکان و سه درهوار من است درخت
نئے بر وید بر سر گرد و تاندت مدید بر سر برماند پس همچنان بود قوع اند که فرمود از لطف

بشد ز دنیا و درشت برین آناه قاسم و بی خوش قسمت گفت تاریخ خلقتش سب و

صاحب عالم قاسم است ^{۱۳۳} خود اجدادین الدین و ارشاد شمس قاسم سده

سوداگر زاده بود در اوایل بکار سوداگر است اشتغال داشت بر ادا ان بخدمت خواج

صیب الله فی شهر کاکه شصت و نهم شد و بکار ریاضت و مجاهده پرداخت

و از کالمین عهد گشت و تاجیات پیر خود بخندتش حاضر ماند و حق خدمت گذار

و جان سپار سے بجا آورد و بجناب مرشد ارشد بدخدا رادت داشت که روزی

براه عید گاه بخندت پیر روشن ضمیر رفت در راه خضر علیه السلام ملاقات

و اشاره توقف و صحبت کرد و خواج تاخیر روان داشت و حق صحبت حضرت بر زمین

مقدم نداشت و فاست آن فای و ریاضت بمر چهل و دو ساله در سال کینزار

و چهل و دو چهر است و در محک کانی مسکن خود در کشمیر آسوده است از مؤلف

یتاب زین الدین شیخ معلی که متل او نه بر روی است ^{۱۳۴} چو تاریخ و حال او

خود گشت که فاضل زین الدین ^{۱۳۵} شیخ پیر میر شمسی شطارس قاسم سده از اهل علم و ادب

و کبر است شایع سلسله شطاریه است صاحب بقرون نظم خوارق و کرامت اهل ذوق

و شوق و سکر و جذب و حالت بود با میدان بسنیا و در شهر سرشته سکونت داشت

و نور الدین محمد جالگیر بادشاه از عظمای معتقدان و شیخ جاس و مددگار روی بود

و فاست و بقول صاحب مخبر الواسعین در سال یک هزار و چهل و دو و

چهر است و مزاد بر انوار و من و تصدیق از معانی میرشته است از مؤلف

ولی همان حضرت شیخ پیر اکرم شد بر او کار علم و عمل از تاریخ و حاضر شد ز دل

که پیر زمان و مستگیر از ^{۱۳۶} شیخ ناظر اکبر آباو قاسم سده صاحب

کرات کاهره و مقامات با بهره و بحالات ظاهر و باطن کامل و شمس بود و در این

شیخ بقول صاحب خبر الواصلین و تذکرۃ القدریات تاریخ مسیح دوم چاروی سال
یکهزار و پنجاه و بیست و هجرت است و هزار و یک هزار و ستره و سیست از مولف

جناب ناظر آن منظور بدان که شد ظاہر از ویس خرق عادت اولی عظم بد سال و سالش

و گرفتار شد ملک کرمان است شیخ محمد بن الشراک کر آباد سے قدس سترہ

از اکابر وقت خود بود و بناست بزرگ و فاضل و زید و کس بر بیاران بنامی سوتر بود

و در علوم ظاہر سے گوے سبقت از علمائے وقت برده و تصانیف بسیار داشت

و کتاب تاریخ خصوص از عمده تصانیف و سبقت و فاضل و دے در سال

یکهزار و پنجاه و بیست بقول صاحب خبر الواصلین بد قیوم آمد و هزار و یک هزار

و یک هزار و یک سال است از مولف مدد حق شیخ محمد اکرم رفت چو زین دیه با وجود

سال و سالش چو سترہ سال گفتند تا شیخ محمد زمان شیخ بابا علی کشمیر سے

قدس سترہ از فرزندان نامدار و فاضلے بلند اقتدار خواجہ مسعود بیان بولیت

در زید و تقوی و عبادت و ریاضت بے نظیر بود سخن توحید بر ملا گفتے روزے

افزون ملا شاه خلیفہ اعظم میان میر قادی لاہور سے و کشمیر بر سے ملاقات و سے

تشریف برد و بر سر پوریا نزد بابا علی نشست چون بابا علی سوائے زبان کشمیر سے

بہجے زبان تکلم نمیکرد و ملا شاه فارسی میگفت کہ باہم ہم ہر دو بزرگوار مسیح گفتگو بوقوع نیامد

آخر ملا شاه از اسباب برخواست و رویے بدر و ازہ کردہ گفت کہ اینجا غیر از

پوریا چیرے نیست بابا علی از حافلہ مجلس پرسید کہ ملا شاه چہ میفرماید گفتند

کہ میگید در اینجا غیر پوریا چیرے دیگر نیست با شماع اینخے بابا علی ہر دو دست تماشام

برزانوے جو نزد گفت کہ اگر این بزرگ ذرہ براہ توحید میرفت و آشنائے

یوحنایت حق میداشت حق را میدید و پوریا را در میان نمیدید این سخن در گوش

ملا شاه ہم رسید و برگشته آمدہ عذر ما خواست و باہم ہر دو بزرگوار ملاقات دوستانہ

بوقوع آمد و فاضل آن جامع الکمال بقول صاحب تواریخ اشغلے در سال

یکهزار و پنجاه و نہ ہجرت است و هزار و یک هزار و کشمیر سے از مولف رفت از دنیا بگذارد

و نہ ہجرت است و هزار و یک هزار و کشمیر سے از مولف رفت از دنیا بگذارد

و نہ ہجرت است و هزار و یک هزار و کشمیر سے از مولف رفت از دنیا بگذارد

॥

کہ بود اندر دعو عالم طاق پائی | وصالش شیخ بائے طالب آمد | دوبارہ سالک مشتاق باقی
 صوابا بنام عبدالحکیم سیالکوٹی کے قدس سرہ از انکار علما دار عالم فضلا سے
 عہد خود بود و در علوم ظاہر سے فرمایا ہر دورہ نور باطنی و حید المعرف و سجدت
 و حقہ و تفسیر کیا و صاحب تصانیف و شاگرد شید حضرت مولانا کمال الدین
 کشمیر سے بود و تصانیف و سے اگر چہ بسیار اندا یا جاشیہ تفسیر مینا و سے و کتاب
 مشہور و تفسیر تکرار و حاشیہ عبد الغفور از مشہور ترین کتب مصنفہ و مؤلفہ
 و لیست وزیر کتاب غنیۃ الطالبین مصنفہ حضرت غوث الاعظم محی الدین عبدالقادر
 جیلانی سے حسب یہاں فرمایا حضرت شاہ بلاول قادری سے لاہور سے و اجازت
 روحانیت حضرت غوثیہ عظیمیہ حمید فارسی سے نہایت مقبول و مطبوع تحریر فرمود
 و بر دے جہان گیر و شاہ جہان بادشاہان چغتای سے عزت و حرمت تمام پیدار و
 و حکام بادشاہ و در لاہور و سے گفت علما سے ہند را بر قول و فعل و سے
 جانے کے اعتراض و حکام عہد را و حکم شریع کہ بفتوے و سے جاری شد سے
 جائے انکار و اعتراض بود و سے و شیخ عبدالحکیم فیض طریقت ہمس از اکثر مشایخ
 عظام حاصل کردہ بود و بخدمت شیخ احمد نجد و مسرہنہ سے غایت اعتقاد بہم
 رسانید و اول کسیکہ شیخ احمد را بخطاب مجدد الف ثانی نے باور کرد او بود شیخ
 اورا بلقب آفتاب پنجاب بلقب ساخت و فات و سے بقول
 صاحب نجم الواصلین در سال یکہزار و شصت و شست ہجری سے است از مولانا
 جو عبدالحکیم آن و سے بخدا بر دنیا می دون شہد بخت مقیم اندا شدی سال تاریخ او
 و سے حضرت غلام عبدالحکیم خواجہ محمد نیاز سے کشمیر سے قدس سرہ
 در اوایل یک سب ہزار سے انتقال داشت ناگاہ جاذب جذب حقانے
 و انگیر حال و سے شد و کشتان کشتان بخدمت بابرکت حضرت شیخ موسیٰ
 کبر و سے کشمیر سے شہر و بشرف ارادت مشرف ساخت و دے در اندک
 ایام باین چستی و چالا کے متوجہ راہ سلوک شد کہ بہم تن و دل در خدمت

کہ زبان زد قاضی عام ہستند واقعہ قتل سر مقتول بقول صاحب مخبر الواصیین
در سال یکہزار و ہشتاد و پنج آمد و مراد پیر انوار در سب سے است از موالف

آن اولی کہ سرش نام است بود از جام عشق یک دست سال فاشی از خرد حسبت
گشت پیدا کہ سر و دست شیخ داؤد و المشہور بقبیہ مالو کشمیر کے قدس سرہ

ذراویل کار نمک فروستے کر کے لیہ لزلان بخیریت خواجہ یوسف کانجو کشمیر کے

حاضر آمدہ و یوسفیہ جمیلہ و سید خیرست شیخ بابا علی بھار سے کہ از خلفائے

خطام بابا ہر دسے رشی بود مرید شدہ حاضر شد و تحصیل کامل یافتہ و باوجود سیکڑی

بود انابتیہ مرشد کامل الیاب علوم ظاہرے و باطنے برومی مفتوح گشتند

و احادیث و آیات قرآن را بحد دلایل ثلوت و طریقت معانی شرح میکرد

و خوارق و کرامت بسیار بے اختیار از دہے ظاہرے گشتند و براسے حصول

قوت حلال بکار زراعت و شکاری اشتغال مینمود و وفات آن جامع الکیالات

بقبول صاحب تواریخ دوم سے در سال یکہزار و ہشتاد و چہرست و مراد پیر انوارش

دکشمیرست و درج تواریخ اعظمی است کہ بعد وفات شیخ داؤد بلا فسخ خوشنویس

کشمیرے کہ از مریدان باقیقا د آن قطب الاوتاد بود و در فکر ہم رسائے مادہ تاریخ

وفات افتاد و وقت شب در خواب دید کہ شیخ شریف آورو وارثا و بنود

کہ اسے ملا محسن براسے تصنیف تاریخ وفات من محنت کش و اگر فریادہ تر

شوق سب تاریخ وفات من ع غمست یعنی از عین عبد و از عین غلام اللف

ز دنیا بستی چون وقت اقامت میر داؤد و شیخ یال مسعود و احوالش متقی دولیش گفتہ

دو بار از دستار فرخ داؤد سید البو تراب المعروف بشاہ گداسیہ

قادری شطرا سے لاہور سے قدس سرہ سید حسینی است

و ہاش از شیراز چون طلب حق از شیراز برآمد و پایہ ہندوستان نہاد و در کجرات

رسیدہ و بخدمت شیخ وجیہ الدین گجراتی مرید شد و تکمیل سید چون پیر و شفیق

وسے وفات یافت در لاہور شریف آوروہ توطن گزید نسبت آبائی سے

[illegible]

نایب ہزار و ہفتاد و یک ہجری است و مزار گوہر بار در لاہور است و وفات
 قاضی محمد افضل کرازا فاضل علم و اعظم خلفائے آخناپ بود و در سال یکین و نہاد
 مری و بوقوع آمد تاریخ وفات سید ابو تراب شاہ گدا از مؤلف
 شہ کہ اسید و گئے مستقیم بندہ حق خاکبای بو تراب گفت تاریخ وصال او چند
 شد ولی سید گدا ہی بو تراب تاریخ وفات قاضی افضل از مؤلف
 کریم اکرم و شیخ مسکرم شہ ابن کریم افضل محمد و شمس تطیف فضل الازول گو
 زگر با کبر و دم فقیر سید شیخ نجم الدین الشہور بابا با شیخ رشیدی
 کشمیر کے از خلفائے عظام و میردان نیکام خود بر مسو وانیہ کے کشمیری است
 و بعد اتمام سیر سلوک در موضع کہوٹے پور و آمدہ در زید و ان کوہ شاہ کوٹ کہ
 بہ تخت سلیمان علیہ السلام سرفست سکونت و زید و بحالت تجرید و قبیہ
 تنہائے بسر نے بر دیون شاہ جہان بادشاہ در کشمیر شریف بر دیون صاحب خان وزیر اعظم
 زیر اعتقاد تمام بجز دست شیخ پیدا شد و بسبب رفت وے خلق کشمیر از ولایت
 و کرامت آنحضرت الگاہ گشت و خلقے کشمیر بجلقہ ارادت و آمد و میوے عظمت
 و فتوحات کشمیر وے نمود و شیخ انجمن فتوح میر سید جہان زید راہ خدا صوفی گرد
 و بہ جہان میر سید روزے خواہر شیخ نیک اثر نے از زہد پایا بلا اجازت شیخ
 استخا ناکر گشت و در سرب و خویچہ نے الحال بدر و شکم مبتلا گردید و اثر نے از سرب
 بزاوردہ پیشکش نمود و شیخ جہان اثر نے بونے از زانے داشت و منبر و کہ
 استخان در ویشان سکینان بناید کرد و وفات وے بقول صاحب تواریخ
 دومرے در سال یکین و ہفتاد و دو ہجری است و مزار گوہر بار بخیہ کشمیر
 مسکن ولایت از مؤلف منور گشت از دنیا فرود آمدن جو آن شمس الگدا نجم الکر است
 زمر و رتخالش جلوه گر شد جمال الاصفیاء نجم الکر است میر محمد علی کشمیر کے
 قدس سرہ فرزند ولید میر محمد نازک قادر کے کشمیر کے روزے است و او ہر
 برادران اگر چہ عورت بود و اما عظمت بزرگے خدا داد داشت و بیعت وک ادا

لیکن از ہفتاد و دو ہجرت بوقوع آمد قطعہ تاریخ از مکتوب	نور حق چون از عرفان و احوال
گشت دروشنی جهان بخوان	لیکن نور حق پر تو طلب عالم جوان
<p>بابازا ہر نا کام و کشمیر کے قدس ستمہ خلعت اصدق بابا شریف ناکامی و خلیفہ حضرت شاہ حقانے قاسم است اول صحبت و سے نجدت والد نیر گوہر است و تربیت و تکمیل از خدمت شاہ قاسم حقانے یافت نقاحت کہ شبے شیخ زاہر بقصد اداعے نماز تہجد نجدت شاہ قاسم میرفت و چند اجاب ہمہ کاب داشت و چنانچہ بدست خود سے از خدام بورنا گاہ بادند وزیر و چراغ گشتہ شد زاہر بابا انگشت سبابہ دست راست خود را یا ب دہن تر کر دنی الحال انگشت مانند شمع بفر وخت و بان روشنی در خانقاہ بابا قاسم رسید خواجہ قاسم اورا بدانحال دیدہ در غضب در آمد و فرمود کہ اگر اینچنین قدرت داشتی چرا باد را حکم نہ کردی کہ سپر آغ ترا گل نیگر و کہ حال تو مستور میماند حالا از خدا خواستم کہ باین شوقی و تندگی با تش لبور سے بعد چند روز آتش از غیب در مجملہ مسکن بابا زاہر افتاد و خانہ یا بارام بسوخت در آن حال بابا زاہر با مردہ خود صحبت برادر دن صندوقے اندرون خانہ رفت قضا کار از سقف خانہ چندے تختہ ہا سوختہ بر سر دے افتادند شیخ بان آتش بسوخت و بقول صاحب تو از رخ اعظمی انوار حقہ در سال لیکن از ہفتاد و دو ہجرت بوقوع آمد از مکتوب</p>	
کرد ملت چوزین جہان فنا	در جهان شیخ زاہر اہل فلاح
ہم بخوان شیخ زاہر اہل فلاح	سید حمید بن سید سعید بن فتح بن حاجے
<p>ابو بکر بن سید عبدالقادر گیلانے لاہور سے قاس سترہ از سادات عظام و مشایخ کرام جامع شرافت و نجابت بود و در علوم ظاہری ممتاز و تمام علوم ہدایت و ارشاد لبر برد آخر تباریچ چہارم محرم الحرام سال یکہزار و نوادین دار فانی بوصال یزدانے پیوست و دو لاہور مدفرا ت آبا سے کرام جو مدفن گشت بعد وفات دے سید عبدالقادر زینت افزا سے مندار شاد گردید بتاریخ نیز ہم</p>	

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

۱۰۰	۱۰۱	۱۰۲	۱۰۳	۱۰۴	۱۰۵	۱۰۶	۱۰۷	۱۰۸	۱۰۹	۱۱۰	۱۱۱	۱۱۲	۱۱۳	۱۱۴	۱۱۵	۱۱۶	۱۱۷	۱۱۸	۱۱۹	۱۲۰	۱۲۱	۱۲۲	۱۲۳	۱۲۴	۱۲۵	۱۲۶	۱۲۷	۱۲۸	۱۲۹	۱۳۰	۱۳۱	۱۳۲	۱۳۳	۱۳۴	۱۳۵	۱۳۶	۱۳۷	۱۳۸	۱۳۹	۱۴۰	۱۴۱	۱۴۲	۱۴۳	۱۴۴	۱۴۵	۱۴۶	۱۴۷	۱۴۸	۱۴۹	۱۵۰	۱۵۱	۱۵۲	۱۵۳	۱۵۴	۱۵۵	۱۵۶	۱۵۷	۱۵۸	۱۵۹	۱۶۰	۱۶۱	۱۶۲	۱۶۳	۱۶۴	۱۶۵	۱۶۶	۱۶۷	۱۶۸	۱۶۹	۱۷۰	۱۷۱	۱۷۲	۱۷۳	۱۷۴	۱۷۵	۱۷۶	۱۷۷	۱۷۸	۱۷۹	۱۸۰	۱۸۱	۱۸۲	۱۸۳	۱۸۴	۱۸۵	۱۸۶	۱۸۷	۱۸۸	۱۸۹	۱۹۰	۱۹۱	۱۹۲	۱۹۳	۱۹۴	۱۹۵	۱۹۶	۱۹۷	۱۹۸	۱۹۹	۲۰۰
-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----

[illegible][illegible]

مذہبوں میں تبدیلی سے سال بسبب کثرت آب و قرب آن کوشش مبارکش را انجاء فرمودہ بیجا سے دیگر در محن خاندان دین کردند از مولانا	چون حبیب دار دنیا خست است این سال وصل آن قال از قبل ایا سانشاق و شیخ صادق است
هم حبیب بن شیخ جلیل	مولانا محمد امین کا نے بلند گیر کے
کشمیر کے قدس سرور از عہد علمائے متقین فقہائے متحققین بود و در اکثر علوم تالیفات مفیدہ داد و بر بسیاری کتب متداولہ حواشی نوشت	و شرح کرد و در علم فرائض و نظم و نشر رسائل موفیہ تفسیر نمود و اوقات شریفہ خود و
قناعت و توکل و صحبت علوم کے گذرانید و علما کے کشمیر میں مولانا غنائت کثرت مال ملا محسن بخیرہ شاگردان سے بودند و در اواخر عمر برائے تہیہ جنیز و دختران خود کہ	سجد بلوغ عیدہ بودند سفر ہندوستان اختیار کرد چون فائز دہلی شہید ہوئے
بخطیب بیجا سے دو از ہر خورند و دیگر و در عالم منام بیولانا اشارے وقت کہ مہم تر اکفایت کردیم کشمیر برد و بدرس علم مشغول باش پس مولانا از دہلی	مسا و دت کشمیر کرد و وفات آن جامع الکمالات بقول صاحب تواریخ دوم
دو سال بکینزار و بکبید و نہ ہجر سے است از مولانا	رفت از دنیا بفر دوس برین چون ابن نور قین شیخ زان اطلب محبت مقتدا گو خطبش
هم دیگر فرات سے شیخ زان	میرزا جو کشمیر کے قدس سمدہ فاضل اکبر
و عالم تجرب بود و در علوم ظاہر و باطن نسبت ارادت و شاگردے خواجہ حمید چرخے و خواجہ محمد داشت و تمام عمر در تدریس و تلقین و قناعت گذرانید	و نہ اہل دنیا حاجت نبرد آخر در سال بکینزار و بکبید و یازدہ برمت حق پیوست
و شیخ عالمین تاریخ وفات سے درج تواریخ اعظمی سے است از مولانا	چو از دنیا بفر دوس برین رفت اجاب شیخ حاجی میر حق باز شہداء محبت گو و صالحین
دوبارہ سر کامل تاج ابرار	حضرت شہداء محمد قادر سے سے سمہ و در سے
و کبر و شک کشمیر سے قدس سندھ از سادات عظام سینی و گیلانی است	

نمود و در کشمیر قریب بایست و منظر خوارق و کرامت گشت و وفات و س
در سال یکزار و یکصد و پنجاه و هجری است و فرزند پسر او در کشمیر محله بلبل سنگ

زیارت گاه خلق است از مولف

زین زمین در محبت عثمان اسال تاریخ و مبارک شریک و در بیان اهل برایت عثمان

شیخ محمد با شمس حشمت و سهروردی کشمیر کے قدس سرہ
از قبیلہ سوداگران کشمیر بود و در غفوان جوئے مسافر شد و بتمام پٹنہ رسید و بخدمت
حضرت شیخ یحییٰ حشمتی مرید گشت و خرقہ خلافت یافت و پیر کشمیر آید چون طلب
شده اندوز یافتی بود از خلفا سے بابا نصیب الدین سهروردی کے فیض سلسلہ
سهروردیہ حاصل نمود و بموجب خانہ باز آید لکن گرفت و بعد ایت خلق معروف ماند
وفات و سے بقول صاحب تواریخ دوم کے در سال یکزار و یکصد

و تیرہ ہجری سے است از مولف

شد دنیا شمس اجلال شمس آفتاب خلد گو تاریخ او ہم بغیر از شمس اجلال شمس

شیخ عبد الرحیم کشمیر کے قدس سرہ از نمودان کشمیر بود چون جاذب
جذب رہا سے اور انجو کشید بخدمت شیخ نجم الدین المشوریہ بابا یحییٰ سید مشرف
باسلام شد و تعلیم و تلقین و تکمیل یافتہ از بزرگان وقت گشت و در کار ارشاد و عمر سے
نبرد نمود و صاحب تواریخ اعظمی میفرماید کہ شیخ عبد الرحیم سید است شیخ نجم الدین
فیض سلسلہ کبرویہ از امام شمس الدین کبرویہ سے نیز محاصل کرد و در ماه شوال سال یک
ہزار و یکصد و بیست و چہرت حق پیوست از مولف روایسی دامن شد بخت دان

چون صاحب حال عبد الرحیم تاریخ مزجل او گفت دل کہ مخدوم اجلال عبد الرحیم

فرز احیات بیگ کشمیر کے قدس سرہ از خلفا سے

میر محمد کبرویہ کشمیر کے است و از شیخ آدم بنور سے تشیید سے
محمد دے نیز فیض محبت اند و خست و در کشمیر علم شیعت افرخت و طریق خدا
را بکبار سقاید محفل خلد منزل دے خالی از فیض عشق و ذوق و شوق

[illegible]

در کتب معتبره	در کتب معتبره	در کتب معتبره	در کتب معتبره
در کتب معتبره	در کتب معتبره	در کتب معتبره	در کتب معتبره

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

[illegible]

کردید و چون از زمانه حضرت طاعتی خاص در حیدر گو... اسم بخوان بر محترم حضرت
 مولانا عنایت الله شالی کشمیری قدس سره از اعظم
 علما و کبرای فضلاء و اشراف مشایخ متاخرین شهرت از مولوی
 ابوالفتح کلو و مولانا عبدالرشید زکری و فرزندان خواجہ حمید جرجی تحصیل علم نمود
 و در اندک مان بر علما سے وقت تفویض و تفصیل حاصل کرد و کتب مجاہدہ ستر زبان
 حق ترجمان خود حفظ داشت و مجاہدان شوق مولانا سے روم شایق تربود
 چون در علوم ظاهر کامل و اکمل گردید بر اے حصول اہل طریقت اول تجدد
 شیخ جعفر الله کارو کے سرمد سے حاضر شدہ و دخل طریقہ عالیہ حمیدیہ مجید گشت
 و بنوہ اول سلطان الاولاد کار و وجود برکت اے دوسے جارے شد من بعد
 کشمیر آمد و از دیگر مشایخ کبریہ سروردید کہ کشمیر روز تکیہ کبیر و خرقہ اے
 خلافت حاصل کرد و بو عطا رضا یح و ہدایت خلق معروف اند آخرداہ شعبان العظم
 سال کبیر از کبیر و بست پنج رحمت حق پیوست از مولانا

چو شیخ عنایت لطیف الکر زونای دون یاد خلد جا... تاریخ ترجمیل ان شاہ دین
 گویا عنایت و کتب معتبر... شیخ حکیم عنایت الله کافی کشمیری قدس سره
 خلعت حافظ محمد شریف طبیب شہر سے است و با وجود تکمیل تفصیل در علوم ظاہر سے
 و بانے در علم طب ہم دعیو سے داشت صاحب تواریح و و مرثیے
 مسفر ماید کہ روز سے حکیم عنایت الله تبریز سے بہت کوہ شریف بزرگام و دیوان
 یاران جو بہ زبان آورد کہ اگر چه ارادہ مصمم داشتیم کہ چند روز در میر و شکار بگذرانیم
 اما معلوم شد کہ دارام اجبت شہر زو ترست و یکے از اہل مجلس از اسپ ہسم
 مفید و باران رحمت اے ہم نازل شود و از امارے شہر شخصے ہمیر و پس بہانہ وز
 بعد نماز پیشین جلوس در عیفر خان ناظم کشمیر حاضر آمد گفت کہ محفر خان ہمبار است
 و شمارا سے طلبد شیخ مجبور شنیدن بر اسپ سوار شد و ترشح باران ہم آغاز گردید
 و خود شیخ در راہ از اسپ بیفتاد و قبیل از رسیدن شیخ در شہر رسید کہ محفر خان

2964

و خداوان فرمود بدان را هم بذكر حجر درایت کردی چون عمر مبارکش از شهزاد مجاوز
شود بتایید پختن از دهم شوال سال یک هزار و یکصد و بیست و شش کشته شد و وفات یافت

در خود از خانه خود فروغی شد از مؤلف

نہاں گشت از شد محو رفیق تباریچ نہ تمجیل او از حسد
عیاں گشت مرشد محمد شفیق

قاضی دولت شاہ عینی سیوے ہمارے قریب مسکن

و نه شهرک هم از بلاد روس است و لشکر خود را در بخارا یافت و در آنجا بخت

سید میرزا شریف بخارا که اکنون رسیده تربیت و تکمیل نمایا هر سه و باطنی یافته

و به کمال است و صورتی و فانی شد و سالها سال در ولایت ماورالنهر و هند و

ترکستان، باغاده و افغانه و البان حق مصروف ماند و در او اخر عمر به اراده سفر وزارت

حرمین اشرفین از روی ترکستان حرکت نموده از راه کاشغر به کشمیر آمد و زیاده از

سہ سال در آنجا سکونت گرفت و خلق کثیر را بارادت خود بشرف ساخت بنام

نقصه روان گویا از راه هندوستان مستوی به شد و بدینچلی رسید و تقبیل آنها را می بیند

وہی چیز در انجاخت و قامت انداخت و بین انما و عدد اذا حاء و الجہم

یستأخرون ساعة ثم يستأخذون في درجيد وبيانهم شوال سال كيك نهار

و کھد دست و شش را اگر اے غلام بنا کردی قطعہ از منوال

رفتند از آنجا که شاه دولت و امانت را گفت تا از آنجا بگذشتند و

شماره ۱۱۶۶

وہاں سے اسی وقت تھوڑے سے لڑکے لڑکیاں آئے۔

[illegible]

لا تمیز باد سواد و سار و سول ما نیست از دیر جهان آباد است است و لنا ب سیر احمد

و صریح آیات احکام و فراموشی از کلام و معانی و معنی است و وفات

ان جامع الکلمات در سال یکنزاد و بی هجده و سی و نهم است از مؤلف

شیخ احمد یونسی بن علی ابی دوی سید الدین دریا بخت بهار بابا محمدی شریح احمد وکیل داد

[illegible]

حیدر علامہ نبوہ مجتہد تمام داشت و فواکد سلسلہ کبریہ و سہروردیہ و نیز نسبی کہ خواجہ
 ابوالفتح برہم و شیخ عبدالحمی محمدی دہلوی کے محال شدہ پورا زوے حاصل شست
 دہلوی کے در تمام عمر جو چہل و سہ بار ناچہل و چہل روز در خلوت نشست و در ایام
 خلوت سوا کے ذکر حق چیز سے از ماکول و مشروب مطبوع طبعش نبودے و وفات
 و بے در سال یکہزار و یکصد و سہ و چار تہ تاریخ پانزدہم ماہ شعبان النظم است از مولف
 شیخ عبداللطیف و اصل حق بافت در واصل حق زدیا بار افاضل کبریا تار بخش
 نیز فرما خزینۃ الامنیۃ از میر شرف الدین کشمیر کے قدس سرہ
 فرزند دینند خیر ابوالفتح شاد کے پور کے کشمیر کے است و در عنوان جواب کے
 با کمال کاروانے تسلیک راہ طریقت پرداخت و اگرچہ بیعت و بے سجدت
 والد زہر گواہ خود بود اما دیگر مشایخ عظام مہم افندیوں طریقت کر وہ ہر سالی
 کہ سجدت و بے حاضر آمدے از صفائے باطن بر مطلب و بے خبر دار گشتے و وفات
 و بے بقول صاحب تواریح اعظمی در سال یکہزار و یکصد و سہ و بیچ تہ تاریخ پانزدہم
 ماہ مبارک شوال بدوقوع آمد از مولف
 چہ زیر زمین رو خود را نہفت اپنی سال ترمیل آشاہ دین خود میر اشرف جو ائمہ و گفت
 میر محمد ہاشم قادر گیلانی سہروردی کے کشمیر کے قدس سرہ
 از علمائے سادات حسنی است و نسبت آباے و بے بنی صورت صحبت غوث اللہ
 میر سید کبیر محمد ہاشم بن سید محمد عیلا بن سید عبداللہ بن سید احمد بن سید عمر بن
 سید ابراہیم بن سید حسین بن سید محمد حمزہ بن سید یوسف بن عبدالرزاق
 بن سید میمون بن سید مسعود بن سید محمد بن میر حسن بن حیات میر بن محمد صالح
 بن حضرت غوث الاعظم قطب العالم محی الدین شیخ سید سلطان عبدالقادر جیلانی
 قدس اللہ سرہ العزیز و بے کوہ راہ عبادت بحر معراج ہدایت صاحب السکرام
 و المناقب بود و سہ یکہزار و یک صد و سہ و بیچ تہ ماہ شعبان کشمیر نزول فرمود
 و شبانہ روز در تلاوت قرآن میگذرانید و از آمد و شد مردم و آئینش خلق فرغشت

زندہ دل خود سے مرید و حیدر الدین گجراتی دوسے مرید سید محمد عوث کو الیاس سے
 استغاثہ ہونے سے بہرہ مند ہوا سارے سید پر عا کے قدر اور ابجدت شیخ بران
 مسافر اور دودھ و زبانت مشرف ساخت و شاہ بران اور برائے تربیت
 فاکر سے دباٹنے کو الہ شیخ عبد اللطیف فرمود دوسے تربیت فاکر ہی و باطنی
 بر شاہ لطیف یافتہ و زغایت جذبہ و کثرت اوراق خطاب فتح شاہ سرست جالب
 شہر و زبانت گاہ فرشتہ ارشد نسبت لاہور نامور گرویدر نقاست کہ وقتے دریا سے
 راو سے چاہی رہے طبیب سے اور وک آتش مشعل دیوار حصار لاہور رسیدہ حکم خیریت
 وافر آئندہ و زبانت اب استغاثہ سے دعا فرمود کہ بر لب دریا رود و پیٹ ام من پر یا
 برسان کہ فرمان فتح شاہ انیسیت کہ از جائیکہ آمدہ برو سے در نہ تا قیامت قطر آب
 در خود و خواہی یافتہ حاکم لاہور و چنان کرد نے الحال آب دریا کم رشد و بحالت
 قدیم عود کرد و نقاست کہ روز سے شیخ چوبے نشک از درخت برنا بدست خود
 بدست شیخ روشن خاموش خدیش داو فرمود کہ این را در زمین قایم کن چون قایم
 کرد نے الحال سرخیز کرد و شیخ برگ بر آورد آن درخت تا این زمانہ موجود بود آخند
 یکجا و مست نسبت سنگی چون سے طویلہ فرانسس خان مسکن متصل مزار آنحضرت
 تعمیر کرد درخت منبرک را از بیخ بر آورد و وفات آن جامع الکلمات باقوال صحیح
 در سال یکہزار و یکصد و پنجاہ ہجری و در زمرہ پیران لاہور زیارت گاہ خلق است

از سنو الحسن	فتح شاہ مشکاشا و جہان	رفت چون دغلہ زین دار الحن
ظرفہ سال انتقالش شہد عثمان	فتح دین قباخ ابواب زین	پیر محمد اسماعیل کیروی
<p>کشمیر کے قندس سترہ در عقدان جو اسے محبت نیروانی و اسنیکر حال دوسے شہر و بدست مولانا محمد شریف بخار سے رسیدہ سلسلہ کیرو مرید شہر و توبہ کیل در پشا و داد و دے در انجا گذرانیہ و لہر از ان کشمیر شریف برو دہما نجا توطن کو یہ تا دم عمر ہدایت خالق مشغول ماند آخر در سال یکہزار و یکصد و پنجاہ و سہ و ناست یافتہ و زمین عمرش ہشتاد و بیچ سال بود و زبانت چو کہ اسماعیل پیر باوقار</p>		

25

و ان محامی سکونت دارد و خواجہ ایوب چون خدمت خلافت از مولانا محمد تقی بابت و بفرزند
 میرزا محمد ترک عاریت دنیا کرده و زہد و ریاضت و تقویٰ عمر عزیز بسر برد و بخواندن مثنوی
 مولانا روم مشوق انجام داشت نقیست کہ وقتی شخصی بخدمت خواجہ ایوب
 سبق مثنوی میخواند و معانی بیتے از آیات مثنوی کہ شور بر حقایق و وقایع بود
 بفہم ناقص و بے غی آمدند تکرار ملاحظہ فرمای کہ در آخر تک آمد و بلا حصول تسلی
 خاطر از خدمت خواجہ برخاست بہمان شب در خواب دید کہ مولوی جلال الدین
 رومی بذات مبارکات خود و شریف آورد و فرمود کہ خواجہ ایوب او بیسے سن است
 و از روح من فیض کامل جوئے رسیدہ و معانی بیت مذکور ہر یکہ میفرماید صحیح
 و بجا است پس اشخاص علی الصبح بخدمت خواجہ حاضر آمد و تذکرہ خواست و عرض شد
 و حضرت خواجہ ایوب در شرح مثنوی میفرماید کہ چون غلبہ شوق و اشتیاق
 ذوق الیقین خرم مثنوی در خاطر منبہ از حد بغیر و دوازہ قصور و دراک و تصور
 ختم چہ رات منی توانستم کرد و درین خیال بودم کہ روزی برائے استحقاق
 اجازت کتاب مثنوی را بر گرفتہ و بعد از حصول اشارہ و اجازت تالیف و حصول
 این مقصود فال بر کشودم و بر سر صفحہ کتاب این بیت بر آمد بسیست

ای منیار الحق حسام الدین یا وے سفال روح سلطان ^{میرزا} قنوی را شرح و تشریح و

فتوح اسمان اور روح وہ پس از دل بر سے این فال مبارک قال کمر بہت

چیت برستم و بنویدان پردانم و کتاب شرح مثنوی در سال یکہزار و بہت علیہ تمام
 پوشید و قطعہ تاریخ اختتام شرح مذکور مصنف حضرت خواجہ مندرجہ شرح

انست قطعہ یافت شرح مثنوی مولوی خلعت تمام از لطف خدا

گفت تاریخش گوشن جزو طرفہ شرح مثنوی جانفزا و اقص و فاست

خواجہ ایوب بروز چہ شنبہ بہت و یکم ماہ چہا و سہ اثنائے سال یکہزار و یک بہت

و پنجاہ و پنج ہجرے بوقوع آمد و مزار پیر انوار در لاہور گورستان پیر عالیہ

بی بی حاج و ناج است اندھو کہشت جناب خواجہ ایوب مسود

آب و هوا

ظاہر باطن بودند از مولیٰ شد چنان دنیا بفضل ازو سے در جهان یعقوب محمود اکبریم
 ایماش بہت خوشنویسان ہم بخوان یعقوب محمود اکبریم قطعہ تاریخ وفات
 بسید فضل علی محمود شہد دنیا چو در بہشت برین جامع فضل و علم و حلم و علم غلہ
 میر فضل شہا سال تارخیش ہم بخوانش ز فضل علم غلہ خواجہ حافظ عبدالخالق
 مولیٰ قدس سدرہ الغرر ز اعالم اولیا و کبرائے مشایخ خاندان عالمی شان
 اولیہ است صاحب وجد و معاش و شوق و ذوق و سکر و جذب بود و در فتنہ
 بنائے عالمی و رتبہ بلند داشت و فیض باطن از روحانیت طائوس میں حضرت
 اولیٰ فرستے یافت و صاحب اجانت و تلقین گشت و تمام عمر ہدایت و تلقین
 طالبان حق گذرانید و چون از آبا و اجداد صاحب علم و فضیلت و حفظت رکن بود
 جامع فضل ظاہر سے و باطنی گروید و حافظ ظاہر بن حافظ محمود بن حافظ یعقوب
 والد ماجد سے عالم عامل و حافظ کامل و صاحب فتوے و استحکام بود و چون
 مجاز بہ حقیقت خواجہ راسبو سے خود جازب کرد اول باتفاق سید سہل شاہ
 مقصود سے و گلشن محمدی را در خود بارادہ بہیت بندہ مت حضرت شیخ عبدالحمکیم قادری
 کو از اقطاب وقت خود بود و بمقام تہلیہ تشریف برد و شیخ لوبد مر قہر گلشن محمدی را خرید
 خود کرد و بہلی شاہ ارشاد نمود کہ حصہ باطنی تو نزد شاہ عنایت قادری و مقصود است
 خدمت و بے حاضر شود بخو اجمہ عبدالخالق فرمود کہ نصیب تو نزد شخصے است
 کہ زمین جہان خانے بہالم جاو دے رونق از بہت منتظر عنایات نیز دے
 بوفہ در خانہ خود لیبارت محب و مشغول باش و بخواندن درود مستغاث طوایب
 نما پیر تو خود بخود نزد تو موجود خواہد شد پس خواجہ از اینجا حرکت شدہ بجائہ خود آمد
 چون چند ماہ بر آنجا مال بگذرشتند روز سے خواجہ بحالت تہنا سے و حجرہ خود
 درود شریف منقول اند کہ ناگاہ شخصے اور اسنے لطیف پوسف ثانی از گوشہ
 حجرہ ظاہر شد و رو برو آمدہ اسلام و علیک گفت خواجہ جواب سلام داد و بچہ دیکہ
 گامش بر چہرہ پرا نور آن شخص اقبال و بہوش گشت تمام روز بہوش ماندہ و بعد

مبارک و نئے شبنم و نباتات آن جامع الکبالات باقول صحیح تبارج ہفتم و ہجری و الحجة
 سالہ کثیر از و شہاد و پنج ہجری است و مزار پر انوار بقام مبارک پر متصل بہ اولیور است
 در آن حضرت سے فرزند ارجمند سیدہ حافظہ صالحہ محمد دوم و سہ محمد سوم قطب الدین دشت
 کہ ہر سہ صاحب از اولیائے اہل کرامات و وجد و سماع و شوق و ذوق بودند
 و قطب الدین در عمر خود سالی بجمالت و وجد و سماع لبو سے آسمان پرواز کردہ
 برفت در چشم مردمان غایب شدہ یا بدانی پیوست و سیدہ عارفہ کہ مزارش
 در بریلے و شیخ محرم کہ بقام لبہ اسودہ است و خواجہ محکم الدین صاحب السیر
 از خلفائے عالی شان آنجناب اند از مولف و اصل شدہ باذات حق چون خالق نامور
 رخت روح پاکہ بزرگوار فرشتہ این سال و خوشیہ اظلال از خود و کرم ہم و ذکر محبوب خالق نامور و حقین
 شیخ محکم الدین صاحب السیر و سیدہ بن حافظہ محمد عارف بن
 حافظہ محمود قدس سترہ از اعظم مشایخ و کبرائے خلفائے خاندان
 عالی شان اولیہ و مرید و خلیفہ و نیز از عمر و شیخ عبدالحق اولیہ است و
 نایدہ کثیر از سیر و تحقیق خود حاصل کردہ و صاحب وجد و سماع و حالت سکون و شوق
 و نفع و محبت و عشق گردید اکثر اوقات در جذب و سکر گذرانیدہ
 و استخوانی و بے خبری و محال داشت دورا قالیم رو سے زمین سیر کرد
 و از غایت سیر و سیاحت بسیار غائب بجناب صاحب السیر گشت نقلست
 کہ چون خواجہ عبدالحق شیخ محکم الدین را فرید جو کرد فرمود کہ بر مزار پر انوار و اولیوں
 مشایخ چا و لیا کہ از اولیائے مستقیمین و مشایخ رو سے زمین است و روضہ
 مطہرہ و سہ در آن سرزمین زیارت گاہ خلق است روضہ متکلف باش کنائش
 کار و وقوع آید پس شیخ حسب الارشاد پیر و مستگیر بر روضہ مطہرہ شیخ چا و لے
 روضہ متکلف شد و تا چہل روز بہ خود خواب و آنجا بحالت صوم بجا رہتا
 حق گذرانید و یک کمالات کامل رسیدہ و چون از غفلت بیرون آمد خواست
 کہ روضہ انظار کند خاطر فیض بافرمیدہ کنار کہ بندہ میسر گویند و غیبت کرد و

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

مستقر است چون شیخ در آنوقت وقت نوش داشت عصا که مبارک دست
جسمه بود و در دست گرفت و در رسته زمین بنوک عصا بجاوید و صرعه پالند رو پی
از زیر زمین برآورد و حواله سایل کرد و در وند پیشتر شد سایل چون نقد مراد بگفت
یا فنت طبع دیگر دامنگیر حال او گشت و اندیشید که درین زمین بیشک خزینه و فینه
موجود است بعد تشریف بر سر شیخ تمام و کمال خواهیم برآورد پس بهای خانه است
وزمین را بجاوید آن آغاز نهاد و هیچ سر آمد نکرده نقد اولین هم از دستش مفقود گشت
گریه و زاری آغاز نهاد و عقوبت شیخ آواز میگردد و میگوید شیخ چون از حد آ
و نه آگاه شد بایستاد و اتفسار حال کرد و سایل همه احوال چشم اشکبار
ظاهر ساخت و گفت بشامت طمع نفس طامع محرم ماندم سبب طمع را
سه حرف است هر سه می + ازان نیست مظهر طمعان نا بهی + شیخ را بروی
رحم آمد و بار دیگر زمین را بجای مبارک بجاوید و همان صرعه مفقوده شده و
از زمین برآورد و حواله او نمود و تقاضاست که چون حالت سکر و استغراق و وجد
عاید حال شیخ گشتی تا یک یک روز و یک یک ماه و چهار چهار ماه بهیوش ماند
پیدا گشت که هیچ خبر از عالم ظاهر نداشته چنانچه وقتی متصل قصبه شهر را
برکناره غدیر است که آب بهینار داشت و بسبب هم بزرگال طیب بود و شسته
سماع مضمون شنید چون بحالت وجد آمد آنچنان از مجلس سماع حبیب زد که در
آب بفتاد و در ته آب فرو نشست چون ساعتی بگذشت و هم مبارک بروی
آب ظاهر نگشت خازان تجسس و تلاشی مصروف شدند اما از آب
غدر هیچ نشانی ازان عالم نیافتند آخر دانستند که شیخ هم
مانند شیخ قطب الدین بن خواجه عبدالخالق از چشم ظاهر میان غائب شده
با بدال پیوست بعد چهار ماه چون آب غدر خشک شد زمین را ران و بر آ
داشت گندم در زمین غدری قلبه را نه شروع کردند حین قلبه را نه
بنوک قلبه باز و به دست شیخ از زمین ظاهر گشت دانستند که در اینجا

اللہ اکبر گفت گنجشک حالت وجد عاید حال گشت و بحالت سستی بر زمین بنیاد و غلطید
و باز پور و از کرد و بدینار رفت پیمان هر بار که امام اللہ اکبر گفت گنجشک ازینار
بر زمین آمدن و غلطید و دیر رفت و شب و است پیوسته
که حضرت صاحب السیر از خلفا سے نامدار و مریدان بلند اقتدار بودند کہ حصہ
و آخر ازان خوان بنما سے آئے یافتند اول حافظ قمر الدین ساکن موضع کوٹھہ
قائم رئیس کہ پرنایاب سر فر از خان حاکم ملتان بود و دوم شیخ محمد سلیم قریشی ساکن
میاں نے سوئم شاہ ابو الفتح ساکن موضع منو جہا م خواجہ سلیمان کہ مزارش
متصل مزار حضرت شیخ است پنجم شیخ محمد انور ملتانے کہ بجوان شیخ آسودہ است
ششم شیخ الداد ساکن ڈیڑہ غازیجان کہ مرقد مقدس او در شہر ملتان است
ہفتم دیوان محمد غوث جلال پوریہ اولاد پیر لال قتال ہشتم شیخ دوست محمد
کہ مقبرہ سے درجہ ناگزیر است نگاہ خلق است ہم حافظ عبدالمکریم قار سے
ساکن قصیدہ اشار سے کہ در قرآن خواندن او اسے حق تلاوت آن مجملہ پچاہ
ناسے نداشت سواسے اذان شیخ عبدالسلام جو گے را کہ ذکر خیرش بالا گذشت
نیز خلیفہ دہم شہا کردہ اندوفات آن مخزن الکملات بتاریخ پنجہسم شہر
سبع المائے سال یکترانہ و یکصد و نو و نہفت ہجری است و مزار پیر انوار
مقام کوٹ بنجا متصل بجاولپور است نقطہ تاریخ وفات آنجا سہا کہ از زبان
گوہر افشان شیخ غلام اویس اویسے نبولف رسید انست قطعہ
پیر حکم دین برفت انوشید روح پاکش طائر فردوس شد از وصالش باقیم تاریخ گفت
کہ در کل گلشن فردوس شہا سید شاہ حسین بن سید عبدالقادر بن سید
جمید گیلانے لاہور سے قدس سرہ از سادات عظام لیلانی
مورد الطاف رحمانے منظر خوارق و کرامت و بغایت زاہد و متقی و عالم
و عامل و پیر کامل بود و بیعت و سنت بدست اباسے گرام خود شہادت
و تہذیب و عمارے سے گاہے از ہفت اجابت خط انیرفت

[illegible]

وفات شاہ حسین بقول مختبر تباہ پنج یازدهم ربیع الثانی سال یکم زار و دو
 و پنج و عمر شریف شصت و نه سال و مزار گویا بار اندرون لاہور مجملہ
 سید محمد گوشتہ خانہ آجنباب است از مؤلف جو شدہ تو انکمن بجلد برین
 حسین آن شیم جہان بن زعین ببار پنج تر میل آن شاہ دین بگو شاہ عاشق مکرم حسین
 سید عبدالکریم المشہور سیر بہاؤن شاہ بن سید شاہ بلاق لاہور کے
 قدس سرہ از سادات عظام بارہ خانے و مشایخ و وسے الاخرم متاخرین
 است مریے بزرگ و عابد و نادر و متقی و خدای پرست صاحب جذب استراق
 و توفیق و دوازہ خاندان فقر حصہ وافر و بہرہ کامل حاصل کرد چنانچہ در سلسلہ
 قادریہ اعلیٰ نسبت و سے بچند واسطہ بحضرت میان میر بالا پیر لاہور سہ و بوسلہ
 جمیلہ شیخ منیر بحضرت پیران پیر دستگیر غوث الاعظم رحمۃ الدین عبدالقادر جیلانی
 نشینے است بذمیر طریق کہ سید بہاؤن شاہ مرید شاہ بلاق پدر عالمقدر خود کہ در
 لاہور متصل چو باڑہ چچو آسودہ است و وسے مرید شاہ عبدالرشید لاہور کے
 و وسے مرید شیخ محسن شاہ و وسے مرید شیخ محمد المشہور لا شاہ و وسے مرید میان
 محمد میر بالا پیر لاہور کے و وسے مرید شاہ خضر سیستانے و وسے مرید
 سید احمد و وسے مرید شیخ عابد کبیر و وسے مرید شاہ ابوالقاسم و وسے مرید حضرت
 شیخ ہونے جلے و وسے مرید شاہ ابوبکر و وسے مرید شاہ داؤد و وسے
 مرید شاہ سلیمان و وسے مرید شیخ زید و وسے مرید شیخ قریش و وسے
 مرید حضرت قطب الافاق عبدالرزاق خلف الصدوق غوث الاعظم سلطان العالم
 رحمۃ الدین ابو محمد عبدالقادر جیلانی نے قدس اللہ بامرہم النساءے و سید
 بہاؤن شاہ و سے ماہ زاد بود بچہ خود و سے آٹا ر بزرگے بر ناصیہ حال
 اکفاح کمال جلوہ گر بودند و چون بعد وفات والد بزرگوار بر سر مدار شاہ
 نشست اول در موضع مرگہا کہ جنوبیہ لاہور است سکونت و رزید چون
 جذب و استراق بر طبع آن قطب الافاق استیلا یافت و رستان

ظلم آن ظالم ناچار از سر بقتل رسیدند آخر چون متصل موضع سید پور کہ مشکلی خاص
 سید بہاؤ شاہ بود رسید مردمان دیرینہ بخوف غارت و تاراج صاحب سنگہ
 اجتماع بہر سانیدہ مستعد مقابلہ شدند شیخ فرمود کہ حاجت اجتماع و مقابلہ نیست
 ہمہ سکنائے دیہہ توکل بخدا کردہ بقائات خود را بنشینید آخر چون صاحب سنگہ
 نزدیک دیرینہ رسید و لشکر ایشان خواستند کہ دست بقتل و تاراج سکنائے میر پور
 بکشایند اول فوجی از سکنیان در خانقاہ حضرت شاہ کہ در آنجا مقیم میبماند آمد
 بنزدیکہ بدیدار و پرالو از شدت گشتن زبان بکلمہ شہادت بہشادند و سردار
 بر عہدہ شیخ نہادند بطور این کہ راست تفرقہ عظیم در لشکر صاحب سنگہ افتاد
 آخر کار صاحب سنگہ بذات خود بخیریت حاضر آمد و پشتی بلباب شرفی پیشکش
 نمودند شرف قبول یافتند و ارشاد شد کہ اگر خیریت مطلوب است ہمین وقت
 از اینجا کوچ کن و رہنمہ لشکر تو داخل قرقہ اسلام خواہد شد پس صاحب سنگہ
 نے الفور از اینجا کوچ کرد و باز متوجہ آفتاب شد و قات سید بہاؤ شاہ
 در سال یکہزار و دویست و بیست و ہجری است و مزار بقام میر پور چو نگہ شد از مولف

چون عبدالکیم الشیخ حق	رفت از دنیا چنان الغیم	گشت تاریخ وصال او میان
متقی پیشوا سید کریم	شیخ فیروزست دیگر نمیدار	سال میل آن شہادت مقیم

مولف نے غلام فرید لاہور سے قدس سرہ از عظمائے فضلالی
 لاہور جامع کلمات ظاہر سے و باطنی مرصعے عالم و عامل و ذاکر و شاعر و متقی
 و پرہیزگار بود و تمام عمر خویش در دین طلبائے علم گذرانید و بادنیاد اہل دنیا کار سے
 نداشت و تجرید و تفرید بر مزاج حق امتزاج و سے غالب تر بود و فاضل
 آن جامع الکملات در سال یکہزار و دویست و ہجری است و مزار
 چنانکہ در لاہور دیگرستان میاں سے است از مولف

چون فرید آن فاضل و زکات	از جہان در جنت والا رسید	اج اخبارت سال او در
زبدہ دین متقی فرید	مولانا عبدالباقی	مولانا رستم علی

تبعہ از جواب بن لاچار بستند و قاضی آن جامع الکمالات با متوال محسب دو کثیر از دو صد و سی و پنج سرت و هزار پانزاد و پلست از متوال	چو عبدالعزیز آن و بی خدا که دنیا بپیش نبوی و بیخ حسین امین دانستے فیض عبدالعزیز اگر فاضل علم مقید گشت عیان از خود سال او پرتیز
شیخ سلطان بالادین او کے قدس سترہ از خلفائے نامدار خواجہ صالح محمد بنی خواجہ عبدالخالق او کے دست و پیر بزرگوارش از خدمت خواجہ محکم الدین او کے ہم بہرہ کامل یافت و سے بی وفات پیر بر سر دستا و نہشت و مدتہ الہم در ہایت خلق مصروف ماند و قاضی و سے در سال یکہزار و دو صد و چهل و یک تاریخ چارم جہاد سے انشاء بوقوع آمد شہر اس کے بعد تاریخ وفات و سے از صرع آہ حال خلق بسلطان شد بر آوردہ اند و فرزندان نامدار و سے شیخ شہاب الدین سجاد نشین و شیخ غلام اولیس بر صدر حیات از خدا سلامت با کرامت دارا و از متوال	چو سلطان زوالفتا بخت تو تاریخ ترمیل تو میل آن از محمد و م سلطان عرفان مجید و گراموس شیخ بالا بخوان مولانا عبدالقادر بن مولانا و سے الہ
محدث و بلو سے قدس سترہ عالم عامل و فقیہ کامل بود و عظیم حدیث و تفسیر شایع عظیم داشت و سے بکمال فصاحت و بلاغت ترجمہ تفسیر فتح الرحمن بزرگان آورد و ہند سے کر و کہ مقبول و مطبوع خاص و عام گردید و وفات و سے در سال یکہزار و دو صد و چهل و دو ہجرت از متوال جناب عبدالقادر آنکے عاشق چو ہر روشن شد از مہتابا ہی ولی منظور گو سال و وفات دوبارہ و چو منظور آئے مولو سے محمد و سے اللہ بن سید احمد علی حسینی قدس سترہ و فرسخ آباد سکونت داشت از علمائے عظام سے وقت بود و تفسیر نظم الجواہر در سال یکہزار و دو صد و سے و شش تفسیر کرد و نام کتاب ہم تاریخ مقرر ساخت و این کتاب نے الحقیقت اسم باسم سے	

ہر دو فریق داخل ثواب ہی شدیم حالانکہ آن شخص بدزد سے برہان تو اب محروم ماند
 بقلمنت کہ اکثر مردمان نادار براسے حاجت روا سے خود از شیخ لدست
 زر قرضہ سے گرفتار و قرضے بہر ضرورتی میداد و تقاضا سے اداسے
 آن گاہے نمیکرد و مالیک اکثر اوقات بہانہ میونان بلما اداسے قرضہ اول
 بار دیگر بخیریت سے آمدند و قرضہ دیگر سے خواستار شیخ بار دیگر ہم عنایت
 عنایت میفرمود و ذکر قرضہ اول بر زبان نمی آورد و چنانچہ قرضہ اران بار بار ہی آمدند و قرضہ
 دیگر قرضہ میدادند کہ در قرضہ اول از یاد شیخ فراموش شد و است و اگر بعد از یاد یونان
 زر قرضہ بہر بہتت اداسے آن بخیریت حاضر سے آورد و میفرمود چنانچہ این ردوی اداسی
 اگر ضرورتی دیگر در پیش است باز بر دامن طرف من سپیچ اندیشہ در دل از قلمنت
 کہ چون وفات شیخ نزد یک سید شخصی از دوستان خود فرمود کہ یک طرف حضرت علی خاتم جویریہ
 بطرف خود یک طرف سید محمد غوث گیلانی مرا بسوے خویش می طلبند و بخوار ہند کہ بجوار
 ایشان مدفن بابا باشد لیکن مرا بسوے خاطر بطرف شاہ محمد غوث زیادہ ترست کہ خانہ
 ایشان قادی است پس بعد وقت آنجا در باب و درن فیما بین خدمت نگار می بود و بعد
 از حساب الوصیت آنحضرت و بیل خاطر آنجا بحسبم فرار شاہ محمد غوث مدفن کردہ
 وفات شیخ لدست شاہ با قوال صحیح در سال یکہزار و دویسد

و پنج ماہ و سی ہجری است از مولف	مرد مقبول شیخ لدست شاہ
گفت روشن بخند من خلق	و طمش حمت خدا فرما
قاسم بن عبد السلام بن عطاء الحق	بدا وے قدس سرہ
از اعظم محدثین و کبراے مفسرین است تفسیر زاد الاخرت منظوم از عبد	
لقمانیت و نسبت و آنجا این تفسیر را در سال یکہزار و دویسد و چل و چار ختم کرد	
و نام تفسیر ہم تاریخی تجرید منور و درین تفسیر قریب دو لکھ اشعار آبدار از لقمانیت	
وے است و آنجا بہ مطبوع و مقبول خاص و عام است و قاسم آن جامع و مفصل	
در سال یکہزار و دویسد و پنجاہ و ہفت ہجری است از مولف	

[illegible][illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم

۱۰۷

منتهی در سنجیده و در اینجای که بگویم که در این باب

وہی ہے جس نے اس کو پیدا کیا اور وہی ہے جس نے اس کو دیکھا

کتابت در سال ۱۲۸۵ قمری

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم

اینکه در این کتاب، از جمله کتب معتبره و مستوفیه است.

[illegible]

از کبریا که در این عالم است

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

وہاں سے آکر اپنے گھر پہنچا۔ وہاں اس کی بیوی نے اس کو دیکھا تو بڑی خوش ہوئی۔

بسم الله الرحمن الرحيم

کتاب الفقه المصنف فی فروع الشریعہ

[illegible]

رکم گفتے و کم نعتے ولوقت یکپاس شب با تباہ از خواب بیدار شدند و نماز
 بعد از بقرات کمال بخواند سے بیداران تا آخر بخواندن در دو نعتی است
 و ذکر اسم ذات بصورت ماند سے بعد نماز فجر اول و دو پیار و قرآن تلاوت
 میکرد و بعد از آن نفل شراق می خواند وین اثنا هجوم بسیار از مرعیان و بباران
 بزد و از مسجد جمع سے شد پس با جوال هر یک متوجه شد و در حق کسی دوا
 و در حق کسی دعا بخو نیز سے کرد و او سبحانہ تعالیٰ در علم طبابت با بنیاب
 آنچنان دشت شفا عیانت کرد و بود که بیمار نے و قدر شفا سے یافت و بباران
 از دیار آمد و در و در از بیاران در موضع مرگ که مسکن آنجناب بود حاضر آمد و مستحکم
 و ملتجی به الله سے گشتند چون از بحالی بیماران فراغت حاصل سے شد بکتابت
 قرآن مشغول سے گشت و قتل از دو پیر بعد از اسے نماز چاشت و تناول طعام
 تا یک ساعت قبل از سحر فرمود و بعد از آن برخاسته نماز ظهر با جماعت می خواند
 و با دیگر کتابت قرآن اشتغال سے نمود و دین مقرر بر لطالب علمان و ببار که
 تمام روز بخدمت حاضر میماند و سابق ہم دودہ میشد و غرض هر اہل حاجت که خدمت
 حاضر آمد سے محروم نہ رفته چون نماز عصر اسے گشت او ند سے پیر از خدمت
 خوا حاضر سے آوردند و آنجناب با بیاران خویش مثل ملک حیدر خان و درام خان
 و قاسم خان و قادر خان افغان و غیرہ حلقہ زدہ و بباران خدمت ما کہ بے شمار
 سے بودند و در و و شریف سے خواندند و تا شام بان کار مصروف می ماندند
 بعد نماز مغرب چون چرخ روشن سے شد بعضی طالب علمان خاص حاضر آمد
 تا آشنا از سبق استفیاد سے گشتند و از ہر کار محبت خاطر فیض ماثر بخواندن و نوشتن
 قرآن مجید زیادہ تر بود چون کتابت قرآن ختم شد بعد تصحیح و مقابلہ سے کرد ہدیہ
 کردہ از آن فوت حلال حاصل سے کرو چنانچہ در تمام خود نوبت نوشتن قرآن
 سیدہ رسیدہ بود و از عمر بلوغ تا ادم اخیر نماز آن حضرت گا ہے فوت شد
 صرف قبل وفات نماز سے وقتہ اہل عالم بیاز سے قایل و سکر و ترغ فوٹ شد و بود

آورودن سیم کہ شیطان لعین کہ کذا عذو مبین در شان اولیٰ است
 و غیر الٰہی بر اہل ایمان و دین قبل از مرگ برائے حرکت شیطانے میرسد
 بصورت طفلان و ششم حق بین آنحضرت خود را جلوہ دادہ است پس قس
 بکلام آئینہ کہ حبیل المبین ایمان و دین است حسبہ چند حافظان قرآن را
 طلبانیدم و آنحضرت تشریف آوردہ بصفت تمام یک فتم قرآن بخوانند و در حق
 آنجناب دعاے خیر کردند تا آن و سوسہ شیطانے بچکے منفع شد
 و بوقت نزع ہم اگر چہ رشتہ سجدہ در دست حق پرست نبود اما انگشتان مبارک
 حسبہ العادت همچنان در گوش بودند بطوریکہ کہے ذکر کرے کند و وادہ
 سجدہ را از ہم جداے سازد و بہناسے مبارک ہم در جنبش بودند و
 ذکر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بر زبان حق ترجمان جا بود و محض مباد
 کہ حضرت واللہ اجدم را سیمیان دل محمد و سید محمد و حسام الدین و حافظ غلام محمد
 و بندہ غلام سرور و غلام یسین شمش فرزندان نرینہ و سہ دختر تکیا خروشت
 بنجلہ آنرا دل محمد و حسام الدین و غلام یسین و یک دختر خورترین در عمر
 حوزہ سائے وفات یافتند و مفتے سید محمد و حافظ غلام احمد و بندہ
 احقر و دو دختر سائہ عاطفت آنحضرت پرورش یافتند و از علوم فارسی
 و عربی بہرہ و برگشتند آخر مفتے سید محمد اخوی اعزے فقیر در حالت
 سفر کہ ارادہ رفتن پسنی و بغداد و حرمین الشریفین داشت و رسال
 لیکن رز و دو صد و ہشتاد و تباریخ دوم ماہ شعبان المکرم بمقام مشرک
 در حالت بیمارے تب و ذہل بر حمت حق پیوست حالا از برادران
 و خواہران فقیر صرت حافظ غلام احمد برادر کلان و ہمیشہ حوزہ موجود
 خدا سلامت و باکراست و ارادہ از ہر دو ہمیشہ ہائے فقیر کیے با حسن علی
 بن لطف علی قریشی و تائے با مفتے صدر الدین بن مفتے احمد شمش
 بن حافظ مفتے محمد بن مفتے رحمۃ اللہ کہ ہم حد فقیر است کہ خدا گردید

۱۰۰	۱۰۱	۱۰۲
۱۰۳	۱۰۴	۱۰۵
۱۰۶	۱۰۷	۱۰۸
۱۰۹	۱۱۰	۱۱۱
۱۱۲	۱۱۳	۱۱۴
۱۱۵	۱۱۶	۱۱۷
۱۱۸	۱۱۹	۱۲۰
۱۲۱	۱۲۲	۱۲۳
۱۲۴	۱۲۵	۱۲۶
۱۲۷	۱۲۸	۱۲۹
۱۳۰	۱۳۱	۱۳۲
۱۳۳	۱۳۴	۱۳۵
۱۳۶	۱۳۷	۱۳۸
۱۳۹	۱۴۰	۱۴۱
۱۴۲	۱۴۳	۱۴۴
۱۴۵	۱۴۶	۱۴۷
۱۴۸	۱۴۹	۱۵۰
۱۵۱	۱۵۲	۱۵۳
۱۵۴	۱۵۵	۱۵۶
۱۵۷	۱۵۸	۱۵۹
۱۶۰	۱۶۱	۱۶۲
۱۶۳	۱۶۴	۱۶۵
۱۶۶	۱۶۷	۱۶۸
۱۶۹	۱۷۰	۱۷۱
۱۷۲	۱۷۳	۱۷۴
۱۷۵	۱۷۶	۱۷۷
۱۷۸	۱۷۹	۱۸۰
۱۸۱	۱۸۲	۱۸۳
۱۸۴	۱۸۵	۱۸۶
۱۸۷	۱۸۸	۱۸۹
۱۹۰	۱۹۱	۱۹۲
۱۹۳	۱۹۴	۱۹۵
۱۹۶	۱۹۷	۱۹۸
۱۹۹	۲۰۰	۲۰۱
۲۰۲	۲۰۳	۲۰۴
۲۰۵	۲۰۶	۲۰۷
۲۰۸	۲۰۹	۲۱۰
۲۱۱	۲۱۲	۲۱۳
۲۱۴	۲۱۵	۲۱۶
۲۱۷	۲۱۸	۲۱۹
۲۲۰	۲۲۱	۲۲۲
۲۲۳	۲۲۴	۲۲۵
۲۲۶	۲۲۷	۲۲۸
۲۲۹	۲۳۰	۲۳۱
۲۳۲	۲۳۳	۲۳۴
۲۳۵	۲۳۶	۲۳۷
۲۳۸	۲۳۹	۲۴۰
۲۴۱	۲۴۲	۲۴۳
۲۴۴	۲۴۵	۲۴۶
۲۴۷	۲۴۸	۲۴۹
۲۵۰	۲۵۱	۲۵۲
۲۵۳	۲۵۴	۲۵۵
۲۵۶	۲۵۷	۲۵۸
۲۵۹	۲۶۰	۲۶۱
۲۶۲	۲۶۳	۲۶۴
۲۶۵	۲۶۶	۲۶۷
۲۶۸	۲۶۹	۲۷۰
۲۷۱	۲۷۲	۲۷۳
۲۷۴	۲۷۵	۲۷۶
۲۷۷	۲۷۸	۲۷۹
۲۸۰	۲۸۱	۲۸۲
۲۸۳	۲۸۴	۲۸۵
۲۸۶	۲۸۷	۲۸۸
۲۸۹	۲۹۰	۲۹۱
۲۹۲	۲۹۳	۲۹۴
۲۹۵	۲۹۶	۲۹۷
۲۹۸	۲۹۹	۳۰۰

[illegible]

<p> ۱۰ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰ </p>	<p> ۱۰ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰ </p>	<p> ۱۰ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰ </p>
--	--	--

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

نیز سر در بیت احمد شاه مختار مفتی در ذکر احوالات و الصالحات اکتلاست
 الوصلای و احوال بعضی مجانبین و مجاذبت تاجربا حصہ اول در
 بیان مناقب ازواج مطہرات حضرت سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام
 حصہ دوم مشتمل بر شرح حالات بنات و لادرجات حضرت شاہ رسالت
 علیہ الصلوٰۃ و التحیۃ حصہ سوم مشتمل بر احوال و دیگر عیال و صالحات کہ از اہل ولایت
 ذکر است بودہ اند حصہ چہارم در ذکر بعضی مجانبین و مجاذبت بلا قصد
 تقدم و تاخر تاریخ و سال وفات آن حضرات حصہ اول در مناقب ازواج
 مطہرات حضرت سرور کائنات علیہ السلام و الصلوٰۃ مخفی مباد کہ افضل النساء العالمات
 پیش از محمد حضرت شاہ رسالت علیہ الصلوٰۃ و التحیۃ مریم بنت عمران
 و قبیلہ خاتون ابن عمران مادر موسی علیہ السلام و مریم مادر عیسی علیہ
 علیہ السلام و آسیہ بنت مزاحم زن فرعون ہستند و بعد از سرور کائنات
 علیہ السلام و الصلوٰۃ حضرت خدیجۃ الکبریٰ و عائشہ صدیقۃ العظمیٰ و بی با
 فاطمۃ الزہرا روضۃ الشہداء ہستند کہ افضل النساء العالمات اند کہ احدی
 را از عورات تمام جہان بزرگات بابرکات ایشان فضیلت حاصل نیست
 و آنحضرت علیہ السلام فرمود کہ من زنی را نخواستم و هیچ از دختران
 خویش یہ زنی کیسے نہ آدم نگذاہم چیریل آمد از پروردگار و فرمایان امر فرمود
 و آنکسب نیز تصحیح پیوستہ کہ ازواج مطہرات سرور کائنات و از وہ بودند کہ آنحضرت
 ایشان را زفات فرمودہ است و از آنجملہ یا ز وہ متفق علیہ اند کہ زوجہ بودند
 یکے مختلف فہم کہ زوجہ بود یا سریرہ و اول از ازواج مطہرات بی بی خدیجۃ الکبریٰ
 کہ افضل و اعظم محبوبان حضرت شاہ رسالت است کنیت و سہ ہند است
 و نام پدر و سہ خوابدون اسد بن عبدالغفر بن محصی بن کلاب و نسب
 آبا کے گرام و سہ در قصہ بہ نسب آبا کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم
 سہ پیوند و نام والدہ و سہ فاطمہ بنت زاہرہ بن الاصم است کہ از

[illegible]

ازاری و محقق بقوم خود باستماع این تقریر و بلند حضرت بنمبر در حق وی دعای خیر
کرد و در برابرای خود دعا داشت و از بند بندگی آزاد و گردانید و همان آزاد را مهر
نکاح عوی ساخت و در ملک ازواج مطهرات در آورد و وفات آن محذومه مصومه
بقول صحیح در سال سی و شش هجری و فرار گوهر بار در حین البقیع است از مو

چو محبوب شاه کون و مکان

سفید ز دنیا شد اندر جهان

بگو اهل تاریخ ترجیح آید

بفرما و اگر وقت پاک از جهان

حضرت ام حبیبه رضی الله تعالی عنهما نام پدر وی انصیا بنو است نام
پدر وی صفیه بنت ابی العاص بن عیمه بن عبد الشمس که عمه حضرت امیر المومنین عثمان
ابن عفان رضی الله عنه بود و آن مصومه فرمود که قبل از نکاح خود با سرور
کاینات علیه السلام و الصلوة شبی در واقع دیدم که شخصی با من خطابی میگوید
ایام المومنین بیدار شدم و تعبیر واقع خویش با آن نمودم که حضرت بنمبر مرا خواهد
خواست پس در همان ایام حضرت عثمان ویرا در مدینه بیدار عالم صلی الله علیه و سلم
داد در آنوقت سن شریف وی سی و پنج ساله بود و مهر وی چهار صد دینار زر
سخ و بر و آیتی چهار هزار در یکم بود و وفات وی در سال چهل و دوم از هجرت
باقوال صحیح است و بعضی سال چهل و یکم نیز گفته اند و فرار میرانوار در حین البقیع است

از مؤلف

چونکه ام حبیب زوجه نبی

چهره در پرده جان نبفت

نیز سر و جیب نیا گفت

حضرت خفصه رضی الله عنهما و بنمبر نیک اختر

حضرت امیر المومنین عمر رضی الله عنهما است با و روی زینب بنت مطعون بن

بن دهب است در سال سوم یا دوم از هجرت حضرت شاه رسالت ویرا در

عقد نکاح خود آورد و وفات وی پنج سال پیش از بعثت نبوت بود و وفات در سال

چهل و پنج یا چهل و هفت هجری است و فرار در حین البقیع است از مؤلف

از جهان رفت و بجنت یافت

چون جناب خفصه زوجه محظوظه

و بعضیت پیوستہ کہ از حضرت شاہ رسالت یثمدنہ کہ دوست ترین آدمیان
 نزد تو کیست فرمود کہ عایشہ گفتند کہ از مردان گفت کہ پدر وی و آنحضرت زہرا
 خاتون قیامت فاطمہ تفرمود کہ ای نور العین دوست نمداری تو آنکس را کہ پیغمبر
 او را دوست دار گفت دوست میدارم یا رسول اللہ و بعد پس دوستدار
 عایشہ را کہ دوست میدارم من او را منتقلست کہ حضرت پیغمبر روزی از حضرت
 عایشہ فرمود کہ میدارم کہ تو از من گماست خوشنود و گماست رنجیدہ میباشد گفت
 یا رسول اللہ از کی میدانی فرمود کہ چون خوش باشی قم میخورے و میگوید
 کہ لا در ب محمد میر گاہ خشنماکے باشی میگوئی لا در ب ابراہیم گفت ہمچنین است
 یا رسول اللہ و منتقلست کہ عایشہ صدیقہ شش سالہ بود کہ سید نام علیہ السلام
 و السلام او را بقتل کاح خود در آورد و مرد می شناسے بود کہ برنجاہ و رہم
 فی الہد و بروا تھے پالصد و رہم و آنحضرت انرا قرض نمودہ تسلیم وے نمود
 و ذات حضرت عایشہ صدیقہ بہ شب سہ شنبہ ہفتدہم ماہ رمضان سال نجاہ
 و ہشت ہجری بود و مدت عمر شریف شصت و شش سال و مرا زگو ہر بار در بقیع
 است و بر بخارہ آن محمد و بہ مصومہ اکثر اہالی مدینہ شریف شدند و ابوہریرہ رضی
 اللہ عنہ بر بخارہ فیض اندازہ وی نماز گذار از مؤلف عایشہ محبوبت احمدی

یافت از دنیا بذات حق وصال اہل گوی و ملل ان جانی ترا د | نیز مجموعہ بہت سال از سال
 حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا - نام پدر وی حارث بن
 خزن و نام مادر ہند بنت عوف بن زبیر بن خزیمہ و در سال ہفتم از ہجرت حضرت
 شاہ رسالت و برادر عقد یکا خویش آورد و ذات وے در سال شصت یا
 شصت و یک از ہجرت شاہ نبوت است و فرار بر انوار و در بقیع شدہ از مؤلف
 چونکہ میمونہ صاحب غصت و در جان گشت بانہی ہفتم سال و ملل مجنبہ شدیدا
 نیز شہنشاہ نیاز عالم حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ
 عنہا - نام نامے وی ہند بنت ابی امیہ است و حضرت

والمالکة حضرت امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ بذرہ وفات حضرت فاطمة الزہراء
موجب وصیت آن عقیقه محذومہ بقصد نکاح خویش در آورد و لذت باسعاد
و سبب مثل زینب و وفات در سال ششم از هجرت بوقوع آمد از مؤلف

جناب شیب والا عقیقہ معہ موم
جو بھگنہ زوہر تیار پنج رات یا کس

حضرات امام کاشغری رضی اللہ تعالیٰ عنہما بعد از رقیه و پیش از
فاطمه زهرا رضی اللہ عنہما متولد شده و نام وی آمد بود و آن سرور علیه الصلوٰۃ
الملک الکبیر بعد وفات حضرت رقیه در سال سوم از هجرت وی را به عقد نکاح
امیر المومنین عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ و داود بن قتی با حضرت عثمان بود آخر و سال ششم از

بجرت جنت جنتی ہو از سوا	ام کلثوم بنت پاک بچی	شہزاد دنیا بجنت الہ علی
د اصلاحیوں سرفراز عالم کرد	گشت تاریخ رخش پیدا	حضرت فاطمہ الزہرا

رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ افضل و اکرام نبات سرور کائنات است

کینت وی ام محمد و لقب مبارک ظاهر اوزاکیه و راضیه و مرضیه قبول است

و اگر چه حضرت فاطمه خور و ترین نبات سرور کائنات است اما در محبت و شفقت

کہ ان عمر و عالم را بادی بوناہی کس از اولاد امجاد شود و حضرت امیر المومنین

علیٰ کرم اللہ وجہہ در سال دوم از ہجرت بعد از امر اجماعت از غزوہ بدر و کربلا

خواستگاری نمود و در آنوقت فاطمه پانزده ساله یا ششده ساله بود و دستش بچپ

حسنِ محبین و محسن در طفولیت بر حمت حق پیوست و از زینب که بعد از

حضرت امیر المومنین عمر فاروقی تزویج کرده بودند و فرزندی

بماند و آنچه اولاد باقی است از صاحب حضرت حسن حسین است و از حضرت عائش

صدقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما یہ سید ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اگر اومیا

کرد دوست میداشت فرمود که فاطمه را گفتند که از مردان گفتند که سولہ ہدیہ

الحمد لله الذي جعلنا من أمة محمد صلى الله عليه وآله وسلم أمة الرحمة والهدى والنعمة على العالمين

این کتاب در بیان فضیلت و برتری این علم است و در بیان
 آنکه هر که در این علم تحصیل کند به هر حال به سعادت و
 رفعت و برتری خواهد رسید و این کتاب در بیان این
 است که هر که در این علم تحصیل کند به هر حال به سعادت و
 رفعت و برتری خواهد رسید و این کتاب در بیان این

<p> این کتاب در بیان فضیلت و برتری این علم است و در بیان آنکه هر که در این علم تحصیل کند به هر حال به سعادت و رفعت و برتری خواهد رسید و این کتاب در بیان این است که هر که در این علم تحصیل کند به هر حال به سعادت و رفعت و برتری خواهد رسید و این کتاب در بیان این </p>	<p> این کتاب در بیان فضیلت و برتری این علم است و در بیان آنکه هر که در این علم تحصیل کند به هر حال به سعادت و رفعت و برتری خواهد رسید و این کتاب در بیان این است که هر که در این علم تحصیل کند به هر حال به سعادت و رفعت و برتری خواهد رسید و این کتاب در بیان این </p>
---	---

این کتاب در بیان فضیلت و برتری این علم است و در بیان
 آنکه هر که در این علم تحصیل کند به هر حال به سعادت و
 رفعت و برتری خواهد رسید و این کتاب در بیان این
 است که هر که در این علم تحصیل کند به هر حال به سعادت و
 رفعت و برتری خواهد رسید و این کتاب در بیان این

تجارت حقیقی دیدہ ام فرمود کہ آن بصیرت گفت امروز علی الصباح بطلب پیغمبر در صحرا
 رسیدیم چون پیشانی پیغمبر به لبستم و بر شنگ نهادم تا بر سر گرم سوار می که از آسمان بر
 زمین آید و بر سر سلام گفت و گفت سید اینا را از من سلام گوئی و بگو که رضوان
 خدایان برشت، بگویند بشارت مرزا باد که برشت بر ایشان توبه وجه قسمت کرده
 کرده اند گرد می بسیار است برشت روزی که دوی صاحب آسمان کنند و گرد می بسیار
 توبه بخشد این بگفت و قصد آسمان کرده و از میان آسمان باز برین اتفاقات نمود و مراد
 که آن بشارت پیغمبر فرمیتو است بر داشت گفت یا زایدہ این بشارت را بر سنگ بگذار
 کہ این سنگ بشارت تو بخشد تو خواهد رسانید و سنگ مخاطب شد و گفت اسے سنگ
 این بشارت را باز آید بخانه عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ برسان فی الحال آن سنگ
 روان شد و بشارت پیغمبر ہی آورد تا بدرخانہ عمر رسید چون بشارت را از سنگ
 برداشتیم باز بر روان شد رسول صلی اللہ علیہ وسلم چون این بشنید برخاست و
 باز آیدہ بردرخانہ عمر تشریف برد و اثر آمد و رفت سنگ بدید و فرمود کہ بگو
 کہ خدا تعالیٰ مرا از دنیا برون برد تا رنجان مرا بامزش امت من بشارت نداد و حضرت
 حق زنی را از امت من بر جرم می علیہا السلام رسانید و قات بی بی زایدہ
 سال بست و پنجم از ہجرت است از مرگ

تراپدہ ہریم صفت عفت تاب	درالیہ معصومہ و روزمان
زفت از دنیا چو در نخلد برین	با دیہ سال و سال او جوان

بی بی پنج و بی بی تاج و بی بی نور و بی بی حور و بی بی گوہر و
 بی بی شہناز رضی اللہ عنہم اجمعین مشہور چنین است کہ این
 بیبیان دختران عقیل بن علی کرم اللہ وجہہ اند و در تجرید و تقریر یگانہ وقت
 وقت و در زہد و تقوی مفرد بودند صیام و دام داشتند گاہے بعد ماہے
 و گاہے بعد یا نژدہ روز طعام می خوردند چون واقعہ کر بلا بحضرت امام حسین
 السجید پیش اند این حضرات در شام بودند نہ استماع آن واقعہ

[illegible]

و با خدا و ان حضرات بحث آغاز نهاد چون این خبر بمکوش راستی نیوش بی بی صاحب
کمان رسید طعام میخه کرد و مسافران و مسکینان را طلب فرمود و مجلس عالی ترتیب داد
چون طعام حاضر نگشت یک کس از حاضرین انواع طعام لذیذ نهادند و پیش
بخجی طبعی از طعام که زیر آن طعام عذره و بالائی آن نان خشک و بالاسے آن
کیچڑ سے خام و خشک بود نهادند و این سبب معلوم نمیشد که زیر این کیچڑی طعام
پخته هم هست یا نه چون دیگر حاضرین دست به طعام بردند بخجی بسبب خامی طعام که
پیش نهاده بود متحیر ماند آخر طعام طلب کرد و ارشاد شد که کیچڑی خشک از بالاسے طعام
دور کنید و طعام که زیر کیچڑی است با و بخورانید و بگویند که چون اینقدر ترا علم نیست
که زیر کیچڑی چه چیز است تو غیر غیب که خاصه خداست چه دانی بخجی شرمند
شد و مرید که دیبا لغرض و رقداست این حضرات شک و شبہ باقی نیست و
به بیوت پیوسته که این حضرات از پاکدامنان متقدمین هستند چرا که در تحفه الاولیاء
همچنین ابرقام میفرماید که چون مخدوم علی گنج بخش بجویری در لاهور
تشریف آورد و بیرون شهر توطن گرفت بهر سفته بر روز پنجشنبه بر فرار است
حضرات پاکدامنان تشریف بردی و از فرارات و دور نشسته متوجه
ماندی از غایت ادب و لحاظ مساوات نزدیک رفتے پس معلوم شد
که فرارات حضرت پاکدامن قبل تشریف آوری حضرت مخدوم و رنجیب
موجود بود و ناما سیمے بخجی از روسے تحریر احدے از اہل تہانیت
بوضوح نہ پیوسته که این حضرات از فلان خاندان هستند و در فلان
و در فلان سنہ از فلان مقام در لاهور تشریف آوردند و و فلان
ماہ و در فلان سال بر حجت حق پیوستند بزرگی و سیادت ولایت این
حضرات از کتاب تحفہ حمید و تذکرۃ قطب العالم و غیرہ بوضوح سے استنباط
که بسیاری از اولیاسے کبار فیض باطن ازین بارگاہ عالی جہا یافتند
و احوال فیض عام جاری است کہ عدد اہل حاجات و خواہندہ ہائی

باطنی نرد وی حاضر میشدند چنانچه حضرت سفیان ثوری و غیره علماء و ایام عظام
 بخدمت وی بجهت پرسیدن مسائل اکثر آمد رقت داشتند و بموعظت و دعا
 و ترغیب داشتند و حضرت رابعه تمام شب نماز میکرد و تا سحر بزمی است استاد
 و کس عبادت تشبیه وی هزار رکعت نماز می بود صاحب تذکره الاولیاء میگوید
 که دست رابعه را غرم حج پدید آمد بروی بیادید نهاد و خرے داشت رخت خود
 بر آن بار کرد چون بمیان باوید رسید خراجه بمرد اهل قافله گفتند که ما خشت
 شمایر میداریم فرمود شمایر خود بر وید که من تیوکل شما نیامده ام پس اهل
 قافله بر پشت روی تنها مانده مناجات نمود که ای بادشاهان با عورت غریب
 حاجت چه من میگویم اول مرا بچانه خود خواند س باز در راه خرم امیر اندک
 و در سیاهان تنها گذاشتی هنوز مناجات تمام نکرده بود که خبر به خواست
 وزیده شد حضرت سبے رخت خود بروی نهاد و روان شد تا جگه منظمه رسید
 زادے میگوید که من باز مدتی همان خرا دیدم که س فروخت ارکنه الیافین
 نقل است که پدر رابعه را چهار دختر بود و سواي س دختر دیگر وی دختر چهارم بود
 ازین جهت او را رابعه میگویند و شے که رابعه متولد شد در خانه پدرش
 آن مقدار جامه کتہ جم نبود که رابعه را در آن به پیچ و چندان روغن نبود که
 چانهی خوشن کتہ پس زوجه اش بوسی گفت که نزد فلان همسایه دو توغن جان
 طلب کن پدر رابعه با خدا عهد کرده بود که سواي س خدای چیزی از کسے نطلبد آخر
 بجهت و رت بد ز خانه همسایه آمد و زر بگرفت سچ جواب نیافت که مالکان
 خانه و ر خواب بودند دل تنگ شده باز آمد و بجهت رسول صلی الله علیه و
 سلم را در خواب دید که می فرماید که ای شخص دل تنگ بشو و نم خیز که این دختر
 تو سیره است و شقیقه که بقا و هنر ا کس از امت من نفع است وی آمرزیده شوند
 و اگر از افلاس تنگ هستی با ادا دان پیش عیسیٰ نراد امیر لهره برو از طرف من
 کاغذی بنویس هر شب صد بار صلوات و شب جمعه چهار صد بار صلوات بر من می رسد

داد هر دو جوان در کار وی شغور بودند که بعد از ساعتی کینز که از دور در آمد و غمزه پیرا
 تان آورد و گفت این طعام می خورند من فرستاده است رابعه آن نامه را بشمار که در شهر
 بود و باز پس داد و گفت باز ببر که بخورم و در شمار غلط کرده است کینز نامه را برداشت
 و نزد محمد و مدبر و محال واقعه باز نمود و خاقون گفت که بی تحقیق در شمار
 غلط کرده ام که بست نان فرستاده بود و در نان دیگر بر آن افزود و بخدمت
 رابعه فرستاد رابعه آنرا گرفت و پیش همانان آورد و همانان چون طعام خوشتر
 دریافت آنحال کردند گفت که چون شما آمدید و دانستیم که گرسنه اید و نان پیش
 شما نهادیم و میدانستیم که با اینقدر طعام سیر نخواهید شد چون سایه آداد داد و
 بحق کردم و بلوی دادم و مناجات کردم که خدا یا بحسب قول و عهد خود که در قرآن
 نمودی می خواهم که عوض این چیز یکسایه و در حرمین وقت مراد در دنیا بدی چون
 کینز یک پشروه نان آورد و بحساب ده چند و نان کم بود ازین سبب واپس کردم
 که در شمار غلط کرده باشید پس بست نان سالم رسید و بکار شما خراج کردم
 نقل است که وزی نظر لیقان بهره پیش رابعه آمدند و گفتند اسرار رابعه مردان را
 ستره مرتبه است که زنان را نیت اول آنکه مردان کامل العقل و زنان ناقص العقل
 هستند چنانچه گواهی دوزن برابر گواهی یکدست و دوم زنان ناقص العقل
 اند و در هر یک سه چیز در زنانه نماز میباشد شوم آنکه هیچ زن بر تنه پیغمبری
 نرسیده است رابعه گفت راست میگوید لیکن زنان را ستره فقیهات است که
 مردان را نیت اول آنکه زنان را نخست می باشد و این عیب خاص مردان است دوم
 هیچ زن دعوی خداست که نه کرده این حرکت و سبب ادب صرف از مردان
 ستره ده است سوم آنکه از مردان اولیا و بعد لیقان و شهباز از بطون زنان
 برآمده اند و در کنار ایشان پرورش یافته اند نقل است که چون رابعه بگفت
 رسید بدو مادرش بمرد و در بهره خط عظیم بقیاد خواهران وی مرقی
 شدند رابعه نیز از بهره بر رفت طلبی او را گرفت و پیچید در پیش به فروخت و

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

گفت بر خیز و بر آس رسولان خدا جاسے خالی کنید ایشان بر خاستند و
 میرقان رفتند و آوازی شنیدند یا انجیا النفس المطمئنة ارجی الی ربک و ارضیت رضیت فاکد
 فی عبادتی و اذی جنتی یا نبی آوازی نیاید کابران باز بر بالین و رفتند و دیدند که رحمت حق شیو
 است و ذات آن عارفه با قوال صحیح در سال یکصد و شصت و پنج بوقوع آمد و فرار پرانید و در بصره

از موقوف

را به چون زین جهان سپار سو	رفت دور و دربار جنت یافت بار
سپال تاریخت ز مسکینان بچو	باز اسوده بخوان ای باد قاه

بی بی لیسنه حمسه افتر کما کے علیہما نام پر دسے حسن بن زید است
 از قدما کے نسای محدثه و متبعم مصر بود و امام شافعی از وی حدیث سنید نمود چنان امام
 بمر و چمن از امام را سخاوت و کسے برده نماز گذاروند و قات سبے نفسہ
 در باره مضان سال دوسو و نہ ہجرت و فرار پرانوار و میرست از موقوف

چونکہ معصومہ زمان نفسہ	شد ز عالم بہ جنت الا علی
رجلش چو زلف صمد یقہ	باز وصلش مقصد سنہ فرما

فاطمہ نیشاپوریہ قدس سرہا از قدما ی تبار خراسان و کبار عارفات بود
 و مجاور مکہ معظمہ گشت و گاہ بہ زیارت بیت المقدس ہم می رفت و شیعہ بایزید بسطامی
 رح شاعر و بی گفته فرمودہ است کہ من در تمام عمر خود یک مرد و یکسان دیدہ ام
 و آن فاطمہ نیشاپوریہ است ذوالنون مہر پر سیرند کہ ازین طایفہ کرازرگ ترویج
 گفت زنی بود در مکہ معظمہ و اورا فاطمہ نیشاپوری میگویند و در تخم مہانی قرآن سنجان بلند
 میگفت و طریقتی آمد و وفات بی بی فاطمہ بقول شافعیہ الایا و رسال دوسو و ست و سہ ہجرت

از موقوف

شد چو از دنیا بفرودش بین	موفی والا و لیسہ فاطمہ
ہر سال از نجال آنجا ب	شد بتوا از دل حبیلہ فاطمہ
تیز و مسل او را کبر شد عیان	با تزل آگاہ حبیلہ فاطمہ

11

گفتم تو همین جای من تا قیمت آن بیرون بدهم بعد از آن که میان کریان در خانه رفیق و
 یکدیگر در خانه تراشیدم تمام شب در گاه حق تصرع و زاری میکردم و میگفتم
 ای پروردگار بر غیبان و آشکاران عالمی و اعتماد بر غایت تو دارم و مرا در بر تو
 خواججه تحفه شهر سار کن تا که تحفه بدین بگویم تو بگفتی گفت سبک از دوستان
 تو برداشتم و در بکشاوم مرخصی دیدم با خیال غلام و شمع افروخته گفتم
 استاد و مشفق تو ای دیدم که با تکیه آواز داد که ای پسر در بر دار و پیش من
 بنشین و نفس او را خوش کن که کنیزک تحفه را بخور و زاریا تحفه نظر غایتی است
 چون این بشنیدم سجده شکر بجا آوردم و این زرقه پیش تو حاضر کرده ام پس
 بره با منی از برکت تو و در بیمارستان رسیدم صاحب بیمارستان گفت مرا جای سمر
 در آنی و بدان که تحفه را نزد خدای تو ای تو ای است در تبه بلند شربت شفا
 بمن آواز داد که تحفه اندوستان ماست پوشه را با و تحفه نرسد در این
 افتخار خواججه تحفه رسید و حال دیگر گریان بود گفتم گریه از حیث از سحر تو زرقه
 گفتم انیک آوردم و زیاده از مال بجز از درج شت گفتم نه گیرم
 و تحفه را براه خدا ازاد کردم و گواه باش که از همه اموال خود بر خاستم که شب
 از غیب مرا سر زنی کرد و بدو بجانب خود خواندند چون انجمن دید صاحب جمای
 ستان که احمد بن سبته نام داشت از همه اموال خود برخاست و بحق مشغول
 شد و تحفه چون آزاد شد جامه های که در بر داشت بر آورد و بیایه
 پوشید و راه خود پیش گرفت هر چند حشمت یافتم آخر احمد بن سبته و خواججه
 تحفه و من بر سه غریبت جگر دیم احمد در راه بر محبت حق پیوست و من
 و صاحب تحفه بکر رسیدیم بر وقت طایف آواز مجروح شستم که
 ایرات می خواند پیش دی رفتم چون مرادید گفتم با سمر گفتم لبیک
 گوئی که خدا بر تو رحمت کند و گفتم لا اله الا الله بعد از شناختن ما
 شناختن چراست من تحفه ام دیدم که خجسته و بیست و نه ست گفتم چه

امته و لو احسد ولیه با وقار بپادشاه دین بگو تاریخ ۱ و	یافت از دنیا چو با حق اتصال قطب در دوران بخوان سال وصال
بی بی امته الاسلام قدس سرها نام والد بزرگوارش قاضی ابوبکر بن کمال بن خلف است و آن عقیقه شاکر و شیخ محمد اسماعیل اصفهانی است فصاحت کلمات بسیار داشت شیخ زاهدی و ابوالوعلی از کمالین شاکردان وی هستند و در علوم ظاهری و باطنی عالمه کامل بود و ولادت با سعادت وی بقول مختار سینه اولیاد در سال سه صد و هجده و وفات وی در ماه رجب سال سه صد و نود و	
شیخ واقف است از مولف نبولیدش سلیمه ام اسلام	شعفت ولیه ام اسلام بگو سرور فقیر سال حمل
سهمیه تمام پدر وی شافعه است حافظ قرآن مجید بود و عظیم مقام پدر وی بود و خط گفت جامه که از رویه حلال باشد و در آن کس گناه کند نه و پاره نشود چنانچه پیرانسته که در سر دارم یافته تا در من است و چهل و هفت سال است که میگویم و پارا میگویم و از شیخ عبدالصمد لیسران عقیقه منتقل است که در خانه دایواریست بود که توبه بر اختارون بود و گفته که این دیوار از سر نو باید ساخت و نه مساز میشود و الله ام بر پاره کاغذ خیر است نوشت و فرمود که این را باین دیوار رسم سازیم چنان کردم نسبت سال آن دیوار کمال خود یافت بعد از وفات والدین بنحاطرم رسید که به بیم که در آن پاره کاغذ چه نوشته است کاغذ را از دیوار جدا ساختم بجز جدا ساختن و دیوار جدا ساختم بجز جدا ساختن دیوار نسبت و وفات آن عقیقه در سال سه صد و نود و پنج هجری است از مولف	
حضرت میبونه آن بیدار دل بهر سال از حال آن جناب	رفت از دنیا چو در خلد برین شد روان از عقل و ریاضت
بی بی ام محمد قدس سرها نام پدرش محمد بن علی بن محمد اصفهانی	

و در مجلس بی همه اسرارها الحاح حاضر میشدند و بعضی اتم میسرید وفات وی در سال پانصد و بیست و یک عمری است از مؤلف

فاطمه چون از جهان پرست	رفت با حق یافت جنت در رضا
فاطمه منصور گویند تاریخ ۱۰۹۰	هم بخوان مشهوره سال ارتحال

فاطمه بنت نصر بن عطاء از فرزند سمرقانی سیده عاتق قدر بود و در زهد و ریاضت و مجاهده مقام بلند و مراجع ارجمند داشت و گویند که در تمام عمر خویش خبر سه مرتبه از خانه خود بیرون نیامد و وفات وی در سال پانصد و هشتاد و سه هجریست از مؤلف

فاطمه عالمه که فضل خویش	از دزدان باغ جنت خدا
سال وصالش جوینیم ز دل	گفت بگو مشفق و اولیا

بی بی ساره قدس سره مادرالدین شیخ نظام الدین ابوالموید بسیار بزرگوار و تقیه بود و در ریاضت و عبادت بی غیره نقل است که وقتی اسکان را در راهی شد خلق وضع کردند شیخ نظام الدین ابوالموید آورد شیخ بر بنبر بر اند و بارجه کند و اسنی والدیه خود را زینل بر آورد و بر دست نهاد و گفت ای بجزمت آنکه این بارجه از اسنی ضعیف است که هرگز چشم فاصم بر او نیفتاده باران بفرست بماند و است ابر سید اند و باران است شروع شد وفات آن یا که اندر سال مشهوره و سی و هشت هجریست و غیر اینها را در دلی متصل مقبره خواجه قطب الدین بختیار قدس سره است

از مؤلف	
رفت چون ساره زینبها ان فنا	گفت در جنت خدا و امانی
گفت تاریخ رحلتش سرور	قدس الله سره القالی

بی بی فاطمه ساهم قدس الله سره القالی از صالحات و قانیات و عارفات زمانه بود در وفات سلطان المشایخ نظام الدین و خلفای وی ذکر او بسیار است و گویند سلطان المشایخ در وضع بی بی فاطمه ساهم قیام مشغول بود و شیخ فریدالدین گنجشکه قدس سره میفرمود که فاطمه ساهم مردیست که در البصورت زمان فرستاده

از مولف

چو دیارفت در فردوس والا
پس تاریخ وصل آن صفایش

چو آن ام الفریح علی علیه
نذا کردید لانا لایه

ایضا

چونکه ام الفریح معصومه
بهر تاریخ آن دلیم دهر

رفت در پرده لقب با الله
گفت دل عارقه فانی اندر

بی بی زلیخا قدس الله سرها العزیزه و الزهراء معصومه سلطان المشایخ
نظام الدین نذولی است بسیار بزرگ و صاحب عفت و عصمت بود
حضرت سلطان المشایخ فرمود که چون والده مرا همی پیش آمدی انجام کار آن در
خواب دیدی و اختیار بدست او میدادند و هر حاجتی که مرا پیش می آمد پیش نهادی
پاک و می عرض میدادم غالب آن باشد که در یک هفته ورنه در یک ماه بکفایت میرسد
و صاحب اخبار الانبیا میفرماید که در آن ایام که سلطان قطب الدین بن سلطان
علاء الدین خلجی با سلطان المشایخ منازعت آغاز کرد و گفت که اگر شیخ نظام الدین
نفره همراه حاضر نخواهد شد سیاست نخواهم کرد و یا منملاع این سخن سلطان المشایخ
بر فراز والده خود رفت و گفت با و شاه در دل خود آراوه اندازد این مرد دارد اگر آفره ماه
کار او بکفایت برسد من بیارت تمام نخواهم آمد و از راه نارد و نیاز فرزندان این سخن
بر زبان آورد و بقضای الهی بشتب غره ماه سلطان قطب الدین از دست خسرو خان
گشته شد و نیز سلطان المشایخ میفرماید که غره ماه جمادی الآخره روز نقل و الدین نزد
بود بشتب آن ماه چون ماه نوید شد و قدم والده سر نهادم و تهنیت ماه
بجا آوردم فرمود که غره آینده سر بر قدم که خواهی نهاد در یافتی که نقل والده بکوه
رسیده است حال برین تنگی گشت و گریه بمن در گرفت و گفتم ای محزون و مهمل که
میسازی فرمود که این جواب بامداد خواهم داد فرمود که بشتب بخانه شیخ غریب الدین محل
باشی بفرمان والده در اینجا زخم آخر بشتب قریب پنج کفینر آمد و گفت که محزون

دلی بی گردی استوار داشت در کشف القلوب کشف القبور و خوارق و کرامت
 از آیات الهی بود و با پدرش همراه سلطان رنجور شاه در کشمیر و اسلام پو شید نزد
 بخدمت بسل شاه کشمیری که مروج اسلام باینجا در کشمیر ذات آن والایرکاست
 رسیده سرید شد و بی بی لیل دوی نیز بمرنه ساگی همراه مادر و پدر اکثر اوقات بخدمت
 سل بسل شاه حاضر میشد و آنحضرت او را دختر خود می خواند و نظر عنایت بحال و
 میگردید میفرمود که لیل دوی از کلمات عارفان خواهد بود و اشارت ابدی تعالی
 چون بخدیو رسید مادر و پدرش نکاح و بی شعی از اهل اسلام منع کردند و
 اگر چه لطیف در تعلقات خانگی خود را متعلق میداشت اما در باطن مشغول بادیقی میبود
 و بحقیق از یاد الهی غافل نمیکرد و دخی الوی در اخفای حالات خود میکوشید چون
 جذب استغراق بحد کمال عاید حال وی گشت متوجیه با نظر بآنروز و اگر دیده بحال
 متعلقین خود و تعلقات خانه دارم نمیداد ازین مکر متعلقین نه از بیگانگان نه دشوهر خیم عادت
 و کینه بی دل خودیست تقاضاست روز حضرت بی بی سبوتی بر آن سرشوریده بود و برشته
 بخانه بی آورد دشوهرش از پس در رسید بحالت غصبت بلب بر سرش زد و بچوب
 سبوتیست فی الحال سبوتیست و وسفال آن بر زمین بیفتاد و آب سبوتیست
 ربانی منجم شده بر سر آن غصیفه بماند چون در خانه رسید بیهان آب همان کوزه را
 خانه را پر کرد و باتی باد صحرانداخت و چشمه آب در آنجا ظاهر گردید چون این کرامت
 بگردی و خوارق عظمی لذلان مجذوبه کبریا بوقوع آمد شهرت عظیم یافت و خلق خدا
 فوج فوج حاضر خدمت میشد چون از اجتماع کثیر بزیج اوقات شریف میشدند و از
 خلق بر تافت از کار خانه داری به کلی روگردان شده بکار حق پرستی و عبادت و
 ریاضت مشغول گشت و روز و شب در ویرانه بنیویش و بیگانه عریان و گریان در
 حرف باران نه خور و خواب دل بیج و تهاب بسرست میرو و اکثر اوقات در
 حالت جذب و استغراق استغراقا شفا نه بزمان کشمیری گفتی و بوجد آمده تا
 سه روزه روزه و بیوش ماندی و از دنیا و اهل دنیا بلکه از خود هم خبر نداشتی

گیسوم و سوسه الا اندر یوزم گیسوم شته سحر و برادرم موجود در قم انو غاصی لال لاسرکان
 یستی دقتی لا اگر اغسیدم و سواس داره شیه چون الا اندر انهمدم شیک فیه و تسلی
 کردیزه چون سجده را گذاشتم و ساجد و سحر و را و احرار بقدریم موجود و یا انهم حال بدین
 حال دوی را شد مکان لاسکانی بی بی فاجیه سیده گیلانی قدس سره سحر را سزوه
 نود و نه محترم حضرت میران محمد شاه سحر و دریا بخاری لاسور و دالره و احرار سحر و سحر
 و زند دین حضرت میران است و آن حقیقت از او لا و انجا حضرت سادات گیلانی
 است و نام و الیزکو ارسن سید عبدالقادر و الماسین سید ابوباب بن سید محمد بالا سکر گیلانی
 است بقایت بزرگ عابد و زاهد و شقیقه بود و خوارگی و کرامت و شرف است از بدین
 وجه خود میراث داشت و بجناب بی بی کان مخاطب مشهر بود نقل است که روز
 حضرت بی بی در دولت خانه خود تشریف داشت و بنی بن الاسباب در کما مبارک
 مشکوک شد بدست حق پرست خود نشست و خواست که در آفتاب اندازد تا ششک
 شود چون وقت نماز عصر بود پرتو آفتاب صرف بر فرق و رخسار کند که در خانه قیام
 کاشانه آنجناب بودی نمودی بی بی صاحبه ضرورتا گزود و درخت تشریف آورد و او را نشان
 کرد که ای درخت می خواهم که رو آخو و بر تو اندازم پس اگر بخت شری نگار و آینه
 کامی گردد درخت بی بی بحال است شد و حضرت بی بی از دای خود بر او افتاد و گفت
 و درخت بدستور سر فزید کرد و نظر بر سرش افکند و از من خالق بر آن درخت افتاده
 اند که رو آخو بی بی صاحبه بیا که درخت افتاده است انچه بشید که بی بی خود بیا که درخت
 آمده چادر خود بر آن انداخته باشد بی بحال اندرون خانه تشریف آورد و و کلان
 غضب آمیز گفتن آغاز نهاد حضرت بی بی صاحبه قسم داد که و گفت که بر درخت
 نیاده ام بلکه چون درخت سر برست کرد و بیا خود بر آن استیم و فرمود می خواهم که بطور
 که چادر خود را بالا درخت انداخته باز دیگر حضرت بی بی صاحبه باز نزد درخت
 تشریف آورد و گفت که درخت می خواهم که رو آخو و بر تو اندازم پس اگر بخت شری نگار و آینه
 کامی گردد درخت بی بی بحال است شد و حضرت بی بی از دای خود بر او افتاد و گفت

کتابخانه عمومی
کتابخانه عمومی

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي هدانا لهذا الذي كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

[illegible]

॥ श्रीगणेशाय नमः ॥
 ॥ श्रीगणेशाय नमः ॥



۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

ॐ नमो भगवते वासुदेवाय ॥
 श्रीकृष्णार्चनम् ॥

॥ श्रीगणेशाय नमः ॥
 ॥ श्रीगणेशाय नमः ॥

چشم که بر این جهان را دیده است
 از این چشم که بر این جهان را دیده است
 از این چشم که بر این جهان را دیده است
 از این چشم که بر این جهان را دیده است

و چون حضرت گنجشکر بعد وفات خواجہ قطب الدین نجیب را اوشی قدس سره دہلی
تشریف آورده برسیا و دہشت قیام پذیر گردید میان سرنگا جندوب نیز دہلی آمد
و یو تئیکہ بر درجنہ از خاندانہ ہرکادری نماز غم مسجد کرد و بیرون آمد میان سرنگا
جندوب بدوید و سروریا آنجا بہ شہاد و گریہ آغاز کرد و گفت در خطبہ ہنسی یا بوسی
بشرف پیشم در اینجا بہ سبب هجوم خلق زیارت نصیب نمیکرد و وینکدار فرہ ہزارت
شرف شد و عزیز را سخن او محزون ساخت و بعد ادا ای نماز بہ ہم ای آن مجذوب آ
تہمت با نسی شد و وفات وی رسال ششستہ چہل و شش ہجری است از مؤلف

اسرنگا جندوب جذب است	کہ روش علاء فضل برین است
چون جہتہم از خرد و سال و صا نش	ندا آمد کہ عاشق قطب دیر است

سومین مجذوب بہ رحمۃ اللہ علیہ دیوانہ بود اہل حال و صاحب
تصرف اول بشرف اسلام مشرف شد بعد از ان بخدمت شیخ علا ہالدین دہلی
بیسرہ حقہ تفرید الدین گنجشکر قدس سرہم افتاد و از غایت جذب عشق مجذوب
شد و تمام عمر در خدمت پیر و متذہب بسر برد و عادتش آن بود کہ بعض اوقات تا ماہ
بخیری نخورد و نہ نوشید و وقتما بودی کہ چند طعام فرو برد و شکمهای آب نوشید
و قتی اؤرا دید کہ در انبار چو تہ افتادہ است و چونہ می خورد اؤرا گفت کہ انیہ میخوری
کہ غیر از طعام است گفت بگویم این میربخش نفس حرص بسیار و در بخور خاک سیر نمیکرد و وقت
وی صاحب شجرہ چیشہ در سال بہفت ضد و بست و شہت تحریرے فرماید

از مؤلف

شیخ حسین جندوب جذب الہ	بود بر چرخ نقین بدرالکمال
شد چو در فردوس از یافت ی	پس جلیب جندوب آمدار حال

شیخ حسن مجذوب بہ رحمۃ اللہ علیہ از قصبہ لکھنوی و از اولاد شاہ علی
بود و دہلی سیر کرد و با سلطان سکندر بودی عشق میبخت گویند کہ اؤرا چند بار
بہ سلطان در بندہ کردہ اؤرا بہ نعلاب شد و نور بازار با بر فتنہ نو بہ سلطان

جا پاش دیم نیافتم تا گاہ در گوشہ شہر در تیر بار دیدم کہ شخصی زنده بر سر کشیدہ
 او قتلہ داشتہ در ہارم گشت کہ گھرہ داشتہ ایست چون نزدیک سپیدم ترخہ بخند
 واکتم کہ زندہ ایست سر او ترخہ بر آورد و گفت خدایا بیاریدہ آوروہ چند فلوس
 کہ نیت کردہ بودم حاضر نمود دست از ترخہ بر آورد و آن فلوس از من گرفت و
 گفت خدایا باز کہ اینجا فرمایہ ایست ذات الہی بقول خدا اخبار از دوزخ
 شعبان شب پرورش بوقت پنج سال نہ منہ چیل و شش ہجرت و تاریخ و نامت و ازا
 لفظ مجذوب با صافی اخذ کردہ است از منہ لہ

الہ دین از جهان چو نرخت برست	قدم در رجان نہاد بکدست
چو سال انتقال او بہ جہنم	ز ہالفت شد تراہونی مست

میان معروف مجذوب قدس سرہ مجذوبے در دہلی
 می بود و در مقام خواجہ قطب الدین بختیار در گنبد قدیمی کہ نزدیک مقبرہ شیخ
 برہان الدین بنی است ساکنت داشت و با وجود حالت سکر و جذبات علم
 تکمیل آتی بود از آیات الہی و قتیکہ شیر شاہ بادشاہ قلندری را دیران کرد و
 از بے غایب شد کہ باز ہیچاش او را ندید و تاریخ وفاتش پیوستہ اما در آن
 قلعہ و بے در سال ہند و چیل و ہفت ہجرت آئندہ بود - شاہ
 مجذوب قدس سرہ مجذوبے بود در دیار سند و تصرف
 مدی و کشف حلی داشت و قتیکہ ہالیون بادشاہ متوجہ گجرات بود
 کس را سجدہ نش فرستاد تا فادے دین باب گرو چون آن شخص بخدمت
 رسید تیرے از ترکش آن برگرفت و بر ہاسے او برگندہ باز و ترکش
 ہند آن شخص بہ خدمت بادشاہ آمد و حال عرض کرد بادشاہ
 فرمود کہ این نشان آن دست کہ مار افش نشود و شکر بای سامان
 لیکن ذات اسلامت ماند و بجایے خوب از رسم و شیخ سید
 عبد الوہاب بخارے فرمود کہ این شاہ منصور مجذوب آب

اکابر دینی بود و از اول فطرت مجتهد بود بر آید و از او صنایع و اطوار اینجهان قاضی
و قاضی افتخار و بود و وضع عجیب حالتی غریب داشت اکثر اوقات بر پشته بود و یک
دانه خاسل را حمل انداخته و میگردید به شکلی که غلوه گلی در پیوار زده اند و هر یک با
باقولان و حاضرین بخشید می و بعضی از مشایخ وقت او را در خواب دیدند که نزد
شاه رسالت صلی الله علیه و سلم حاضر است و آن حضرت را وضو می کنند بعضی میگویند
که از آنکه مسئله می آمد نمیگفتند که با او در که مسئله دیده ایم و فات وی بقول صفا
اخیار الاخیار و در سال نه شصت و چهار است و قبر در دلی است از موقوف

چو رفت از دهر دنیا بقیل شد

به وصل حق حن مجتهد حسن

عجب تاریخ و صلاش جلوه گر شد

از محبوب اله مجتهد حسن

سید شاه ابوالفتح بخاری مجتهد قدس سره

پسر نیکو شتر سید حاجی عبدالوهاب بخاری است که ذکر خیرش در مخزن خاقان و
عالیه مهر و رویه گذشت شکری کامل و حالتی خالی داشت و در زیاده تحصیل علم کرد
ماط البعلمان سبقت درس التمس نمودی و گفتی که شما وایم خواهید خواند و مرا
بر فرصت وقت نیست خداوند که چه حالت پیش آید و چون بسبب هر چه تمام
تر بر اکثر کتب مبتدا و له عبور نمود و مجتهد با ذوق تحقیقی او را بطرف خویش خواند و
مجتهد بکشت نقل است که در فتنه تمام روزان در خانه وی بنیجه بودند و تا به
گرم شده بودی و آمد و بعد و یا بر تاب گرم نهاد و تا به شامه ماند و سبب از خوشی
و به شرفش ظاهر گشت نقل است که روزی زیارت نقابر بزرگان خود
و گفت اگر نصیب است سر و اسن نیز خدمت شما می رسم چون بنیانه
آمدند شکاران را در پیش خود طلبید و گفت بر صاحب خانه خود چه طو خواهد
گرفت باره بکر می پس همان روز و فات یافت و اقامه وفات و سک
در سال نهصد و شصت و هفت هجری است

از مولف

از آنکه این کتاب در دسترس باشد و در دسترس باشد	از آنکه این کتاب در دسترس باشد و در دسترس باشد
---	---

میان گفت کہ فیرقاضی کریم الدین جہانست این چرا محروم میگردد از بد طبع
 الکیمیش خود داشت تمام برداشت و مراد او و گفت ہر یک الفہ و میان
 تمام طبق چون از انجا رخواستہم ہر کس را میان حمزہ گفتن آغاز کرد و قضا
 سن از انروز شد نقل است کہ چون سلطان بہادر شاہ کجرات در زمان
 شاہنشاہی از پیر زنجیرہ بدیا را جہیر انداول بزمیارت خواجہ رخت و اجہیر
 در آن زمان در تخت حکومت ہنود بود و بہ مقام خواجہ تہامی خویش بہ
 مسجد خود ساختہ بود و در سلطان حمزہ دور دل خود گذر کرد کہ اگر مرا حق سبحانہ تعالی
 یاد شاہ سازد مقام خواجہ را از میان خالی کنم و درین خیال بود باین مجذوب
 خود کہ شاہان نام داشت فریاد زد و گفت شاہان شاہان شاہ را بشوخت
 بلند نہ کہ باد شاہ دریا رسیدہ است بہادر شاہ این سخن را قال گرفت و بر
 چون یاد شاہ شد پیر جہیر تاخت آورد و آن تمام ملک را بہ قبضہ خود آورد و مقام
 خواجہ را از سر فروتنی و ادوات شیخ باین مجذوب با اتفاق اہل اخبار
 و سال نہ شد و شہرت و ہفت است از مولف

ازین دنیا جو رخت زندگی بہت

بہ جہت یافت جاہرست باین

بگو قلم الہی جہرست باین

بسال احوال آن شہ دین

بیا کپور بخت ندوب قدس سرہ نام نامی و سید العفو
 و افضل فی از کالی است در ابتدا سہ حال طریق سلوک بسیار در دیدہ
 و سقاہے کردہ شہسازانہ و عفاست گفت و جہامی آب بر میگردد از خیال
 ملی دو چار شد و حالت جذبہ کیمیت و گشت و گویا رانندہ البواب متوج
 بر روی مفہوم گشت اکثر احوال و راستگویی بود و چون افاقہ
 دست میداد و لہذا زنجیر و ریختہ از جہت جہت تہا دل می کرد و از لباس
 بشر عورت اکتفا کرد و نہا سہ نفیس پس و می آورد و بدین و بان
 می بخشد و بجاہت خود می گذارد و نیز و افکار است بہت خوشحالی سے خور

نجلوت گشته مسلمان محبت آمیز می گردند وفات آن جامع الکملات بقول صفا تاریخ
اعظمی در سال نه هجری قمری و یک هجری قمری چند ماه قبل وفات خود از حال فوت شد
خو خبر داد و بر کسی که نزد وی می آمد و او را می گفت که چندی شاه و دست شما فلان تاریخ فلان
ماه از شما حضرت است بمهره عالی وی در کشمیر در بمهره شیخ نهدی ریشی کشمیر است از موت

شیخ جتبی شاه مجذوبه خذله	یاقت چون با وصل ربانی وصال
وصل پاکش مست عشق بود بخوار	بار دیگر کن بیان فضل کمال

شاه بدیع الدین مجذوب کشمیری المشهور بمادی شاه قدس سره است
جام محبت و در بهوش شرب عشق بود مدام در دیر اینها گردید و با آمیزش مردمان پل
کاری داشتی و در موسم سراد و عین برقت باران بمیدان شما گذر آید و از غم برفت
بهر صدمه بیا کس نه بینیانف و سو آید بدی که از ان شیر عورت غرایض شرعی بود قوع
و دیگر هیچ جامه پوشیده نمی باخود داشتی صاحب تاریخ اعظمی می فرماید که شیخ نادری شاه از خرد
قوی آنجده بود و زبان حق ترجمانش حکم کشمیر بر نه داشتی و از خیم نیک بد هر هجرت کنی زن
آورگی تان طغر بوقوع آمدی و با وجود غلبه جذب سکر حوت توحید بر ملا گفتی فقیر از راه علمای
هر چند که در باب حکم قتل داوند و فتوی ها نوشتند حاکم کشمیر بسبب حالت سکر و بیوشی ویرا
مغذ و زلهو کرد و در بی از اردی نشد وفات و در سال نه هجری قمری و تها حال بعد
پس از آنکه پانگی وی پیوسته و هر هجری که از اهل خصوصت بر خاک پانی می قته تسم و رفع میگرد و بر
میرسد از موهل

سرور عشاق مجذوبان حق	شاه بدیع الدین ولی رفته کشمیر
رفت از دنیا و در خلد برین	سال وصل بوست است کبر

خواجسته داود مجذوب کشمیری قدس سره
از مجازیب خدر رسیده کشمیر است جذب استغراق بهوشی و شیخود
بر مزاج حق اشراج وی بحدی غالب بود که از خود هم خبر داشت ویرد آغوش
و نوش هم لاحق حال وی بنود باره خود لقمه در دهان خود نمی نهاد

داشته و ادراک گفتی از انظار اولیای بی بی نیست و شاه کمتا گفت میگوید که روزی در
 خانه مادر آمدند و درون خانه بلبلکی افتاده بود و بر سرش نشسته و گفت چه عجب است البته
 شکار نمی را بر بلبلکی نشاندند و این تقریر از غاوتی بود که نفس خود را به سنگ تشبیه داده
 از غوارق اوقیانوس در ج معارج الولايت است بعض اوقات در دن آبی که تحت راج محل
 است غوطه زدی چند روز در آب غایت ماندی بعد از آن بیرون آمدی و گاهی از
 راج محل غوطه زده در مقام بودی بر آید که سال وفات دے صاحب
 معارج الولايت که راقم الحروف راقم اینحال از و است در کتاب خود نه فرمود
 و مزار پر نور ایش بمقام موقوفی است شاه و فاجیز و خیر و خیر
 از معارج الولايت منقولست که این مجذوب در پینه می ماند نفس گیر او حال قوی داشت
 هر کس که بنجدش رفتی بی آنکه میان کند از حالش نشان داد و چند مرتبه که از مردم پینه
 آورده شد بسوختن نفس بزدارش در پینه در گرفت شاه فیروز مجذوب
 مجذوب بی دراله آباد و در هر که نفس را ندی همچنان شد که اکثر اوقات بر پینه
 بودی و به مقتضای حاجت بشری هر چه که از میایم یافتی بان جمع شد روزی در
 فاحشه بیاری چون او را بدین حال دید گفت میان فیروز افسان از بهایم بهتر
 است اگر شما را حاجت افتد من حاضرم گفت بر پینه شو که همین حساب تو بر سه شوم
 گفت میان اینجا باز است در گوشت بیایند و حاجت خود روا کنند ازین
 سخن در خشم شد و گفت ای مکاره فیروز خود را پیش مردم رسوا میکنند و تو
 می خواهی که او را پیش مولای رسوا سازی یا بخویشگی رحمة الله علیه مجذوب
 مادر زاد بود اکثر حال بر پینه بودی و در قصور سیر کردی و با جانوران طیور و
 داشته و با سر که ملای شدی از وی طوطی خواسته و سخنانی که در جذب گفتی چنان
 شد ندی دوست بر بهاری که بالمیدی شفا یافتی صاحب معارج الولايت می فرمود
 که شخصی بر سر خود بیمار داشت ابله اش بود گفت که با مجذوب را به حیل و بهمانه بخام
 خود آرد و دست بر سر بیمار بمالد و بیمار شفا یابد شوهرش بر رفت و با پورا

الحمد لله الذي جعل القرآن
موسى بن جعفر بن محمد بن علي بن الحسين بن علي بن أبي طالب

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين

۱۵۴

بسم الله الرحمن الرحيم

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰